بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ

(ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی اور اُن باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ہے۔ توبہ:۲۱)

جواہرِ مجددیہ

سوانح عمری امام ربانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی
مجددِ الف ثانی قدس سرہ

مصنفہ

حضرت مولانا خواجہ احمد حسین خان
قادری نقشبندی مجددی امروہوی علیہ الرحمہ

ادارہ مسعودیہ، ۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء

Marfat.com

Marfat.com

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ

(ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی اور اُن باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ہے۔ توبہ:۲۱)

جواہرِ مجدّدیہ

سوانح عمری سلطانِ طریقت، برہانِ حقیقت، کاشفِ اسرار
سبع مثانی، بحرِ موّاج ہمہ دانی، شمع بزمِ عرفانی، مقتدائے اربابِ
معانی، ملقب بہ امام ربّانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی
مجدّد الف ثانی قدس سرہ الروحانی

مصنّفہ

حضرت مولانا خواجہ احمد حسین خان
قادری نقشبندی مجدّدی امروہوی علیہ الرحمہ

ادارہ مسعودیہ، ۶/۲-۵، ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ———— **جواہر مجددیہ**

موضوع ———— سیرت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

مصنف ———— **مولانا خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی**

تصحیح ———— **محمد عبد الستار طاہر**

صفحات ———— ۱۲۹

حروف ساز ———— الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ، لاہور

ناشر ———— ادارۂ مسعودیہ، کراچی

اشاعت ———— صفر المظفر ۱۴۲۲ھ / مئی ۲۰۰۲ء

قیمت ————

ملنے کے پتے

1. ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد، کراچی، سندھ
2. ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، ضیاء منزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، عیدگاہ، کراچی
3. ادارۂ مظہر اسلام، نئی آبادی مجاہد آباد، مغلپورہ، لاہور
4. مکتبہ قادریہ رضویہ، دربار مارکیٹ، داتا گنج بخش روڈ، لاہور
5. فرید بک سٹال، ۳۸-اردو بازار، لاہور

Marfat.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
خطبہ کتاب	۷
پہلا جوہر	۹
آپ کا نام ولقب، مذہب اور طریقہ	۱۰
آپ کا نسب	۱۰
آپ کے خاندانی حالات	۱۱
حالات فرخ شاہ کابلی علیہ الرحمہ	۱۲
حالات امام رفیع الدین علیہ الرحمہ	۱۳
تعمیر قلعہ وبنیاد شہر سرہند شریف	۱۳
والد ماجد مخدوم حضرت عبدالاحد کی شیخ حضرت عبدالقدوس گنگوہی علیہم الرحمہ سے بیعت	۱۵
حضرت مخدوم کی حضرت صاحبزادۂ شیخ رکن الدین علیہ الرحمہ سے خلافت	۱۶
حضرت مخدوم کی حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری علیہ الرحمہ سے طریقہ قادریہ میں خلافت	۱۶
حضرت مخدوم کا بعض شیوخ سے استفادہ:	۱۷
☆ حضرت شیخ الہ داد، رہتاس	۱۷
☆ حضرت سید علی قوام نظامی، جونپور	۱۷
حضرت مخدوم کے خوارق وکرامات	۱۷
حضرت مخدوم کی تصانیف	۱۸
حضرت مخدوم کے عقائد اور تعلیم	۱۸
حضرت مخدوم کے مریدین وتلامذہ	۱۹
حضرت مخدوم کی وفات	۱۹
حضرت مخدوم کی اولاد امجاد	۲۰
دوسرا جوہر	۲۱
حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے ظہور کے متعلق آیات واحادیث	۲۲
اولیاء سابقین کی بشارتیں	۲۳
☆ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ	۲۳
☆ حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ	۲۴
☆ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ	۲۵
☆ حضرت داؤد قیصری رحمۃ اللہ علیہ	۲۵
☆ حضرت خلیل اللہ بدخشی رحمۃ اللہ علیہ	۲۵
☆ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی	۲۶
دیگر مشائخ کرام کے الہام	۲۶
ارکانِ سلطنت کے خواب	۲۶
حضرت مخدوم علیہ الرحمہ کا کشف	۲۷

Marfat.com

اکبر بادشاہ پر ایک جعلی کتاب کا نزول اور مجددِ اسلام کی ضرورت	۲۷
ذکر ولادت باسعادت	۲۸
اثنائے ولادت کے واقعات	۲۹
زمانہ طفولیت	۳۱
آپ اور حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری	۳۱
آپ کا علم شریعت	۳۱
اپنے والد ماجد سے استفادہ	۳۱
دیگر اساتذہ اور کبرویہ کی اجازت	۳۲
☆ مولانا کمال کشمیری، سیالکوٹ	۳۲
☆ شیخ یعقوب صرفی، کشمیر	۳۲
☆ قاضی بہلول بدخشانی	۳۲
سند مصافحہ	۳۲
آپ کا علم طریقت	۳۳
والد ماجد سے خلافت	۳۳
دیگر کمالات اور نسبتِ فردیت	۳۳
والد ماجد کی طریقہ نقشبندیہ کی توصیف	۳۳
افضلیت طریقہ نقشبندیہ	۳۴
سفر دہلی اور حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سے نیازمندی	۳۵ ۳۵
طریقہ نقشبندیہ میں آپ کا فیض حاصل کرنا اور قلب کا جاری ہونا	۳۵ ۳۵
حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کا آپ پر خاص واقعات ظاہر فرمانا	۳۶
آپ کے محررہ بعض حالات (تزکِ مجدد)	۳۷ ۳۷
تعلیم ذکرِ اسم ذات	۳۸
مدہوشی وفناء	۳۸
مقام ظلال وفناء الفناء	۳۸
مرتبہ علمی	۳۹
مقام حیرت وحضور نقشبندیہ	۳۹
مقام فناء حقیقی وشرح صدر	۴۰
مقام حق الیقین وجمع الجمع	۴۰
مرتبہ فرق بعد الجمع	۴۱
نسبت مرادیت ومحبوبیت	۴۱
حضرت مجدد علیہ الرحمہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کی نظر میں	۴۲
حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کیلئے آپ کی عقیدت	۴۳
حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی آپ پر عنایت	۴۴
حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سے خلافت	۴۴
دہلی کا دوسرا سفر اور حضرت خواجہ کی مزید عنایت	۴۵
سرہند شریف کو واپسی	۴۶

Marfat.com

حضرت مجدد اور حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے آداب	۴۷
خرقہ غوث پاک رضی اللہ عنہ کی عنایت اور سید شاہ سکندر قادری علیہ الرحمہ سے آپ کو خلافت	۴۸
ارواح اولیاء اللہ کی آمد اور آپ کیلئے مسابقت	۴۸
سرہند شریف میں اولیاء اللہ کا ہجوم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ	۵۰
جملہ سلاسل کی طریقہ مجددیہ میں شمولیت	۵۰
تعلیم نسبت قادریہ	۵۱
دہلی کا تیسرا سفر اور حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے آپ کے متعلق ارشادات	۵۱
آپ کے نام حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کے بعض خطوط	۵۳
سرہند شریف کو واپسی اور سفر لاہور	۵۵
حضرت خواجہ کی خبر وصال اور آپ کی لاہور سے روانگی	۵۵
بعض ناتجربہ کار پیر بھائیوں کی ایک حرکت	۵۶
خطاکاروں کی توبہ اور معذرت	۵۶
خطاکاروں کے قصور کی معافی	۵۷
آپ کے شیوخ اور سلاسل	۵۸
حضرت شیخ یعقوب فرخی علیہ الرحمہ	۵۸
حضرت حاجی عبدالرحمٰن بدخشی کابلی معروف بہ حاجی رمزی علیہ الرحمہ	۵۸
حضرت مخدوم عبدالاحد علیہ الرحمہ	۵۸
(آپ کے والد ماجد)	۵۸
حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ	۶۱
حضرت سید شاہ سکندر علیہ الرحمہ	۶۱
تیسرا جوہر	۶۳
حضرت مجدد کے مخصوص کمالات	۶۴
کراماتِ حضرت مجدد	۶۶
حضرت مجدد کے متفرق حالات	۷۴
حلیہ شریف	۸۰
اخلاق و عادات اور وضع	۸۰
حضرت مجدد کے عقائد	۸۱
حضرت مجدد کے شبانہ روز اعمال	۸۲
حضرت مجدد کے آداب بیت الخلاء	۸۳
حضرت مجدد کے آداب وضو	۸۳
حضرت مجدد کی نماز تہجد، وتر اور مراقبہ	۸۵
حضرت مجدد کی نماز فجر	۸۶
حضرت مجدد کا حلقہ ذکر و توجہ	۸۷

Marfat.com

حضرت مجدد کی نماز اشراق، نماز استخارہ و نماز اوابین	۸۷
حضرت مجدد کی خلوت و صحبت	۸۹
حضرت مجدد کی نماز چاشت	۹۰
حضرت مجدد کا طعام اور قیلولہ	۹۱
حضرت مجدد کی نماز فی الزوال	۹۱
حضرت مجدد کی نماز ظہر	۹۳
حضرت مجدد کا حلقہ ذکر و توجہ، تعلیمِ دین و نماز عصر و ختم خواجگان	۹۳
حضرت مجدد کی نماز عشاء و وتر	۹۴
حضرت مجدد کے اوراد	۹۴
عام مسائلِ نماز	۹۴
سونے سے پہلے کی دعائیں	۹۵
حضرت مجدد کی نماز جمعہ و عیدین و تراویح وغیرہ	۹۶
چوتھا جوہر	۹۹
تصانیف	۱۰۰
مکتوبات شریف	۱۰۱
مکتوبات شریف کی تردیدات	۱۰۳
تردیدات کے شافی جوابات	۱۰۵
طریقہ مجددیہ کی تعلیم اور دیگر طریقوں سے فرق	۱۰۶
حضرت مجدد کے سلوک کی سیر	۱۰۷
☆ ولایت صغریٰ یا ولایت اولیاء	۱۰۷
☆ ولایت کبریٰ یا ولایت انبیاء	۱۰۷
مرض الموت	۱۰۷
وصال اور عمر شریف	۱۰۹
مدفن اور اس زمین کی فضیلت	۱۰۹
اولاد امجاد	۱۱۰
صاحبزادگان اور صاحبزادیاں	۱۱۰
☆ خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۰
☆ خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۰
☆ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۰
☆ خواجہ محمد فرخ رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۲
☆ خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۲
☆ خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۲
☆ خواجہ شیخ محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۲
خلفاء کبار	۱۱۳
قصائدِ منقبت	۱۱۴
ضمیمہ نمبر ۱۔ از شیخ نور الحق نقشبندی مجددی دہلوی "تتمۂ اخبار الاخیار"	۱۱۸
ضمیمہ نمبر ۲۔ از نواب صدیق حسن خان نقشبندی "ابجد العلوم" جلد ثالث	۱۲۶

Marfat.com

خطبۂ کتاب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَحْمَدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ زَانَ الْبَشَرْ ۔۔۔ بِالْعُلُوْمِ الْخَاصِ کَالدُّرِّ الْغُرَرْ

فَاصْطَفٰے مِنْهُمْ حَبِیْبًا وَّ اٰلَهٗ ۔۔۔ بِالتَّحِیَّاتِ الَّتِیْ لَاتُنْحَصَرْ

بعد حمد شریف حضرت خالق الموجودات ونعت لطیف جناب سیدالکائنات یہ احقر البریّات متوسّل سلسلہ بہیہ طریقہ مجدّدیہ کمترین بندگانِ فقیر احمد حسین خان سنی حنفی امروہوی ثم الحید رآبادی سجادہ نشین والدی قطب زمان حضرت حافظ محمد عباس علی خان[1] قادری نقشبندی مجددی امروہوی قدس سرہٗ العزیز اولادِ خاص صاحب الطریقت سید شمس الدین امیر کلال رضی اللہ عنہ عرض پرداز ہے کہ: بفحواءِ عِنْدَ ذِکْرِ الْاَبْرَارِ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ، اور بمصداق حکَایَاتُ الْمَشَائِخِ جُنْدٌ مِنْ جُنُوْدِ اللّٰہِ مقربان بارگاہِ الٰہی کے حالات کا تذکرہ باعث نزولِ رحمت اور سبب حفظانِ ایمان ہے اور پیران طریقت کی یادگاری مریدان باعقیدت کے لئے روح و ریحان۔

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانٍ لَنَا اِنَّ ذِکْرَهٗ ۔۔۔ هُوَ الْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَهٗ یَتَضَوَّعُ

یعنی ''بار بار نعمان (امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا ذکر کرو۔ کہ ان کا ذکر مثل مشک کے ہے۔۔جس قدر ذکر کرو گے خوشبو آئے گی۔''

---

[1] آپ کا شجرہ بہ واسطہ حضرت مولانا سید شاہ فخر الدین احمد حضرت حکیم بادشاہ الہ آبادی و مولانا سید محمد عاشق و مولانا شاہ ابوالحسن نصیر آبادی و مولانا مراداللہ تھانیسری و مولانا نعیم اللہ بہرائچی، حضرت میرزا جانِ جاناں شہید میں ملتا ہے۔ یہ وہی مولانا نعیم اللہ ہیں جن کو حضرت مرزا صاحب نے ہر سہ جلد مکتوبات شریف دے کر فرمایا تھا:

''لو امانت حضرت مجدد علیہ الرحمہ آپ کو تفویض کی گئی۔''

Marfat.com

بالخصوص اشاعت تصانیف بزرگانِ دین کے موقع پر ضرور ہے کہ ان کے حالات کی بھی صراحت کی جائے کہ ناظرین باتمکین کو کماحقہٗ واقفیت اور معرفت تام اور استفادۂ عام حاصل ہو-لہذا فقیر عفی عنہ نے ترجمہ ''مکتوبات قدسی آیات'' کلام معارف نظام سلطانِ طریقت بُرہانِ حقیقت کاشفِ اسرار سبع مثانی بحرِ مواج ہمہ دانی، شمع بزمِ عرفانی، مقتدائے ارباب معانی، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرّہٗ الروحانی کے ساتھ آپ کے صحیح اور مختصر حالات اردو زبان میں جمع کر کے (حسب فرمائش ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین صاحبان تاجران کتب کشمیری بازار، لاہور طبع کنندگان مکتوبات شریفہ) شریک کردئے اور اس کا نام ''**جواہر مجددیہ**'' رکھا کہ طالبانِ خدا سالکانِ راہِ صفا مستفید ہوں اور اس ناچیز کو دعا خیر سے یاد فرمائیں-پس یہ مجموعہ چار **جوہروں** پر منقسم ہے:-

○—— **پہلا جوہر**

آپ کے ابتدائی اور خاندانی حالات کے بیان میں-

○—— **دوسرا جوہر**

آپ کی ولادت، آپ کے علم شریعت اور علم طریقت کے بیان میں-

○—— **تیسرا جوہر**

آپ کے مخصوص کمالات، اخلاق اور اعمال کے بیان میں-

○—— **چوتھا جوہر**

آپ کی تصانیف، تعلیم، وصال، صاحبزادگان اور خلفاء کے بیان میں-

Marfat.com

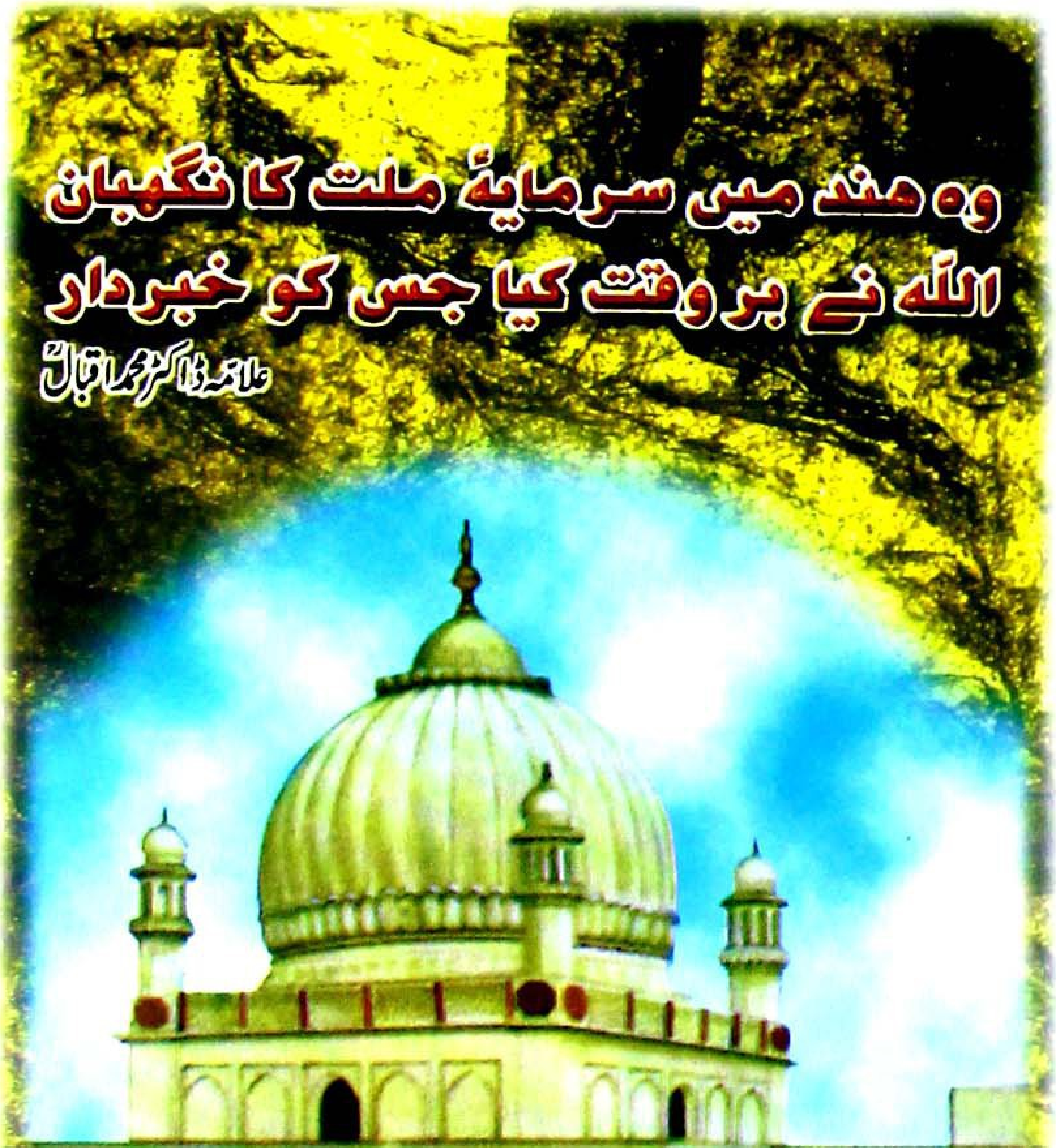

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار
علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ
روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ رحمتہ سرہند شریف مشرقی پنجاب بھارت

Marfat.com

Marfat.com

باب نمبر ۱

پہلا جوہر

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے
ابتدائی اور خاندانی حالات

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپ کا نام ولقب، مذہب اور طریقہ

کسے قدرت جو لکھے نامِ نامی شاہِ والا کا — قلم بالِ ہما کا ہو کہ شاخِ پاکِ طوبیٰ کا
وہ نورِ حق نما احمد، احد سے ہے ظہور اس کا — محیطِ بحرِ عرفان ہے، نگین ہے، عرشِ اعلیٰ کا

آپ کا نام نامی احمد —— لقب بدرالدین —— کنیت ابوالبرکات —— منصب خزینۃ الرحمۃ، قیوم زماں، مجدّد الف ثانی اور —— عرفِ امام ربانی، محبوب صمدانی —— مذہب آپ کا حنفی ہے —— طریقہ آپ کا مجدّدیہ —— جامع کمالات جمیع طرق قادریہ، سہروردیہ کبرویہ، قلندریہ، مداریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، نظامیہ وصابریہ ہے۔

آپ کا نسب

نسب تحریر کیا ہو اس شہ گردوں مقامی کا — شرف خورشید پا سکتا نہیں جس کی غلامی کا
شہنشاہوں کے دل ہیبت سے جسکی ہو گئے پانی — وہی فاروق اعظم نام ہے جدِّ گرامی کا

آپ کا نسب عالی ستائیس [۱] (۲۷) واسطوں سے حضرت فاروق امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس طرح متصل ہے:۔

حضرت شیخ احمد بن مخدوم عبدالاحد بن شیخ زین العابدین بن شیخ عبدالحی بن شیخ حبیب اللہ بن امام رفیع الدین بانی قلعہ سرہند شریف بن شیخ نصیرالدین بن شیخ سلیمان بن شیخ یوسف بن شیخ اسحاق بن شیخ عبداللہ بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ شہاب الدین معروف بہ فرخ شاہ کابلی بن شیخ نصیرالدین بن شیخ محمود بن شیخ سلمان بن شیخ مسعود بن شیخ عبداللہ واعظ اصغر بن شیخ عبداللہ واعظ اکبر بن شیخ ابوالفتح بن شیخ اسحاق بن شیخ ابراہیم بن شیخ ناصر بن شیخ عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی۔

۱۔ حضرت زید بن ابوالحسن فاروقی مجددی دہلوی کی تحقیق کے مطابق ۳۰ واسطوں سے متصل ہے۔ بقیہ تین واسطوں کی نشاندہی قوسین میں کر دی گئی ہے۔

Marfat.com

کعب کا نسب حضرت ابونا آدم علیہ السلام تک بہ توسط چالیس (۴۰) واسطوں کے منتہی ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب مبارک سات (۷) واسطوں سے کعب تک اس طرح منتہی ہوتا ہے:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مُرّۃ بن کعب۔

کعب کا زمانہ ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ سو ساٹھ (۵۶۰) سال پہلے اور رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ۵۷ سال بعد تھا ——— کعب کی یہ عادت تھی کہ ہمیشہ قریش کو جمع کر کے وعظ اور پند و نصیحت کیا کرتے اور اپنے فصیح و بلیغ نظموں سے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا مشتاق بناتے تھے۔ ان میں سے ایک شعر یہ بھی ہے:

عَلٰی غَفْلَةٍ یَاتِیْ النَّبِیُّ مُحَمَّدٌ ۔۔۔ فَیُخْبِرُ اَخْبَارًا اَصُدُوْقًا خَبِیْرُهَا

(ترجمہ) ''تم غفلت ہی میں رہ جاؤ گے اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ جائیں گے اور ایسی سچی خبریں سنائیں گے جن سے اُن کی سچائی کی تصدیق ہوگی۔''

آپ کے خاندانی حالات

آپ کے جملہ بزرگ چرخ ولایت و عرفان کے آفتاب، بُرجِ ہدایت ایمان کے ماہتاب تھے ——— چنانچہ حضرت امیرالمؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ رسول اللہ ہیں، اور عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں، جن کی شادی حضرت فاطمہ بنت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔

بقول ابوجعفر محدث ''آپ کی اولاد داخل سادات ہے'' ——— شیخ ناصر اور ابراہیم، تابعین ——— اسحٰق اور ابراہیم تبع تابعین سے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

واعظِ اصغر تک یہ خاندان ملک حجاز میں ہی رہا۔ شیخ مسعود خلفائے عباسیہ کے اصرار سے دارالخلافہ بغداد شریف میں آ کر مقیم ہوئے۔ شیخ سلیمان علیہ الرحمہ نے اپنے خاندانی علوم

Marfat.com

تحصیل کر کے حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ سے ہی پرانے بغداد میں خلافت پائی - اس سلسلہ کا نام سری سقطیہ ہے-

حالات فرخ شاہ کابلی علیہ الرحمہ

آپ حضرت فرید الدین مسعود شکر گنج علیہ الرحمہ کے بھی جدِّ اعلیٰ ہیں - یعنی فرید الدین بن شیخ جمال الدین سلیمان بن قاضی شعیب بن محمد احمد بن محمد یوسف بن شیخ محمد بن فرخ شاہ-

آپ اعاظمِ وزرائے سلاطین کابل سے تھے - مسلمان حکمرانوں میں آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہندوستان پر حملہ کیا ہے - بت خانے منہدم کئے —— مسجدیں تعمیر کرائیں —— بت پرستوں کو ذلیل اور کفار و مشرکین کو تہ تیغ کیا —— سرکش جوگیوں، رکھیوں کو قتل کیا —— اس کے بعد آپ نے ممالک ایران و توران و بدخشاں اور خراسان کو مسخر کیا - تخت گاہ کابل میں افغانوں اور مغلوں میں زمین داری تقسیم کی اور مستحکم حدود قائم کیں - جو ۱۳۳۱ھ تک حسب حال برقرار ہیں - آخر العمر آپ نے امارت ترک فرما کر ایک درّہ میں جو شہر کابل سے تھوڑے فاصلہ پر تھا عزلت اختیار فرمائی - اب وہ ''درّہ فرخ شاہ'' کے نام سے مشہور ہے-

شیخ یوسف علیہ الرحمہ اپنے والد بزرگوار حضرت فرخ شاہ کابلی علیہ الرحمہ کے بعد جانشین ہوئے - آخر عمر میں انہوں نے بھی سب جاہ و جلال دنیاوی ترک کر دیا اور گوشہ نشین ہو گئے تھے-

احمد بن یوسف بن فرخ شاہ علیہ الرحمہ نے خاندانی تعلیم کے علاوہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ سے بھی خلافت پائی —— ان کے بعد ان کے فرزند شیخ شعیب علیہ الرحمہ خلیفہ و جانشین ہوئے —— اُن کے بعد اُن کے فرزند شیخ عبداللہ علیہ الرحمہ جانشین ہوئے، اور انہوں نے حضرت بہاء الدین زکریا علیہ الرحمہ سے بھی خلافت پائی - بعدہٗ خاندانی خلافت تلاش سُہر وردیہ یکے بعد دیگرے خاندان ہی میں منتقل ہوتی رہی - حتیٰ کہ حضرت امام رفیع الدین علیہ الرحمہ خلیفہ ہوئے-

Marfat.com

حالات امام رفیع الدین علیہ الرحمہ

آپ جامع علوم ظاہر و باطن تھے- اپنے والد ماجد کے خلیفہ اُتم ہوئے- بعدہٗ بہت سے مشائخ کبار سے استفادہ کیا- کتب تواریخ میں جن کی تعداد چار سو (۴۰۰) کے قریب درج ہے ـــــ بالآخر آپ بمقام اُوچ علاقہ ملتان میں سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں علیہ الرحمہ کے خلیفہ اکمل ہوئے- اور مخدوم صاحب علیہ الرحمہ نے بلحاظ تقدس آپ ہی کو اپنا امام نماز مقرر فرمایا-

ایک روز کا واقعہ ہے کہ آپ کے ایک صاحبزادہ صاحب کسی بلندی پر کچھ گا رہے تھے راہ سے کوئی عورت جا رہی تھی آواز سن کر متاثر ہوئی اور گر گئی، اس کا پاؤں ٹوٹ گیا- جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کہ لڑکے کی گردن کیوں نہیں ٹوٹی؟'' فوراً ہی لڑکا اوپر سے زمین پر گرا اور گردن کے ٹوٹنے سے مر گیا-

تعمیر قلعہ و شہر سرہند شریف کی بنیاد

صحیح لفظ یہ سہرند مرکب (سہر شیر اور رند جنگل) سے تھا- کثرت استعمال سے سرہند ہو گیا- تواریخ میں یہ نام رکھنے کی وجہ اس طرح لکھی ہے کہ اس مقام پر کبھی ایک وحشت ناک جنگل شیروں کا موطن تھا- ایک روز فیروز شاہ خلجی کے عہد میں اس جنگل میں سے عمال شاہی خزانہ کو لاہور سے دہلی لے جا رہے تھے- ان میں سے ایک شخص عارف و صاحب دل تھا- اس نے وہاں چشم باطن سے ایک نور تحت الثریٰ سے فوق العرش تک محیط ملاحظہ کیا اور خیال کیا کہ کیا عجب ہے یہاں سے کوئی بزرگ جلیل القدر ظاہر ہوں- پس جب یہ صاحب دل پہنچے تو بادشاہ کے پیر مخدوم جہانیاں سے جو وہاں آئے ہوئے تھے، ان سے اس کا تذکرہ کیا- اُن پر ان کا بہت بڑا اثر ہوا- انہوں نے بادشاہ سے کہا: '' ہمارے سلسلہ میں سینہ بہ سینہ یہ وصیّت چلی آتی ہے کہ ہندوستان میں زمانہ رسالت سے ایک ہزار سال بعد ایک بزرگ وحیدِ امّت پیدا ہوگا- جو امام وقت مجددِ اسلام اور فیضانِ ولایت و نبوت سے مالا مال ہوگا اور اولیاء سابقین کی سب نعمتیں اُس

Marfat.com

کو حاصل ہوں گی - اُس کے ظہور کا مقام آج فلاں جنگل میں معلوم ہوا ہے۔ وہاں کچھ آبادی بھی ہو جائے تو بہتر ہے۔"

بادشاہ نے اپنے وزیر خواجہ فتح اللہ کو بطور خاص اس کام کی سربراہی کی خدمت سپرد فرمائی - وہ فی الفور کئی ہزار آدمی ہمراہ لے کر اس جنگل میں تشریف لے گئے اور ایک مرتفع (بلند) مقام پسند کر کے قلعہ کی بنیاد رکھی اور تعمیر میں مصروف ہوئے - مگر جس قدر تعمیر کا حصہ دن کو تیار ہوتا تھا، رات کو سب گر جاتا تھا - ہر چند اس کا تجسس کیا گیا لیکن سبب دریافت نہ ہوا - بادشاہ کو اطلاع دی - بادشاہ نے مخدوم صاحب کی خدمت میں عرض کرایا - آپ نے اپنے خلیفہ امام رفیع الدین کو جو وزیر موصوف کے برادرِ خورد بھی تھے - اس کام کی سربراہی کیلئے مامور فرمایا اور وہاں کی قطبیت اور ولایت دے کر روانہ کیا - انہوں نے وہاں پر پہنچ کر اپنے نورِ باطن سے اس کا سبب دریافت کیا - تو یہ معلوم ہوا کہ شاہی پیادوں نے شاہ شرف بوعلی قلندر علیہ الرحمہ کو بیگار میں پکڑ کر کام میں لگا رکھا ہے۔ وہ رات کو اثر ڈال کر کل عمارت گرا دیتے ہیں - آپ نے قلندر صاحب سے بہت معذرت کی اور ان کا اعزاز کیا - تو قلندر صاحب نے فرمایا:

"آپ کے بلوانے کے لئے ایسا کرتا تھا - اب اللہ نے آپ کو ایک وحیدِ امت کی ولادت کیلئے یہاں بھیجا ہے، جو روئے زمین سے کفر و شرک کی ظلمت کو دور کرے گا"

پھر ان دونوں صاحبوں نے مل کر ۷۶۰ھ میں بسم اللہ کہہ کر قلعہ کی بنیاد رکھ دی - جو چند مدت میں تیار ہو گیا شہر آباد اور پُر رونق ہوا۔

سرہند مگو کہ رشک چین است | خلد یست بریں کہ برزمین ست

سرہند شریف میں شاہجہان بادشاہ نے جو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اور آپ کی اولاد کا مرید اور نہایت معتقد تھا - ۱۰۴۴ھ میں ایک عالی شان محل اور باغ تعمیر کرایا - ۱۰۷۰ھ تک شہر کی آبادی اور ترقی رہی - بعدہٗ جب سلطان اورنگ زیب عالمگیر تسخیر ممالک دکن میں مصروف ہو گیا - یہاں سکھوں نے موقع پا کر شہر کو لوٹ مار کر کے اجاڑ دیا - شہر سرہند کلیہ

Marfat.com

خراب، تاریخ ویرانی ہے-اب کچھ کچھ آبادی باقی ہے-

ہر سال ۲۶ رصفر سے ۲۸ رصفر تک حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز کا عرس ہوتا ہے- ہزار ہا برگزیدہ بزرگ جمع ہو کر فیض حاصل کرتے ہیں-اس عرس میں شرع شریف کی پابندی ملحوظ رکھی جاتی ہے- صبح و شام صرف کلام اللہ شریف کا ختم ہوتا ہے-بعض صاحب عمدہ عمدہ نعتیہ قصیدے بھی پڑھتے ہیں- یہ شہر دہلی کے شمال و مغرب میں ۳۷ فرسنگ اور لاہور سے بجانب مشرق ۴۳ فرسنگ اور کابل سے ۱۲۵ فرسنگ واقع ہے-

آپ کے والد ماجد کی حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی سے بیعت

قدوۃ العارفین مخدوم عبد الاحد قدس سرہٗ آپ کے والد ماجد اور پیر طریقت ہیں- عین عالم شباب میں آپ کو جاذبہ الٰہی و عشق خداوندی نے حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی چشتی علیہ الرحمہ کی خدمت میں پہنچایا-ان سے بیعت کی تلقین، اذکار اور اوراد ضروری پائے-آپ کے آستانہ عالیہ پر قیام کر کے کسب سلوک کی درخواست کی- شیخ نے یہ ارشاد فرمایا:

"پہلے آپ علوم دینیہ حاصل کریں بعدہٗ اس علم کے حاصل کرنے کیلئے کمر ہمت باندھیں تو مناسب ہے کہ درویش بے علم مثلِ طعام بے نمک کے ہے-"

تب آپ نے عرض کیا:

"مجھے اپنی زیست کا اعتبار نہیں ہے-"

انہوں نے فرمایا:

"اس کا وقت ابھی بہت دور ہے-اللہ پاک کو آپ سے ایک خاص کام لینا ہے- آپ کی پیشانی میں ایک ولی برحق کا نور جلوہ گر ہے-اُس کا ظہور ہونا ضروری ہے ——اگر میں زندہ رہا تو اس کو وسیلہ قرب الٰہی گردانوں گا-"

Marfat.com

اس کے بعد آپ نے شیخ کی کبرسنی کی طرف خیال کیا۔ فوراً ہی شیخ نے ارشاد فرمایا:

''اگر میں خود تمہارے علوم دینیہ کی تکمیل کرنے کے وقت تک بقیدِ حیات نہ رہا تو ہمارا صاحبزادہ موجود ہے۔''

آپ یہ مصرعہ پڑھتے ہوئے وہاں سے رخصت ہوئے۔

صبرے کنیم تا کرمِ او چہا کند

آپ تحصیل علوم دینیہ سے فارغ ہونے نہ پائے تھے کہ شیخ کے وصال کی خبر ملی۔ بہت کچھ حسرت وافسوس کیا۔ پھر بعد تکمیل تحصیل آپ مختلف شہروں کی سیاحت کرتے ہوئے کئی سال کے بعد شیخ قدس سرہٗ العزیز کے آستانہ پر حاضر ہوئے۔

حضرت مخدوم کی حضرت صاحبزادہ شیخ رکن الدین سے خلافت

صاحبزادہ شیخ رکن الدین قدس سرہٗ العزیز سجادہ نشین کو حضرت شیخ قدس سرہٗ جناب مخدوم کی تعلیم کے متعلق ہدایت فرما گئے تھے۔ انہوں نے اس کے بموجب آپکا کمال اعزاز کیا۔ بہت جلد فوائد اور برکات سے بہرہ یاب کر کے ۹۷۵ھ میں آپ کو طریقہ قادریہ اور چشتیہ صابریہ کا خرقہ خلافت عنایت فرمایا۔ فصیح و بلیغ عربی عبارات میں خلافت نامہ عطا کیا۔ اس موقع پر تبرکاً اس کے شروع کا ایک شعر نقل کیا جاتا ہے۔

بُشرٰی لَقَدْ اَنجزَ الاِقبالُ مَاوَعَدَا   وَکَوکَبُ المَجدِ بِالاُفُقِ العُلٰی صَعَدَا

بُشرٰی ترا کہ دولت و اقبال رونمود   اِنجاز وعدہ کرد و نقابے زرخ کشود

درآسمانِ رفعتے شمسے برآمدہ   نورے ازان بتافتہ اندر جہان نمود

جناب مخدوم کی حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری سے خلافت

شاہ صاحب اکثر قصبہ پائل میں جو سرہند شریف سے چار فرسنگ پر ہے، مقیم رہتے تھے۔ حضرت مخدوم نے وہیں اُن کی خدمت میں حاضر رہ کر سلوک طریقہ قادریہ طے کیا اور فوائد و

Marfat.com

برکات بالخصوص نسبت فردیت حاصل کی-

حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز نے شاہ صاحب کی نسبت اپنی کتاب ''**مبداء و معاد**'' میں الفاظ صاحبِ جذبات قویہ وخوارق عظیمہ تحریر فرمائے ہیں- آپ بحالتِ جذبہ رات دن جنگل وبیابانوں میں پھرا کرتے تھے- جب رات ہوجاتی تھی- اکثر لق ودق صحرا میں شہر ظاہر ہوجاتا، آپ وہاں چلے جاتے۔ اس شہر کے باشندے آپ کی خدمت کرتے، کھلاتے پلاتے، آرام سے رکھتے، جب صبح ہوجاتی، وہ شہر نظروں سے غائب اور باشندے ندارد ہوجاتے-

حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز یہ بھی فرماتے ہیں:

''ہم کو جب خاندان قادریہ کے مشائخ کا کشف ہوتا ہے تو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد شاہ صاحب جیسا کوئی بزرگ نظر نہیں آتا-''

شاہ صاحب نے بتاریخ ۱۹ر جمادی الثانی ۹۲۱ھ بہ عمر اسی (۸۰) سال وصال فرمایا- قصبہ کیتھل مضافات سرہند شریف میں دفن ہوئے-

حضرت مخدوم کا بعض شیوخ سے استفادہ

آپ نے کابل سے بنگالہ تک سیاحت فرمائی- شہر رہتاس میں حضرت شیخ الہ داد علیہ الرحمہ سے اور جونپور میں حضرت سید علی قوام نظامی علیہ الرحمہ اور دیگر مشائخ کرام سے استفادہ فرمایا

حضرت مخدوم کے خوارق وکرامات

اکثر آدمی آپ سے فرماتے تھے کہ ہم نے آپ سے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ یا بغداد شریف میں ملاقات کی تھی- آپ انکسار کرکے فرماتے- ''بھائی میں تو وہاں کبھی نہیں گیا-'' ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ کوئی شخص اتفاقاً آپ کے حجرے میں چلا گیا اور آپ کے ہر عضو کو علیحدہ علیحدہ پڑا ہوا پایا- باہر نکلا اوروں سے بیان کیا- لوگ اندر گئے دیکھا تو آپ کو ذکر وشغل میں مصروف زیب مسند پایا- آپ سے واقعہ عرض کیا، آپ نے ارشاد فرمایا:

''اس کا ذکر کسی سے نہ آنے پائے''-

Marfat.com

حضرت مخدوم کی تصانیف

علم شریعت و طریقت میں کئی رسالے آپ کے تصنیف ہیں- ان میں سے ''**اسرار شہود**'' اور ''**کنوز الحقائق**'' مشہور ہیں- اُن کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے ان میں جو کچھ اسرار و حقائق لکھے ہیں، سب الہامی ہیں-

حضرت مخدوم کے عقائد اور ان کی تعلیم

آپ اصولاً و فروعاً حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متبع اور اُنہیں کے عقائد کے مقلد تھے- اور اُن کے کلام کے دقائق اور اسرار کے بیان میں ید طولیٰ رکھتے تھے- کتاب تصوف میں سے ''**عوارف المعارف**''، ''**فصوص الحکم**'' اور ''**مواقع النجوم**'' و دیگر تصانیف شیخ نہایت ہی عمدگی سے پڑھاتے تھے —— مسئلہ وحدت الوجود کی تفہیم وجودی طریقہ سے کرتے اور فرماتے تھے کہ:

''ہمارا حال و مشرب یہ ہے کہ جو کچھ نظر آ رہا ہے، واحد حقیقی ہے- کہ بعنوان کثرت نمودار ہوتا ہے-''

اپنے شیخ گنگوہی علیہ الرحمۃ کا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ آپ نے ایک روز ارشاد فرمایا:

''اس عالم میں رویت و مشاہدہ حق سبحانہ وتعالیٰ سے خواہ وہ بچشم تر ہو یا بچشم سر، بلا ایقان فائدہ نہیں-''

آپ سے حضرت امام ربانی قدس سرہ نے ایقان کے معنی دریافت کئے تو فرمایا:

''اتحاد'' یعنی شاہد و مشہور میں اعتباری اِثنیت بھی باقی نہ رہے- قال شیخ عبداللہ بلیانی سہروردی المتوفی ۶۸۷ھ-

حقیقت جز خدا دیدن روانیست — کہ بیشک در دو عالم جز خدانیست
نے گویم کہ عالم اوشدہ ، نہ — کہ ایں نسبت باوکردن روانیست
نہ اوعالم شدد نے عالم اوشد — ہمہ راایں چنیں دیدن خطانیست

Marfat.com

آپ فرماتے تھے کہ:

''خلافِ شرع امور اور بدعات سے مجھ کو دلی نفرت ہے- جب کسی درویش کو خلاف شرع پاتا ہوں، اُس کی صحبت ترک کر دیتا ہوں- جب مجھ پر کسی امر کا انکشاف ہوتا ہے، تو قرآن و حدیث دو شاہد عدول کے روبرو اس کو پیش کرتا ہوں اگر اُن سے مطابقت ہو جاتی ہے تو قبول کر لیتا ہوں ورنہ رد کر دیتا ہوں-''

حضرت مخدوم کے مریدین وتلامذہ

آپ کے ہزاروں مرید اور صد ہا شاگرد تھے-علم شریعت اور طریقت کی تعلیم جاری تھی ــــــ قدوۃ المشائخ شیخ میرک لاہوری علیہ الرحمہ مصنف ''**شطحیات**'' و ''**سفینۃ الاولیاء**'' وغیرہ (استاد ظاہر و باطن شاہزادہ داراشکوہ) آپ کے مرید اور تلمیذ تھے-بعض اوقات آپ لوگوں سے ایسے ایسے اسرار و معارف عالیہ بیان فرماتے تھے کہ بڑے بڑے علما. فحول اس کے سمجھنے میں حیران و ششدر رہ جاتے اور بہت ہی غور و خوض کے بعد سمجھتے تھے-

ارباب بقا زندہ بجانِ دگر اند   بیروں ز دو کون و در جہانے دگر اند
کس پے بزبان حالِ ایشان نبرد   این طائفہ گویا بزبانِ دگر اند

حضرت مخدوم کی وفات

جب آپ کا اخیر وقت ہوا تو آپ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمایا:

''بات وہی ہے جو شیخ بزرگوار (شیخ عبد القدوس گنگوہی علیہ الرحمہ) نے فرمائی تھی-''

آپ کے صاحبزادہ حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز حاضر تھے- انہوں نے آپ سے دریافت فرمایا کہ ''حضور وہ کیا بات ہے''، فرمایا:

''حق سبحانہٗ وتعالیٰ ہستی مطلق ہے لیکن لباس کونیہ محجوبوں کی آنکھ پر ڈال کر انہیں دور و مہجور رکھتا ہے-''

آپ نے عرض کیا کہ ''مجھ کو کچھ وصیت فرمائیے''، فرمایا:

Marfat.com

"بس تمہیں یہی وصیت کرتا ہوں اور میں محبت اہل بیت میں سرشار ہوں، اور نعمت کے دریا میں مستغرق ہوں۔"

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ کہ برقولِ ایمان کنی خاتمہ

آپ نے تاریخ ۱۷رجب المرجب ۱۰۰۷ھ بعمر اسی (۸۰) سال وصال فرمایا۔ مزار شریف سرہند میں بجانب شمال ایک میل پر واقع ہے۔

حضرت مخدوم کی اولاد

آپ کی شادی ایک بزرگ زادی سے بمقام سکندن جو اب ضلع بلند شہر میں ایک قصبہ ہے، سے ہوئی تھی۔ اُن کے بطن سے سات صاحبزادے تولد ہوئے:

❶ - شیخ شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت مخدوم سے ظاہری و باطنی تعلیم وخلافت پائی۔

❷ - شیخ مسعود رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ العزیز کے مرید ہوئے۔

❸ - آپ کا نام اور کوئی کیفیت معلوم نہ ہو سکی۔

❹ - شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ (امام ربانی)

آپ کے حالات **جواہر دوم** میں درج مفصل ہیں۔

❺ - شیخ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ

ان کے حالات **مکتوبات شریف جلد** اول میں مندرج ہیں۔

❻ - شیخ فواد رحمۃ اللہ علیہ

ان کے حالات بھی **مکتوبات شریف جلد** اول میں درج ہیں۔

❼ - آپ کا نام وکیفیت معلوم نہ ہو سکی۔

Marfat.com

باب نمبر۲

دوسرا جوہر

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی ولادت
اور علم شریعت وطریقت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مجدد کے ظہور کے متعلق آیات واحادیث سے اشارہ

آپ کے ظہور کی نسبت کوئی نص صریح تو ہماری نظر سے نہیں گذری لیکن فحوائے آیہ شریفہ:

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ ○

غور کرنے سے آپ کے وجود باوجود کی طرف اشارت ظاہر ہوتی ہے چنانچہ آیت شریف:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ○

پتہ دے رہی ہے کہ آخر زمان میں بھی تھوڑے بزرگ مقربین بارگاہِ الٰہی مثل اولین کے ہونگے ـــــ اور آپ اور آپ کے خلفاء، متاخرین اولیاء سے ہیں ـــــ اور بسبب اتباع سنت سنیہ آپ کا طریق مماثل طریقہ اولین یعنی اصحاب کبار رضی اللہ عنہ کے ہے ـــــ چنانچہ حضرت شاہ عبدالقادر اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ مفسرین نے لفظ آخرین سے آپ کی ذات اور آپ کے خلفاء مراد لئے ہیں اور بعض احادیث بھی اس تفسیر کی مؤید موجود ہیں۔ جیسا کہ ''سنن ترمذی'' میں مروی ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَثَلُ اُمَّتِیْ کَمَثَلِ الْمَطَرِ لَایُدْرِیْ اَوَّلُهَا خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُهَا ○

(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''میری امت مثل بارش کی ہے معلوم نہیں کہ اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا آخر کا''۔

''جامع الدر'' میں ہے:

قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا اَمْرَ دِیْنِهَا ○

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر صدی کے شروع میں اس امت سے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ایک مجدد کو بھیجتا رہے گا۔ جو دین کو نئے سرے سے درست کرتا رہے گا۔"

"**جمع الجوامع**" میں امام سیوطی علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہے کہ:

قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَکُوْنُ رَجُلٌ فِیْ اُمَّتِیْ یُقَالُ لَهٗ صِلَةٌ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشُفَاعَتِهٖ کَذَا وَ کَذَا ۝

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں ایک شخص صلہ ہوگا (یعنی مخلوق و خالق سے ملانے والا یا شریعت کو طریقت کے ساتھ جمع کرنے والا) جس کی شفاعت سے اتنے اتنے یعنی بے شمار آدمی جنت میں داخل ہونگے۔"

دونوں معنی کے لحاظ سے آپ کی ذات بابرکات **صلہ** اور مصداق حدیث ہے۔

دوسری حدیث "**روضہ قیومیہ**" میں وارد ہے کہ:

یُبْعَثُ رَجُلٌ عَلٰی اَحَدِ عَشَرَ مِائَةِ سَنَةٍ هُوَ نُوْرٌ عَظِیْمٌ اِسْمُهٗ اِسْمِیْ بَیْنَ السُّلْطَانَیْنِ الْجَابِرَیْنِ وَیَدْخُلُ الْجَنَّةَ اُلُوْفًا ۝

"گیارہویں صدی کے شروع میں دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک شخص بھیجا جائے گا وہ میرا اہم نام اور نور عظیم الشان ہوگا اور ہزاروں آدمیوں کو اپنے ساتھ جنت میں لے جائے گا۔"

اولیاءِ سابقین کی بشارتیں

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

جنابِ غوث اعظم نے خبر دی ان کی آمد کی ظہور ہو جائے گا اک دن مجدد الف ثانی کا

چنانچہ "**روضہ قیومیہ**" میں دیگر کتب معتبرہ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی جنگل میں مراقبہ فرما رہے تھے کہ یکا یک آسمان سے ایک نور ظاہر ہوا اس سے تمام عالم منور ہو گیا اور القا ہوا کہ:

Marfat.com

"آپ سے پانچ سو سال کے بعد جبکہ عالم میں شرک و بدعت پھیل جائے گی۔
ایک بزرگ وحیدِ امت پیدا ہوگا۔ وہ دنیا سے شرک والحاد کے نام کو نابود کردے گا۔
دین محمدی ﷺ کو نئے سرے سے تازگی بخشے گا۔ اس کی صحبت کیمائے سعادت ہو
گی۔ اس کے صاحبزادہ اور خلفاء بارگاہ احدیت کے صدر نشین ہوں گے۔"

اس کے بعد آپ نے اپنے خرقہ کو خاص اپنے کمالات سے علو کر کے اپنے صاحبزادہ تاج الدین عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کو تفویض کیا اور ارشاد فرمایا کہ:

"جب ان بزرگ کا ظہور ہو، یہ ان کے حوالہ کرنا۔"

اس وقت سے وہ خرقہ صاحبزادہ صاحب کی اولاد میں یکے بعد دیگرے اسی طرح سپرد ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ ۱۰۱۱ھ میں حضرت پیرانِ پیر کے پوتے سید شاہ سکندر قادری علیہ الرحمہ نے آپ کے حوالہ کیا جس کا مفصل بیان انشاء اللہ آگے آئے گا۔

حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ

مقاماتِ شیخ الاسلام احمد جام قدس سرہٗ العزیز میں مذکور ہے کہ شیخ قدس سرہٗ العزیز نے ارشاد فرمایا:

"میرے بعد سترہ آدمی میرے ہم نام پیدا ہوں گے۔ ان سب سے آخر کے
صاحب جو مجھ سے چار سو سال بعد پیدا ہوں گے، سب سے افضل ہوں گے۔"

شیخ کے فرزند شیخ ظہور الدین قدس سرہٗ العزیز نے اپنی کتاب "**رموز الواشفین**" میں لکھا ہے:

"اخیر عمر تک میرے باپ کے ہاتھ پر چھ لاکھ آدمیوں نے بیعت کی تھی میں نے
ان سے عرض کیا کہ اکثر مشائخ کبار کے حالات کتابوں میں مرقوم ہیں مگر آپ کے
حالات سب سے ممتاز ہیں۔"

آپ نے فرمایا:

"اب سے چار سو سال بعد میرا ہم نام ایک بزرگ پیدا ہوگا۔ اس کے حالات
مجھ سے کہیں افضل اور مثل اصحاب کبار ہوں گے۔"

Marfat.com

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

"**نفحات الانس**" میں مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شیخ احمد جام علیہ الرحمہ کا مقولہ مذکورہ بالا نقل کیا ہے اور شیخ کی سنہ وفات ۶۰۰ھ تحریر کی ہے۔ چونکہ حضرت امام ربانی کا ظہور ۱۰۰۰ھ میں ہوا جو زمانہ شیخ سے پورے چار سو سال بعد ہے، لہذا ثابت ہوا کہ وہ بزرگ آپ ہی ہیں۔

حضرت داؤد قیصری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت داؤد قیصری رحمۃ اللہ علیہ شارح "**فصوص الحکم**" مقدمہ قیصری کی دوسری فصل میں لکھتے ہیں کہ:

"ہر ایک اسم اور کوکب کا دورہ ہزار سال کا ہوتا ہے، چنانچہ اولوالعزم نبیوں کی شریعت کا زمانہ بھی ہزار سال کا ہے۔ اس امت میں بھی ہزار سال بعد ایک نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگا، وہ دین کی اصلاح اور درستی کرے گا۔"

حضرت خلیل اللہ بدخشی رحمۃ اللہ علیہ

"**مقامات شیخ خلیل اللہ بدخشی**" میں مذکور ہے کہ شیخ نے ایک روز فرمایا:

سبحان اللہ سلسلہ خواجگانِ نقشبند میں ایک عزیز افضل ترین اولیاء امت ملک ہند میں پیدا ہونے والے ہیں۔ ان سے شرف ملاقات نہ ہو سکنے کا مجھ کو افسوس ہوگا۔

انہوں نے ایک خط بطور عرضداشت آپ کے نام تحریر کیا اور اپنے خلیفہ خواجہ عبدالرحمٰن بدخشی علیہ الرحمہ کو دیا۔ جو ۱۰۲۲ھ میں آپ کے حضور میں پیش کیا گیا۔ اس میں آپ سے دعا کے لئے استدعا کی گئی تھی۔ آپ نے ملاحظہ فرما کر ان کے لیے دعا فرمائی اور کہا:

"شیخ خلیل اللہ کا مقام کبار اولیاء امت میں نظر آتا ہے۔"

Marfat.com

شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ نے حضرت مخدوم کے بیعت کے وقت فرمایا تھا:

''آپ کی پیشانی میں ایک ولی برحق کا نور جلوہ گر ہے اس سے شرق وغرب روشن ہو
گے۔ بدعت و ضلالت دور ہوگی، میں اگر اس وقت تک زندہ رہا تو اس کو وسیلۂ قربِ الہٰ
گردانوں گا۔''

دیگر مشائخ کرام کے الہام

حضرت شیخ سلیم چشتی اور شیخ نظام نارنولی اور شیخ عبداللہ سہروردی علیہ الرحمہما اکابر اولیا
ہندوستان کی خدمات میں لوگ آ آ کر اکبر بادشاہ کی بددینی اور گمراہی کی شکایت کر کے ترقی
اسلام کی دعا کیلئے خواستگار ہوا کرتے تھے۔ یہ اولیاء وقت جب توجہ باطنی فرماتے تو الہام ہوتا کہ

''عنقریب ایک امام وقت مجدد اسلام کا ظہور ہوگا۔ وہ سب بددینی اور ضلالت کو
دفع فرمائے گا۔ اور اس کا نور قیامت تک باقی رہے گا۔''

نجومیوں کی پیشن گوئی

''**روضیۂ قیومیّہ**'' میں مفصل مندرج ہے کہ محرم ۹۷۱ھ میں نواب خان اعظم
رکن سلطنت کے دربار میں نجومی جمع ہوئے اور بالاتفاق سب نے یہ کہا کہ:

''تین دن سے ایک ستارہ طلوع ہوا ہے جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے
اس وقت تک کبھی اور نہ نکلا تھا۔ اس کے بعد نتائج ظاہر ہونگے کہ کوئی مرد خدا اسلام کو
دوبارہ تازگی بخشے گا۔''

ارکانِ سلطنت کے خواب

سلطنت اکبری کے ارکان شیخ سلطان، خان اعظم اور مدار المہام سید صدر جہاں نے

Marfat.com

اس بارے میں چند خواب دیکھے۔ ان کی تعبیر کیلئے حضرت شیخ جلال کبیر الاولیاء کی خدمت میں عرض کرایا تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

''سرہند سے جو نور کا ظہور دیکھا ہے، وہ کسی ولی برحق کی ولادت ہے۔ اور بگولوں کا دور ہونا اور بچھوؤں کا مارا جانا کفر و بدعت کا دور ہونا ہے۔''

حضرت مخدوم کا کشف

حضرت مخدوم عبدالاحد قدس سرہٗ العزیز آپ کے والد ماجد نے ایک روز مراقبہ میں دیکھا کہ عالم میں تاریکی پھیل گئی ہے۔ خوک و بندر اور ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ ایک نور ان کے سینہ سے نکلا، جس سے جہان روشن ہو گیا۔ اور برق خالف نے نکل کر سب زندوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ پھر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک تخت پر کوئی بزرگ مسند نشین ہیں۔ ان کے چاروں طرف بہت سے نورانی آدمی اور ملائک مؤدب کھڑے ہیں۔ مُلحدوں، زندیقوں، ظالموں اور جابروں کو لا لا کر ان کے حضور میں پیش کر کے بکریوں کی طرح ذبح کر رہے ہیں۔ منادی ندا دے رہا ہے:

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

(ترجمہ) ''حق آیا اور باطل بالکل پامال ہوا۔''

آپ نے یہ واقعہ حضرت شاہ کمال کیتھلی علیہ الرحمہ سے عرض کیا۔ آپ نے توجہ الی اللہ کر کے فرمایا:

''آپ کے ایک فرزندِ گرامی جو افضل اولیاءِ امت ہوگا، پیدا ہوگا۔ اس کے نور سے شرک و بدعت کی تاریکی دور اور دین محمدی کو روشنی اور فروغ حاصل ہوگا۔''

اکبر بادشاہ پر ایک جعلی کتاب کا نزول اور مجدد اسلام کی ضرورت

اکبر بادشاہ کے عہد میں جس قدر کفر و الحاد کو فروغ اور شرع اسلام کو ضعف اور انحطاط ہو گیا تھا محتاج بیان نہیں۔ دربار کا آداب سجدہ تھا، اور بادشاہی کی مہر سجع جل جلالہٗ ما اکبر

Marfat.com

شانہٗ تھا- وزیر ابوالفضل نے ایک کتاب بادشاہ کو لا کر دی اور کہا کہ آسمان سے آپ کے واسطے فرشتہ لایا ہے- تاکہ آپ اس پر عمل کریں- ؎

یہ قدرت ہے کہ بے بوالفضل مردک — فرشتے نے نہ پائی راہ شہ تک
کتاب اتری تو ایسی لغو مہمل — کہ ہر یک قطرہ بے معنی و معضل

چنانچہ اس کتاب میں ایک آیت یہ بھی تھی:

یَآ یُّھَاالْبَشَرُ لَاتَذْبَحِ الْبَقَرَوَاِنْ تَذْبَحِ الْبَقَرَ فَمَاوَاکَ السَّعَرُ

(ترجمہ) ''اے بشر تو گائے کو ذبح مت کر، اور جو تو کرے گا تو تیرا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا''-

شخصی طاقتیں پادشاہی مقابلہ سے عاجز تھیں- امداد غیبی کا ہر کس و ناکس کو انتظار تھا- اور امام وقت مجدد اسلام کے ظہور کے لئے سب چشم براہ تھے- ؎

گھٹا چھائی تھی بدعت کے نہاں نور ہدایت تھا — زمانہ آپ کا مشتاق اسی شمس ولایت تھا
نگاہیں لگ رہی تھیں نور حق کب جلوہ گر ہوگا — کھلے گا یاالٰہی کب وہ دروازہ عنایت کا

ذکرِ ولادت باسعادت

لکھ اے قلم خوشی سے ولادت جناب کی — قیوم و وقت شاہ ولایت مآب کی
غوثِ زمان و قطب وجود و امام دہر — سرِتاج اولیاء شہ گردوں قباب کی
کیا جوش پر بہار ہے لیل و نہار کی — مینا بغل میں ماہ نے لی آفتاب کی
پھولے نہیں سماتے چمن و گل و سمن — نسرین نے نسترن کی دریدہ نقاب کی
تشریف لایئے شہ کون و مکان شتاب — راہیں بتایئے ہمیں صدق و ثواب کی

منقول ہے کہ ۱۰ ارمحرم ۹۷۱ھ شب جمعہ کو ایک نور عالم تاب آسمان سے ظاہر ہوا- اور تمام خلقت نے مشاہدہ کیا- اسی تاریخ میں آپ نے شکم مادر بزرگوار میں قرار پکڑا- عالم میں سرسبزی کے آثار نمودار ہوئے- ارکانِ دین استوار ہوئے- زمین و آسمان میں غلغلہ شادمانی بلند ہوا اور خطۂ ہند اس اعزاز سے ارجمند ہوا- ؎

Marfat.com

شور تھا ہر سُو کہ شاہِ خوش خصال آنے کو ہے
گلشنِ پیغمبری کا نونہال آنے کو ہے

ہے مجدد الف ثانی جس کا قطبوں میں خطاب
وہ امامِ حق بصد جاہ و جلال آنے کو ہے

دور کرنے کو جہاں سے شرک کی تاریکیاں
نورِ محبوب خدائے ذوالجلال آنے کو ہے

آن کروہ نورِ سنّت ہر طرف پھیلائے گا
نائب برحق نبی ﷺ بے مثال آنے کو ہے

اے صبا گر ہو گذر اُس شاہ کے دربار میں
کہیو خدمت میں فقیر پرملال آنے کو ہے

مدت حمل ۹ ماہ ۴ روز گذرنے کے بعد اُس آفتاب جاہ و جلال انوار ذوالجلال ماحیٔ بدعت نے بوقتِ مسعود شب جمعہ کو بتاریخ ۱۴ ارشوال ا۹۷ھ برج حمل سے مطلع شہر سرہند میں طلوع پایا- اور اپنے انوار جہاں آرا سے عالم و عالمیان کو منور کیا- ہر گل وغنچہ پُرنور تھا- اور ہر شگوفہ و بوٹا رشکِ طور تھا-؎

نائب خیرالوریٰ پیدا ہوئے
نورِ چشم مرتضیٰ پیدا ہوئے

آج وہ پیدا ہوئے حق کے ولی
جن کے تھے مشتاق سب شیخ وصبی

محیٔ احکامِ دین پیدا ہوئے
حامیٔ شرع متین پیدا ہوئے

وہ ہوئے پیدا کہ جن کی شان میں
آیتیں ناطق ہوئیں قرآن میں

ہے وہ ذاتِ احمدی اسرارِ حق
جس سے ہیں پُرنور یہ چودہ طبق

صدق صدیقی ہے اُن سے پُرضیا
عدل فاروقی میں آیا انجلاء

اورعثمانی حیا کا ہے ظہور
مرتضائی علم کا پھیلا ہے نور

مظہر انوارِ پاک مصطفےٰ
ہیں وہ بیشک سایۂ خاص خدا

اُن سے ہر سُو ہوگئے روشن نجوم
قال صلی اللّٰہ صبحی کالنجوم

اُن کے آتے ہی ضلالت کا نشان
مٹ گیا دنیا سے بے ریب و گمان

اثنائے ولادت کے واقعات

آپ کی ولادت باسعادت کے وقت آٹھ واقعات پیش آئے- جس کی تفصیل

Marfat.com

''**روضہ قیومیہ**'' میں اس طرح مندرج ہے:-

☆—— کل اولیائے امت نے جمع ہو کر آپ کی والدہ ماجدہ کو مبارک باد دی، اور آپ کے مدارج عالیہ بیان کئے-

☆—— آپ کے والد ماجد نے آنحضرت ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو دیکھا کہ تشریف لا کر آپ کے کانوں میں اذان و تکبیر کہی اور آپ کے مدارج بیان فرمائے-

☆—— آپ کے والد ماجد نے انبیاء مرسلین اور اولیاء کاملین اور ملائکہ مقربین کو مع ستر ہزار علم سبز دیکھا اور آپ کے فضائل بیان کرتے ہوئے سنا-

☆—— شیخ عبدالعزیز خلیفہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہٗ العزیز آپ کی ولادت کے وقت سرہند شریف میں موجود تھے- آپ نے دیکھا کہ ملائک کا ہجوم ہے اور سب آپ کے فضائل بیان کرر ہے ہیں-

☆—— شیخ ابوالحسن پٹنی قدس سرہٗ آپ کی ولادت کے وقت سرہند شریف میں موجود تھے آپ نے دیکھا کہ تمام انبیاء و اولیاء جمع ہیں- ایک بزرگ نے منبر پر چڑھ کر بیان کیا کہ جس قدر کمالات اس وقت تک علیحدہ علیحدہ اور اولیاء کو دیئے گئے تھے، آپ کو ان سب کا مجموعہ عطا کیا گیا

☆—— آپ کی ولادت سے ایک ہفتہ تک مزار و مزامیر سب باجے بیکار رہے- بہت سے قوالوں مطربوں اربابِ نشاط نے حیرت زدہ ہو کر توبہ کی-

☆—— صوفیانِ اربابِ سماع و سرود کو آپ کی ولادت سے ایک ہفتہ تک کیفیت مسدود رہی- کشف سے آپ کے فضائل اور مقاماتِ عالی منکشف ہوئے- اسی بنا پر آپ کے ظہور کے بعد اس وقت تک کے باقی ماندہ اولیاء نے آپ کی طرف رجوع کیا-

☆—— آپ کی ولادت کے دن اکبر بادشاہ کا تخت اوندھا ہو گیا- ہر چند سیدھا کیا گیا، مگر سیدھا نہ ہوا- بادشاہ نے ایک دہشت ناک خواب دیکھا- ہیبت زدہ ہو کر منبروں سے بیان کیا تو انہوں نے تعبیر دی کہ کسی بزرگ کے ظہور سے آپ کے آئین میں تزلزل واقع ہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا-

Marfat.com

زمانہ طفولیت

مشابہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ مختون پیدا ہوئے ــــ آپ عام بچوں کی طرح کبھی
گریہ وزاری نہ فرماتے تھے ــــ ہروقت خندہ پیشانی رہتے ــــ کبھی برہنہ نہ ہوتے ــ
آپ کا بدن یا کپڑا کبھی نجس نہ ہوتا۔

حضرت مجدد اور حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری علیہ الرحمہ

ایک مرتبہ زمانہ رضاعت میں آپ علیل ہو گئے۔آپ کے والد ماجد حضرت سید شاہ
کمال کیتھلی عایہ الرحمہ کو آپ پر دم دعا کرانے کی غرض سے بلا کر لائے۔انہوں نے آپ کو ملاحظہ
فرمایا اور جوش میں ذکر فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے، یہ عالم باعمل عارف کامل ہے۔اور بہت سے
بزرگ آپ اور مجھ جیسے اس کے دامنِ عافیت میں مستفید ہوں گے۔تاقیامت اس کا
نور روشن رہے گا۔اکثر اولیاء امت اس کی عادت باسعادت کی خبر دے گئے ہیں۔
باخبر بزرگ اس کے ظہور کے منتظر اور چشم براہ تھے۔''

بعد میں شاہ صاحب نے محبت سے اپنی زبان مبارک آپ کے دہن مبارک میں
دے دی۔آپ نے بہت زور سے اس کو چوسا۔شاہ صاحب نے فرمایا:

''اور طریقہ قادریہ کی تمام نعمت اس کو پہنچ گئی۔''

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کا علم شریعت

اپنے والد ماجد سے استفادہ

ابتداء میں آپ نے کلام اللہ شریف حفظ کرنا شروع کیا۔تھوڑے ہی عرصہ میں آپ
حافظ ہو گئے۔پھر آپ نے اپنے والد ماجد سے علم ظاہر کی تحصیل شروع کی۔ابواب فتح وکشائش
آپ پر مفتوح ہو گئے۔تحقیق کا مادہ پیدا تھا۔مسائل مشکلہ بآسانی حل فرمانے لگے چند ہی روز

Marfat.com

میں درسی علوم کتب ضروریہ کے درس سے آپ فارغ ہو گئے دلکش عبارات میں بعض کتب پر حاشیے تحریر فرمائے۔

دیگر اساتذہ اور طریقہ کبرویہ کی اجازت

بعدہٗ دیگر علماءِ فحول مولانا کمال کشمیری سے سیالکوٹ جا کر عضدی وغیرہ چند کتب مشکلہ کا مطالعہ فرمایا۔۔ کشمیر میں شیخ یعقوب صرفی سے جو قطب وقت شیخ حسین خوارزمی کے خلیفہ تھے۔آپ نے کتب احادیث سنا کر سند حدیث پر اجازت طریقہ کبرویہ سہروردیہ حاصل فرمائی۔

قاضی بہلول بدخشانی تلمیذ شیخ المحدثین ابن فہد سے جو بالآخر آپ کے مرید ہوئے، خلافت پائی۔۔۔۔ تفسیر واحدی مع دیگر مؤلفات واحدی اور تفسیر بیضاوی مع دیگر مصنفات قاضی بیضاء اور صحیح بخاری مع متعلقات ثلاثیات وغیرہ مشکوٰۃ المصابیح و ترمذی شریف مع شمائل اور جامع صغیر و قصیدہٗ بردہ اور حدیث مسلسل بالاولیت کی اجازت حاصل فرمائی۔۔۔۔ سترہ سال کی عمر میں آپ فارغ التحصیل ہو گئے اور بشارت ہوئی کہ:

''آپ طبقۂ محدثین میں داخل کئے گئے۔''

اس کے بعد آپ مسند ہدایت پر متمکن ہوئے مختلف ممالک سے صدہا طلبا جوق در جوق آنے شروع ہوئے۔رات دن درس و تدریس کا مشغلہ تھا۔حلقہ حدیث و تفسیر گرم رہتا تھا۔بہت سے لوگ فارغ التحصیل ہوئے۔

ایک دو مرتبہ آپ کا دارالخلافہ اکبرآباد بھی جانا ہوا۔ابوالفضل و فیضی سے ملاقات ہوئی۔ان کو راہِ راست پر لانے کے لیے تلقین فرمائی۔بعدہٗ واپس وطن مالوف ہوئے۔

سند مصافحہ

آپ نے حاجی عبدالرحمٰن بدخشی سے مصافحہ کیا۔انہوں نے حافظ سلطان ادھی علیہ الرحمہ سے، انہوں نے شیخ محمود سے، انہوں نے شیخ عید معمن حبشی سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، یہ ان میں سے ایک صاحب جن ہیں۔

Marfat.com

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کا علمِ طریقت

والد ماجد سے خلافت

اولاً آپ اپنے والد ماجد حضرت مخدوم عبدالاحد قدس سرہٗ العزیز کے مرید ہوئے اور آپ نے ان کی صحبت کیساتھ خاصیت کو لازم پکڑا۔ ریاضت اور عبادت میں مشغول ہوئے اور انہوں نے پندرہ (۱۵) سلاسل میں آپ کو خلافت عطا فرمائی۔

دیگر کمالات اور نسبت فردیت

آپ نے حضرت مخدوم علیہ الرحمہ ان کے مختصہ علوم تعلیم، کتب تصوف ''**عوارف المعارف**'' اور ''**فصوص الحکم**'' حاصل فرمائی ــــــ اور نسبت فردیت و توفیق عبادات، جوان کو ان کے شیوخ سے پہنچی تھی، حاصل فرمائی ــــــ چنانچہ اس کو آپ نے اپنی کتاب ''**مبداء و معاد**'' میں ذکر فرمایا ہے کہ:

''اس درویش کو دولتِ نسبت فردیت اپنے پدر بزرگوار سے حاصل ہوئی، جوان کو ایک بزرگ قوی الجذبہ کثیر الکرامات (یعنی شاہ کمال کیتھلی قادری علیہ الرحمہ) سے حاصل ہوئے۔ نیز اس درویش کو توفیق عبادات نافلہ کی امداد بھی اپنے والد ماجد سے ہی پہنچی۔ جوان کو ان کے چشتیہ طریق کے شیوخ سے حاصل ہوئی تھی۔''

والد ماجد کی طریقہ نقشبندیہ کی توصیف

حضرت مخدوم قدس سرہٗ نے طریقہ نقشبندیہ کے جو فضائل اپنے بزرگوں سے سنے اور کتب میں دیکھے تھے کہ اس بادیہ کی شاہراہ اور اس دائرہ کا مرکز طائفہ علیہ نقشبندیہ کے ہاتھ آیا ہے، یہ ملک اس طریقہ کے بزرگوں سے خالی ہے۔ اور افسوس ہے کہ ہم کو اس سلسلہ عالیہ سے استفادہ کا موقع نہ مل سکا۔

Marfat.com

افضلیت طریقہ نقشبندیہ

طریقت کے اصول میں یہ بات داخل ہے کہ مرید اپنے پیر کو سب سے افضل سمجھے، ورنہ فیض سے محروم رہتا ہے۔ اس سلسلہ کے پیر اعلیٰ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جن کی شان یہ ہے کہ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق۔ پس آپ کی نسبت ایسا اعتقاد رکھنے سے شریعت اور طریقت دونوں کی تکمیل ہوتی ہے ــــ علاوہ ازیں اس طریقہ کے تمام اصول و فروع میں اتباع سنت و اجتناب بدعت بدرجۂ کامل ہے۔ یعنی:

☆ ــــ اصحاب کبار کا سا لباس ہے ــ
☆ ــــ انہیں کی سعی، معاشرت ویسے ہی اذکار و اشغال
☆ ــــ وہی محاسبہ نفس اور ہر دم کی حضوری
☆ ــــ وہی آداب شیخ، ویسی ہی کم ریاضتی
☆ ــــ اور فیضانِ کثیر اور کمالات ولایت کے علاوہ کمالاتِ نبوت کی بھی تعلیم
☆ ــــ نہ اس میں چلّہ کشی ہے، نہ ذکر بالجہر
☆ ــــ نہ سماع بالمزامیر، نہ قبور پر روشنی، نہ غلاف و چادر اندازی
☆ ــــ نہ ہجوم عوارت، نہ سجدۂ تعظیمی
☆ ــــ نہ سر کو جھکانا، نہ بوسہ دینا
☆ ــــ نہ توحید وجودی و دعویٰ انا الحق و ہمہ اوست
☆ ــــ نہ مریدوں کو پیروں کی قدم بوسی کی اجازت
☆ ــــ نہ مرید عورتوں کی ان کے پیروں سے بے پردگی۔

کیا سلسلوں میں سلسلہ نقشبند ہے ‎ ‎ ‎ جو نقشبند ہے وہ یقین حق پسند ہے
جس کو حصول سلسلہ نقشبند ہے ‎ ‎ ‎ واللہ ارجمند ہے، وہ ارجمند ہے
طالبِ استواریِ ایمان ہے نصیب ‎ ‎ ‎ جس کے سبب سے مرتبہ اس کا دوچند ہے
جولان گہ شریعت غرّا میں دیکھئے ‎ ‎ ‎ کس زور کس قیام سے ان کا سمند ہے
ایوانِ معرفت کی ترقی کے واسطے ‎ ‎ ‎ سب سے سواء سارے میں انکے کمند ہے

Marfat.com

دہلی کا سفر اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے نیاز مندی

آپ کو ہمیشہ سے حج بیت اللہ اور زیارت روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق تھا- اس لئے آپ ہمیشہ بے چین و بے آرام رہتے تھے- کیونکہ آپ کے والد ماجد سن رسیدہ ہو گئے تھے- بوجہ ان کی خدمت کے آپ ان کی مفارقت گوارا نہ کر سکتے تھے- یہاں تک کہ آپ کے والد نے ۱۰۰۷ھ میں وفات پائی- ۱۰۰۸ھ میں آپ نے حج کی غرض سے سفر کیا- جب آپ دہلی پہنچے -مولانا حسن کشمیری سے جو آپ کے دوستوں اور حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کے مخلصوں میں سے تھے ملاقات ہوئی- انہوں نے آپ سے خواجہ صاحب کے کمالات کا اظہار کر کے ملاقات کرنے کے لئے تحریک کی- اور بیان کیا کہ:

"حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں فرد ویگانہ ہیں، اور ہر چہار طرف دور دراز تک آپ کی نظیر نہیں- آپ کی ایک نظر میں طالبوں کو وہ فیض حاصل ہوتا ہے جو اور طریقوں میں بہت سے چلوں اور شاقہ ریاضت سے بھی کسی کو حاصل نہیں ہوتا-"

چونکہ آپ نے اپنے والد ماجد سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ واکابر سلسلہ کے حالات سنے اور کتابوں میں دیکھے تھے، اور اس نسبت کی قابلیت واستعداد آپ بوجہ اتم رکھتے تھے- آپ مولانا کے ہمراہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے- حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی یہ عادت نہ تھی کہ کسی سے کوئی اپنی خواہش ظاہر فرماتے- البتہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ سے خلافِ عادت خانقاہ شریف میں چند روز قیام کرنے کے لئے ارشاد فرمایا- آپ نے ایک ہفتہ قیام کا وعدہ کیا- لیکن رفتہ رفتہ ایک ماہ دو ہفتہ کی نوبت پہنچ گئی-

طریقہ نقشبندیہ میں آپ کا فیض حاصل کرنا اور قلب کا جاری ہونا

ابھی دو روز بھی نہ گذرے تھے کہ آثار حضرت وکشش حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے نمودار

Marfat.com

ہوئے، اور آپ پر شوق انابت و اخذ طریقہ خواجگان علیہ الرحمہ نے غلبہ کیا- یہاں تک کہ آپ نے حضرت خواجہ علیہ الرحمہ سے بیعت کے لیے درخواست کی- عرض کرنے کے بلا استخارہ (خلافِ عادت) حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ کو خلوت میں طلب فرما کر مرید کیا- ذکر قلبی تعلیم فرمایا- آپ کا دل فوراً ذاکر ہو گیا، اور آرام وحلاوت ذکر قلبی والتذاذ تمام حاصل ہوا- روز بروز ترقیاتِ عالیہ وعروجاتِ متعالیہ ظاہر ہوتے رہے-

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کا آپ پر خاص واقعات ظاہر فرمانا

چند روز کے بعد جب حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ کے اندر آثارِ رشد وارشاد واستعداد کاملِ معائنہ کئے- خلوت میں آپ سے وہ حالات اور واقعات بیان فرمائے- جو آپ پر کئی سال پیشتر گزرے تھے:

۱

مرشدی حضرت خواجہ محمد آدم املنگی قدس سرہٗ العزیز نے جب احقر سے ارشاد فرمایا کہ ہندوستان جاؤ، وہاں تم سے اس سلسلہ شریفہ کا رواج ہوگا- میں نے چونکہ اپنے آپ کو اس کے لائق نہ پایا، تواضع کرنے لگا—— آپ نے مجھے استخارہ کرنے کے لیے ارشاد فرمایا- حسب ارشاد استخارہ کیا تو ایک طوطی کو ایک شاخ پر بیٹھے ہوئے دیکھا میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر یہ طوطی میرے ہاتھ پر آبیٹھے تو مجھے اس سفر میں کشائش حاصل ہوگی- اس خیال کے لمحہ بعد وہ طوطی میرے ہاتھ پر آبیٹھی اور میں نے اپنا لعابِ دہن اس کے منہ میں ڈالا- اس نے میرے منہ میں شکر ڈالی- صبح کو میں نے یہ واقعہ حضرت کی خدمت میں بیان کیا- آپ نے ارشاد فرمایا:

''طوطی ہندوستان کا پرندہ ہے پس تمہارے دامن تربیت سے ایک شخص نکلے گا کہ عالم اس کے نور سے منور ہوگا اور اس سے تمہیں فائدہ پہنچے گا-'' میں اس واقعہ کو آپ کے حال پر منطبق پاتا ہوں-''

Marfat.com

۲

جب ہم تمہارے شہر سرہند پہنچے تھے تو خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک قطب کے جوار میں اترا ہوں۔ مجھے اس کا حلیہ بھی بتایا گیا۔ میں صبح کو شہر کے گوشہ نشینوں اور درویشوں کی تلاش میں نکلا اور جن جن درویشوں کو دیکھا نہ وہ آثار پائے، اور نہ کسی میں علامات قطبیت ظاہر ہوئیں ـــــ میں نے کہا:

"شاید اس شہر کا کوئی اور شخص اس امر کی قابلیت رکھتا ہو۔ جو آئندہ ظاہر ہو۔ جب سے میں نے تم کو دیکھا حلیہ اس کے موافق پایا، اور اس کی قابلیت بھی میں نے تمہارے اندر معائنہ کی۔"

۳

میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا چراغ میں نے روشن کیا اور اس کی روشنی ساعت بساعت بڑھتی گئی۔ لوگوں نے اس سے اور بہت سے چراغ روشن کیے۔ جب میں سرہند کے قرب و جوار میں پہنچا تو دشت و بیابان میں بہت سی مشعلیں روشن دیکھیں۔ اس واقعہ کو بھی میں تمہارے حالات سے متعلق سمجھتا ہوں۔

بالجملہ ان دو تین ماہ کے اندر جو کچھ آپ کو یمن و تربیت خواجہ خواجگان خواجہ بزرگ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سے حاصل ہوا۔ اس کی تحریر و تقریر زیادہ ہو قلم قاصر ہے۔

آپ کے بعض حالات خود آپ کے قلم سے

آپ نے ایک طالب کی تحریص و ترغیب کے لئے جو اپنا حال بیان کیا ہے وہ تبرکاً لکھا جاتا ہے:

"وَالْقَلِیلُ یَدُلُّ علی الکثیر۔" جب اس درویش کو اس راہ کی ہوس پیدا ہوئی۔ تو عنایت الٰہی اس کی معین و مددگار رہوئی۔ کہ یہ فقیر ولایت پناہ، حقیقت آگاہ، ھادی طریق اندراج النھایتِ فی البدایت والی السبیل الموصل الٰی درجات

Marfat.com

الولایۃ- موئیدالدین المرضی شیخنا و امامنامحمد الباقی قدس سرہٗ السامی کی خدمت میں پہنچا- جوخلفائے کبار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے ہیں-

تعلیم ذکراسم ذات

اول اس درویش کوآپ نے ذکراسم ذات کی تعلیم کی اور بطریق عادت قدیمہ توجہ کی، یہاں تک کہ فقیر کے قلب میں التذ اذتمام پیدا ہوا، اور کمال شوق واشتیاق سے گریہ وزاری کرنے لگا-

مدہوشی وفناء

ایک روز کے بعد بحالتِ بے خودی ایک دریائے محیط اور صوروا شکال عالم اس دریا کے سایہ میں نمودار ہوئے- رفتہ رفتہ اس کیفیت بیخودی نے اور بھی غلبہ کیا- کبھی ایک پہر تک رہتی اور کبھی دو پہر اور کبھی تمام شب- میں نے اپنے خواجہ صاحب کی خدمت میں یہ کیفیت بیان کی- تو آپ نے فرمایا کہ:

''تم کوایک قسم کی فناء حاصل ہوئی ہے-'' ؎

موج خاکی وہم وفہم وفکر ماست　　　موج آبی محوسکراست و فناست

مقام ظلال وفناء الفناء

اس کے بعد آپ نے ذکر کرنے سے منع کر دیا لیکن موجودہ ذکر کی نگہداشت کیلئے ارشاد فرمایا- پھر دو روز کے بعد مجھے فناء مصطلح حاصل ہوئی- میں نے خدمت والا میں کیفیت عرض کی- ارشاد فرمایا کہ:

''تمام عالم کوایک دیکھتے ہواور واحد ومتصل پاتے ہو یانہیں-''

میں نے عرض کی—— ''ایک پاتا ہوں'' —— فرمایا:

Marfat.com

''فنائے فنا میں یہ بات معتبر ہے- کہ باوجود اتصالِ ابدان بے شعوری حاصل ہوئی -''

اس رات مجھ پر بھی کیفیت گذری تھی- وہ سب میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی

اور کہا:

''میں اپنے علم کو نسبت حق سبحانہٗ تعالیٰ اب حضوری میں پا تا ہوں-''

مرتبۂ علمی

اس کے بعد سیاہ رنگ کا ایک نور ظاہر ہوا- جو تمام اشیاء کو محیط تھا- میں نے اس کی کیفیت بھی عرض کی، تو ارشاد فرمایا کہ:

''انبساط جو اس نور میں دکھلائی دیتا ہے علم الٰہی ہے کہ بواسطہ تعلق ذات حق سبحانہٗ ان اشیاء کے ساتھ جو بالا و پستی میں واقع ہیں منبسط ہے لہذا اس انبساط کی نفی بھی کرنی چاہیے-''

اس کے بعد اس نور منبسط میں انقباض ظاہر ہوا- اور تنگ ہونے لگا حتی کہ صرف ایک نقطہ کے برابر رہ گیا-

مقام حیرت وحضور نقشبندیہ

فرمایا ''اس نقطہ کی بھی نفی کرنی چاہیے اور حیرت میں آنا چاہیے'' میں نے ایسا ہی کیا چنانچہ وہ نقطہ بھی زائل ہو گیا اور حیرت ظاہر ہوئی کہ اس مقام پر خود بخود شہود حق سبحانہٗ وتعالیٰ ہے- میں نے یہ کیفیت عرض خدمت کی- تو فرمایا:

''یہی حضور نقشبندیہ ہے —— اور نسبت نقشبندیہ اسی حضور و آگاہی سے عبارت ہے —— اور اس حضور کو حضور غیبت بھی کہتے ہیں —— یہی مقام اندارج النھایۃ فی البدایۃ کا ہے- اس طریق میں طالب کو بمجرد اخذ نسبت یہ مقام حاصل ہوتا ہے- اور دوسرے طریقوں میں کسی کو اگر کچھ حاصل ہوتا ہے تو بڑے کسب و ریاضت اور محنت و مجاہدہ سے-''

اس فقیر کو یہ مقام ابتدائے تعلیم ذکر سے اندرون دو ماہ چندروز حاصل ہو گیا-

Marfat.com

مقام فناء حقیقی وشرح صدر

اس کے بعد پھر ایک روز فناء حاصل ہوئی - جسے فنا حقیقی کہتے ہیں اور دل میں اس قدر وسعت پیدا ہوگئی کہ تمام عالم عرش سے فرش تک اس کے پہلو میں رائی کے دانے کے برابر دکھائی دینے لگا-

مقام حق الیقین وجمع الجمع

اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو اور ہر فرد عالم کو بلکہ ہر ہر ذرہ کو حق دیکھا - ؎

ہر ذرہؑ کہ دیدیم جمال تو بدیدیم　　ہر جا کہ رسیدیم سر کوئے تو دیدیم

اس کے بعد ذرہؑ عالم کو الگ الگ اپنا عین دیکھا۔ اپنے آپ کو بلکہ ہر ذرہ کو اس قدر منبسط اور وسیع پایا کہ تمام عالم بلکہ ایسے ایسے کئی عالم اس میں سما جائیں - میں نے اپنے آپ کو اور ہر ذرہ کو ایک نور منبسط پایا کہ اشکال وصور عالم اس میں مضمحل مثل لاشہ کے پائیں - اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو بلکہ ہر ذرہ کو مقسوم جمیع عالم پایا - جب میں نے یہ کیفیت حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں عرض کی تو فرمایا:

"توحید میں مرتبہ حق الیقین یہی ہے، اور جمیع الجمع عبارت اسی مقام سے ہے-"

اس کے بعد صور واشکال عالم کو جیسا کہ اول میں نے حق پایا - اس وقت موہوم پایا اور نہایت حیرت پیدا ہوئی - اور اس وقت مجھ کو "**فصوص الحکم**" کی عبارت جو میں نے حضرت والد ماجد سے سنی تھی، یاد آئی اور فی الجملہ تسکین بخش اضطراب ہوئی: **هُوَ هٰذَا اِنْ شِئْتَ قُلْتَ اِنَّهٗ اَیِ الْعَالَمُ حَقٌّ وَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ اَنَّهٗ خَلْقٌ وَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ اِنَّهٗ حَقٌّ مِنْ وَجْهٍ وَخَلْقٌ مِنْ وَجْهٍ وَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ بِالْحَيْرَةِ بَعْدَ التَّمِيْزِ بَيْنَهُمَا**

(ترجمہ)

"تو چاہتا ہے کہ تو کہہ کہ عالم حق ہے - یا کہہ عالم خلق ہے یا کسی اعتبار سے حق اور کسی اعتبار سے خلق یا امتیاز کر دونوں میں کہ یہ بہترین مرتبہ ہے۔ ؎

Marfat.com

وحدتِ مطلق میں جان خلق وخدا ایک ہے ۔۔۔ دیکھنا توحید ہے بولنا ترک ادب
پر ہے حقیقی دوئی عالم وحق میں ضرور ۔۔۔ اس کے سوا احمد اکھول نہ زنہار لب
صوفیہ کا یاد رکھ قاعدۂ کلّیہ ۔۔۔ خلق نہ ہوجائے حق عبد نہ ہوجائے رب

مرتبۂ فرق بعد الجمع

بعدہٗ میں نے آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا، ارشاد فرمایا:

''ابھی تمہارا حضور صاف نہیں ہوا۔ تم اپنے کام میں مشغول رہو۔ یہاں تک کہ موجود وموہوم کے درمیان تم پر تمیز ظاہر ہوجائے۔ میں نے **فصوص الحکم** کی وہ عبارت جو مشعر بعدم تمیز ہے۔''

پڑھ کر سنائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

''شیخ نے جو لکھا ہے۔ وہ مرتبہ کمال کا حال نہیں ہے کیونکہ عدم امتیاز ابتدائی مقامات میں سے ہے۔''

میں حسب الحکم اپنے کام میں مشغول ہوگیا۔ اللہ عزوجل نے آپکی توجہ سے کامل دو روز میں موجود اور موہوم کے درمیان تمیز ظاہر کردی یہاں تک کہ میں نے موجود حقیقی کو موہوم خیال سے ممتاز فرمایا اور صفات واقوال کو بھی موہوم محض پایا۔ اور خارج میں بجز ایک ذات موجود کے اور کچھ نہ دیکھا۔

ذکر کُن مذکور تا گردد عیاں ۔۔۔ نے کہ آن ذکرے کہ باشد برزبان

جب یہ حالت میں نے عرض خدمت کی۔ تو ارشاد ہوا کہ:

''مرتبہ فرق بعد الجمع یہی ہے اور انتہا یہیں تک ہے۔ اس مقام کو مشائخ طریقت نے مرتبہ تکمیل کہا ہے۔ انتہی کلامہ الشریف۔

نسبتِ مُرادیت ومحبوبیت

الحاصل آپ نے وقائق علیہ وواردات مریضہ واحوال شریفہ بہت ہی تھوڑی مدت میں

Marfat.com

حاصل فرمالئے جو اور سالکوں کو برسوں میں بھی حاصل نہیں ہو سکتے ۔

چیزے کہ انبیاء راحاصل نبود کل   آن چیز بے مشقت آسان شدت ماوا

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے اس کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ آپ میں نسبت محبوبیت و مرادیت ہے اور اس نسبت والوں کو بمقابلہ مریدیت و محبت کی نسبت والوں کے بلامحنت و مشقت بہت جلد سلوک طے ہوتا ہے ۔

کلیم مدہوشِ لن ترانی حبیب ماموز من رآنی
بہ بیں چہ فرق ست درمیانی میان ہریک چنانکہ دانی

حضرت مجدد حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی نظر میں

چند ہی روز آپ کو حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی خدمت بابرکت میں گزرنے پائے تھے۔ کہ آپ کی نسبت انہوں نے اپنے ایک دوست کے خط میں یہ الفاظ تحریر فرمائے:

"شیخ احمد نام مردی ست از سرہند کثیر العلم و قوی العمل ، روزے چند فقیر با دنشست برخاست کرد و عجائب بسیار از روزگار اوقات او مشاہدہ نمودہ، بآں ماند کہ چراغے شود کہ عالمہا ازو روشن گردد۔ الحمد للہ تعالیٰ احوالِ کاملہ او بمراقبہ یقین پیوستہ ،وایں شیخ مشارٌ الیہ برادران و اقربا دارد ہمہ مردم صالح واز طبقہ علماء چندے را دعا گوئے ملازمت کردہ از جواہر عالیہ دانستہ استعدادہائے عجیب دارند و فرزندان آن شیخ کہ اطفال اند اسرارِ الٰہی اند بالجملہ شجرہ طیبہ اند اَنبَتَہُ اللّٰہُ نَبَاتاً حَسَناً ط فقراء باب اللہ دلہائے عجب دارند" انتہیٰ کلامہ الشریف"

(ترجمہ) "اہل سرہند سے ایک بزرگ شیخ احمد ہیں بڑے فاضل اور کثیر العمل ہیں۔ فقیر نے چند روز انکی صحبت میں نشست و برخاست کر کے بہت سے عجائب وروزگار کا مشاہدہ کیا۔ وہ ایک چراغ ہیں۔ جو ایک عالم کو منور کریں گے۔ الحمد للہ فقیر کے یقین میں کمالات جاگزین ہو گئے۔ ان کے چند بھائی برادر بھی ہیں۔ جو سب کے سب نیک اور بزرگ ہیں۔ کئی عالم ہر وقت ان کی خدمت کیمیا خاصیت میں حاضر رہتے ہیں۔ انہوں نے آپ کی صحبت میں بڑی بڑی

Marfat.com

استعدادیں حاصل کی ہیں- شیخ کے صاحبزادہ جوابھی بہت کم سن ہیں، اسرارِالٰہی ہیں۔شجرہ طیبہ خدائے تعالیٰ ان کی اچھی طرح سے نشوونما کرے-فقراء کے دل خدا سے ملنے کے دروازے ہیں-" فقط-

حضرت خواجہ کے لئے آپ کی عقیدت

آپ فرماتے ہیں کہ جس روز میں حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوااور تعلیم طریقت شروع کی- مجھے یقین ہوگیا کہ عنقریب حق سبحانہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مجھے اس راہ کی انتہا تک پہنچائے گا- ہر چند میں نے اپنے نقص حال اور قصور اعمال پر نظر کر کے بھجوائے

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

احتیاط کر کے ان خیالات کی نفی کرتا تھا لیکن کسی طرح میرے دل سے یہ خیال نہ جاتا تھا- بسا اوقات میری زبان پر یہ بیت جاری رہتی تھی-ے

ازیں نور یکہ از تو بر دلم تافت   یقین دانم کہ آخر خواہمت یافت

اس کے بعد حضرت استغراق میں گئے اور نہایت عجز وانکسار سے آبدیدہ ہوکر **الحمد للہ** فرمایا،اورخاموش ہوگئے-

آپ کوخواجہ صاحب کی جناب میں جواعلیٰ اعتقادی تھی-اس کی کیفیت خودآپ نے اپنی کتاب "**مبداء ومعاد**" میں اس طرح تحریرفرمائی ہے:

"ہمارے حضرت خواجہ کے ساتھ ہرمریداپنی اپنی لیاقت کے بموجب علیحدٰہ علیحدٰہ عقیدت رکھتا تھا- اوراسی کے بموجب ہرایک فیض یاب ہوتا تھا- چنانچہ میرا عقیدہ یہ تھا کہ بعدزمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی صحبت اور تربیت وارشادسوائے حضرت خواجہ صاحب کے کسی کونصیب نہیں ہواہوگا- پس ہزار ہزار شکر ہے کہ مجھ کومیرے اعتقادکے بموجب فیضان حاصل ہوا-"

Marfat.com

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی آپ پر عنایت

ایک روز کا آپ ذکر فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اکثر اوقات از خود رفتگی جو علامت فنائیت ہے مجھ پر طاری ہوتی تھی۔ اور حضرت علیہ الرحمہ نے میرے برادر طریقت شیخ تاج سنبھلی کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ جملہ مریدین سے ان کے کوائف و حالات دریافت کر کے آپ کی خدمت میں بیان کیا کریں۔ لیکن میرے لئے خاص طور پر یہ حکم تھا کہ بلا کسی کی وساطت کے میں اپنے حالات خود عرض کیا کروں۔ بلکہ بعض وقت خود حضرت یاد کر کے دریافت فرماتے تھے۔ مگر میں بپاس ادب اکثر خاموش رہتا تھا۔ اور کچھ نہ کہتا تھا۔ حتی کہ ایک روز آپ نے خود فرمایا کہ:

"تم اپنے حالات کے بیان کرنے میں خاموش رہتے ہو۔ بیان کرنے میں کیوں تامل کیا کرتے ہو۔

اور میں یہ خیال کیا کرتا تھا کہ:

"میں کیا ہوں، اور میرے حالات ہی کیا ہیں جو گوش گذار کروں۔"

آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

"بلا کم و کاست جو کچھ واقعات پیش آیا کریں۔ بیان کیا کرو۔"

اسی زمانہ میں اتفاقاً مجھے یہ ایک واقعہ پیش آیا کہ شیخ تاج کی طرف میں متوجہ ہوا اور تصرف کیا وہ بیخود ہو کر گر پڑے۔ آپ کے اصرار فرمانے پر یہ واقعہ میں نے ظاہر کیا۔ سنتے ہی آپ کا حال متغیر ہو گیا اور حاضرین جلسہ پر بہت دیر تک سکوت طاری رہا۔

حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سے خلافت

حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ نے بارگاہِ حق سبحانہٗ تعالیٰ میں آپ جیسے قابل طالب اور لائق مرید کے تربیت پانے اور درجہ کمال تک پہنچنے کا شکریہ ادا کیا۔ اور آپ کے کمالات اور حالات کے محامدانہ تعریف و توصیف کر کے نیک ساعت میں خلعت خلافت سے آپ کو سرفرازی بخشی۔ اور آپ کے وطن مالوف سرہند شریف کی طرف مرخص فرمایا۔ آپ بموجب

Marfat.com

ارشاد پیر بزرگوار تربیت طالبین اور ہدایت سالکین میں مشغول ہوئے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں صدہا طالبوں کو معارف پناہ خدا آگاہ کردیا۔

دہلی کا دوسرا سفر اور حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی مزید عنایت

پھر آپ کے سینہ فیض گنجینہ میں شوق دیدار جمال باکمال مرشد برحق موج زن ہوا۔ اور بغرض حصولِ ملازمت آپ سرہند سے دہلی آئے۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ آپ کی خیر مقدم کی خبر فرحت سن کر مع خدام کابلی دروازہ تک استقبال کیلئے تشریف فرما ہوئے۔ اور نہایت ہی اعزاز واحترام کے ساتھ اپنے نورِ نظر اعظم الخلفاء مروج الطریقہ کو اپنے ہمراہ خانقاہ شریف میں لاکر فروکش کیا۔ یہاں پہنچ کر آپ کے کمالات اور حالات کو اس قدر عروج واقع ہوا کہ آپ کے استعداد عالی کے خصائص سے جو اسرار و معارف ظہور پذیر ہوئے۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ خود اسی طرح سے اخذ فرماتے تھے۔ کہ جیسے کوئی شاگرد استاد سے حدیث نقل کرتا ہے۔

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے بعض خلفاء اور مریدین کے قلوب میں آپ کے جانب سے انکار پیدا ہوا فوراً حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے بقوتِ باطنیہ اس کا ادراک فرمالیا۔ ؎

بندگانِ خاص علّام الغیوب | در جہان جان جواسیس القلوب

اور حضرت اس پر غضبناک ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ:

"اگر تم اپنے ایمان کی بقا اور سلامتی چاہتے ہو تو ان کی جناب میں باادب اور باعقیدت رہو کہ وہ مثل آفتاب ہیں اور ان کے انوار میں ہم جیسے ہزراوں ستارے گم ہیں۔ یاد رکھو کہ اس امت میں جو چار بزرگ افضل ترین اولیاء ہیں یہ بھی انہیں میں سے ہیں۔"

بسا اوقات حضرت خواجہ علیہ الرحمہ آپ کو برسر حلقہ بٹھاتے اور خود مع اپنے خلفاء ومریدین کے آپ کے حلقہ میں مستفیدانہ شریک ہوتے۔ اور بعد فراغت الٹے پاؤں واپس ہوتے کہ آپ کی طرف پشت نہ ہو اپنے جملہ خدام کو بھی یہی ہدایت فرماتے کہ وہ اسی طرح ہمیشہ آپ کا ادب کیا کریں اور آپ کے رتبہ کو ملحوظ کر کے اپنے باطن کو آپ کی طرف متوجہ رکھیں۔

Marfat.com

ایک مرتبہ آپ نے حضرت خواجہ سے نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا کہ:

''اس غلامانِ غلام کو حضرت کے اس طرز عمل سے نہایت ندامت اور شرمندگی ہے-''

ارشاد ہوا کہ:

''ہم جو کچھ کر رہے ہیں بموجب امر الٰہی ہے- جس کی تعمیل پر ہم غیب سے مجبور ہیں-''

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے ایک مرید خواجہ بیگی پر زیادہ عنایت مبذول ہوئی- بہ وفور شفقت ان سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

''جب امام ربانی صاحب سرہند سے تشریف لائیں تو تم مجھ کو یاد دلانا، میں تم پر ان سے توجہ کراؤں گا- ہفتہ عشرہ ہی میں تمہارا کام بن جائے گا-''

جب آپ دہلی تشریف لے گئے تو حسب الارشاد حضرت خواجہ علیہ الرحمہ، آپ نے توجہ فرمائی- دو ایک ہی توجہ میں خواجہ بیگی فائز المرام اور کامل العرفان ہو گئے-

ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ حجرے میں آرام کر رہے تھے کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ آپ کے ملنے کے لئے تشریف لائے- خادم نے چاہا کہ آپ کو بیدار کر دے- حضرت خواجہ نے منع فرمایا اور خود حجرہ کے دروازہ کے پاس آپ کی بیداری کے انتظار میں کھڑے ہو گئے باوجودیکہ آپ گہری نیند سو رہے تھے- فوراً اٹھ بیٹھے اور چارپائی سے نیچے اتر آئے-

حالتِ من خواب را ماند گہے   خواب پندارد مر اوراگمرہے

گفت پیغمبر کہ عَینَایَ تَنَامُ   لَایَنَامُ الْقَلْبُ عَنْ رَبِّ الْاَنَامِ

اور مضطرب الحال ہو کر دریافت فرمانے لگے کہ: ''باہر کون صاحب ہیں''- حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا: ''فقیر محمد باقی ہے''- آپ فوراً ہی حاضر خدمت مبارک ہو گئے-

سرہند شریف کو واپسی

جس قدر نعمت باطنی اور نسبت ہائے عالیہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کو حاصل تھیں، ایثار کر کے سب آپ کو عطا فرمائیں اور لوای ارشاد آپ کے سر مبارک پر رکھ کر تمام خلفاء کی ہدایت اور

Marfat.com

مریدین کی تربیت آپ کے حوالہ کی- بعدۂ آپ کے وطنِ مالوف کی طرف آپ کو رخصت فرمایا- مدت تک آپ سالکین راہِ خدا طالبین طریق صدق وصفا کی تعلیم وتربیت میں مشغول اور وہ آپ کی صحبتِ کیمیا خاصیت کے فیض وبرکات سے مستفید رہے- آپ اس زمانہ میں اپنے حالاتِ عظیمہ اور مقاماتِ عالیہ کی کوائف اور ترقیات مریدین وطالبین کے حالات سے اطلاع دے کر اپنے پیر بزرگوار سے تصحیح حالات فرماتے تھے- پیر بزرگوار آپ کے حالات کی قبولیت کی بشارت دے کر اپنے زیرِ تربیت سالکوں کی کوائف ذکر وشغل سے آپ کو مطلع فرماتے اور ان کے بعض حالات کی کیفیات کو آپ سے استفسار فرماتے تھے- آپ ان کی قابلیت اور ترقیات کا وہیں سے ادراک کر کے جوابات صحیحہ تحریر فرماتے تھے- حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمہ آپ کے ادراک اور کشف صحیح کی تعریف وتوصیف تحریر فرماتے تھے-

آپ اور حضرت خواجہ کے آداب

باوجودیکہ آپ ایسے مقامات بلند ومراتب ارجمند سے سرفراز تھے مگر اپنے پیر بزرگوار کی ایسی رعایت ادب کرتے تھے کہ اس سے اور زیادہ متصور نہیں ہوسکتی- صاحب ''زبدۃ المقامات'' لکھتے ہیں کہ ''حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ حسام الدین اپنے پیر بھائی حضرت مجدد صاحب رحمہ اللہ علیہ کی بہت سی تعریف وتوصیف کرنے کے بعد بیان فرماتے تھے کہ آپ باوجودِ علوِ مرتبت وکثرت فضیلت اپنے پیر دستگیر کے آداب کی کمال رعایت کرتے ہیں- حضرت کے مریدوں میں آپ جیسا باادب نہ کوئی خلیفہ تھا اور نہ کوئی مرید- یہی وجہ ہے کہ اور سب سے زیادہ برکات آپ کو نصیب ہوئیں- چنانچہ ایک روز کا وہ ذکر کرتے ہیں کہ میں بموجب ارشاد حضرت خواجہ علیہ الرحمہ آپ کے بلانے کیلئے گیا- جونہی میں نے آپ سے کہا کہ حضرت یاد فرماتے ہیں- آپ کے چہرے کا رنگ فق ہوگیا اور خوف وبیم سے اس قدر مضطرب ہوئے کہ تمام بدن میں رعشہ پڑگیا- اس وقت مجھ کو صوفیائے کرام کا وہ مقولہ یاد آیا کہ:

''نزدیکاں رابیش بود حیرانی-''

Marfat.com

خرقہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عنائت اور شاہ سکندر قادری سے آپ کو خلافت

گذشتہ صفحات میں مذکور ہوا کہ قطب الوجود حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے اپنا خرقہ مبارک اپنے جانشین صاحبزادہ حضرت سید تاج الدین عبدالرزاق قدس سرہٗ العزیز کو آپ کے حوالہ کرنے کے لئے تفویض فرمایا تھا- اور آپ کے جانشینوں میں یکے بعد دیگرے امانۃً چلا آتا تھا، وہ اسی سال آپ کے حوالہ کیا گیا- اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت سکندر قادری قدس سرہٗ العزیز سے ان کے دادا حضرت شاہ کمال کیتھلی نے خواب میں ظاہر ہو کر فرمایا کہ:

''اس خرقہ مبارک کے وارث جن کے لئے حضرت غوث پاک نے وصیت فرمائی تھی، شیخ احمد سرہندی ظاہر ہو گئے ہیں ان کے حوالہ کردو-''

انہوں نے خرقہ شریف کے تفویض کرنے میں یہ خیال کر کے تامل کیا کہ گھر کی نعمت گھر میں ہی رہے تو بہتر ہے- آپ نے پھر دوبارہ ظاہر ہو کر تاکید فرمائی- پھر بھی انہوں نے ٹالا، تیسری مرتبہ بحالت غضب ناکی ظاہر ہو کر متنبہ فرمایا کہ:

''اگر تم اپنی خیریت اور نسبت کی سلامتی چاہتے ہو تو خرقہ مبارک اس کے وارث کے حوالے کر دو ورنہ تمہاری نسبت و کرامت سب سلب کر لی جائیگی-''

شاہ سکندر ہیبت زدہ ہو کر خرقہ شریف لے کر آپ کی خدمت میں تشریف لائے- آپ بعد نماز صبح حسب عادت حلقہ ذکر و توجہ میں مشغول مراقبہ فرما رہے تھے- آپ جب فارغ ہوئے شاہ صاحب نے خاندان عالیہ قادریہ کی خلافت آپ کو عطا کی- اور خرقہ مبارک آپ کے لئے تفویض فرمایا- آپ نے زیب تن مبارک کیا- نسبت قادریہ نے آپ پر غلبہ ذرا استیلا کیا- نسبت نقشبندیہ مغلوب ہو گئی بعدہٗ نسبت قادریہ کو غلبہ ہو گیا- کئی مرتبہ ایسا ہی ہوتا رہا-

ارواحِ اولیاء کی آمد اور آپ کے لیے مسابقت

اس اثناء میں ارواح مبارک حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امیر

Marfat.com

المومنین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ مع بزرگانِ سلسلہ تشریف فرما ہوئے- ان کے بعد روح پر فتوح حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند و حضرت امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہما مع بزرگانِ سلسلہ تشریف فرما ہوئے- دونوں حضرات میں باہم اشارات ہوئے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بچپن میں بواسطہ ہمارے پوتے سید شاہ کمال قادری کے، ان کی زبان چوس کر کامل فیض نسبت حاصل کیا ہے- لہذا ان پر ہمارے سلسلہ کی خدمت اور اشاعت کا بڑا حق ہے-''

حضرت خواجہ نقشبند رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

''ہمارے طریق کا استحقاق اسی وجہ سے ان پر زیادہ ہے کہ بتوسط ہمارے خلیفہ خواجہ باقی باللہ کے حضرت خاتم الرسل ﷺ کی امانت معہودہ انہوں نے پائی ہے''

دونوں بزرگوں کی ارواح طیبات میں یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ارواح مقدسہ اکابر سلسلہ چشتیہ بھی تشریف فرما ہوئیں، انہوں نے بھی اپنا دعویٰ مع دلیل پیش فرمایا کہ:

''آپ کے بزرگوں کی نسبت آبائی واجدادی ہمارے سلسلہ کی ہے اور آپ نے ہمارے ہی آغوش پرورش میں نشو ونما پایا ہے، سب سے پہلے ہمارے ہی سلسلہ کی خلافت حاصل کی ہے لہذا ہمارے سلسلہ کا حق سب سے زیادہ ہے-''

اسی طرح ارواح عالیہ سہروردیہ کبرویہ طریق کے مشائخ عظام کی بھی تشریف فرما ہوئیں، انہوں نے بھی اپنا دعوائے مع دلیل پیش کیا- غرضِ کہ قاطبۃً جمیع سلاسل کے پیشر و مشائخ کا اجتماع ہو گیا- اور امر مابہ النزاع میں ردو بدل شروع ہوا- ہر ایک سلسلہ کے بزرگ آں جناب کی نسبت اپنے سلسلہ کے لیے خواہش کر رہے تھے- کہ آپ انہیں کے سلسلہ کے شیخ قرار دئے جائیں-

Marfat.com

سرہند شریف میں اولیاء اللہ کا ہجوم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

مولانا ہاشم کشمی اور مُلّا بدرالدین اپنی اپنی تواریخ میں رقمطراز ہیں کہ اس وقت اولیاء امت کا سرہند میں ایسا ہجوم ہوا تھا کہ شہراور نواح شہر کے دیہات وقصبات کے کوچہ و بازار ارواحِ اولیائے کرام سے پُر ہو گئے- ۱۱رشعبان ۱۰۱۱ھ کی صبح سے آخروقت نماز ظہر تک یہی معرکہ رہا- بالآخر معاملہ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں فیصلہ کے لئے پیش ہوا اور خورشید رسالت نے ہرایک بزرگ کوتسلی اور دلاسادیکر فیصلہ فرمایا کہ:

''آپ سب بزرگوار اپنی اپنی کمالاتِ نسبت .تمام کمال اس بزرگ کے حوالہ کر دیں کہ یہ سب سلسلوں میں داخل ہو جائیں اورتم سب کوعلی التسادی اجر کا حصہ ملے-''

مگر چونکہ سلسلہ نقشبندیہ خیرالبشر بعدالانبیاء یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے،اوراس میں اتباع شدّت سُنیہ واجتنابِ بدعت نامرضیہ سب سے زیادہ ملحوظ ہے-لہٰذا یہ سلسلہ خاص خدمت تجدید سے زیادہ تر مناسبت رکھتا ہے-پس یہ سلسلہ اور سلسہ قادریہ وسہروردیہ بپاس خاطر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ان سے زیادہ ترویج پائیں گے،اور دوسرے سلاسل کبرویہ چشتیہ بھی ان سے مروّج ہوں گے-

جملہ سلاسل کی طریقہ مجدّدیہ میں شمولیت

پس جمیع مشائخ عظام نے اپنے اپنے کمالات اورنسبتیں آپ میں القافرمائیں-آپ نے سب کواپنے طریق میں امتزاجاً شامل کیااوراُن کواپنی نسبت خاصہ سے جو جناب باری تعالیٰ سے بواسطت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کوخصوصیت سے عطاہوئے تھے،مندرج فرمایا- پس طریقہ مجددیہ تمام اُمت کے اولیا کے سلسلوں کو جامع ہے- اوراس طریق کے سالکوں کو ہرایک سلسلہ کے اولیاء کا فیض حاصل ہوا ہے-اورسب سلسلہ کے مشائخ کی عنایت اس کے شامل حال ہوتی تھی- چنانچہ حضرات قیوم اربعہ جملہ سلسلوں میں مرید فرماتے تھے-مگر آپ کے بعد بلحاظ

Marfat.com

اتباع شرع شریف، سوائے نقشبندیہ و قادریہ طریقوں کے اور طریق میں مرید کرنے کی ممانعت ہوگئی کہ بعض طریق میں سماع بھی درست ہے اور اس طریقہ میں ممنوع ہے۔

رباب و نغمہ و جملہ مزامیر بشد ممنوع از آیات و تفسیر

تعلیم نسبت قادریہ

ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک طالب صادق نے ذوق کیفیت طریقہ قادریہ کی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے ان کو اپنی صحبت میں رہنے کیلئے ارشاد فرمایا۔ وہ صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ آپ ان پر نسبت اکابر قادریہ کا اضافہ کرنے لگے۔ جب اس کو دو تین روز گزر گئے آپ کے اجل مریدین نے جو خوانِ نعمت نقشبندیہ کے ریزہ چین تھے، اپنے احوال میں بستگی دیکھی۔ چارو ناچار ان میں سے ایک صاحب نے اس بستگی اور قبضِ احوال کی آپ سے شکایت کی کہ ''میں دو تین روز سے اپنی نسبت کو بیگانہ پاتا ہوں۔ نہیں معلوم مجھ سے کیا قصور سرزد ہوا''۔ دوسرے درویش نے بھی آکر اسی طرح کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا:

''تم سے کوئی قصور سرزد نہیں ہوا۔ اس بستگی کی وجہ یہ ہے کہ تم انوار اکابر نقشبندیہ رضی اللہ عنہم سے اقتباس کرتے ہو۔ میں ان صاحب کو دو تین روز سے نسبت اکابر قادریہ پہنچا رہا ہوں'' اس کے القا کا راستہ کھل رہا ہے۔ چونکہ تم اس نسبت سے مناسبت نہیں رکھتے ہو، لامحالہ معطل ہو۔ جب ہم انہی سیر کو اکابر خواجگان نقشبندیہ کی طرف رجوع کریں گے تو بستگی تمہاری دور ہو جائے گی۔''

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

دہلی کا تیسرا سفر اور آپ کے متعلق حضرت خواجہ کے ارشادات

جب آپ تیسری مرتبہ سرہند سے دہلی آئے تو حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے بطور کشف ادراک فرما کر ارشاد فرمایا کہ:

Marfat.com

''اب میرے بدن میں آثار ضعف اور ناتوانی بہت زیادہ ہو گئے ہیں اور اب حیات کی امید کم باقی ہے۔''

اپنے صاحبزادگان خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ محمد عبید اللہ کو جو اس وقت شیر خوار تھے۔ آپ کے روبرو پیش کر کے القاءِ توجہ کے لیے ارشاد فرمایا:

''آپ اپنے مخدوم زادوں پر توجہات فرمائیں۔''

اس کا اثر حضرت خواجہ علیہ الرحمہ پر بھی ظاہر ہوا۔ بعدہٗ آپ نے حسب الارشاد والد مخدوم زادگان پر غائبانہ توجہ فرمائی۔ اس کے بعد حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ کی شان میں یہ فرمایا کہ:

❶ میاں شیخ احمد کے طفیل سے ہم کو معلوم ہوا کہ توحید وجودی ایک تنگ کوچہ ہے، اور شاہراہ طریقت آدر ہی ہے۔

❷ میاں شیخ احمد ایک آفتاب ہیں، اور ہم جیسے کتنے ستارے ان کی روشنی میں گم ہیں۔

❸ ہماری اور میاں شیخ احمد کی تمثیل خواجہ ابوالحسن خرقانی اور ان کے مرید عبید اللہ انصار کی ہے کہ اگر پیر زندہ رہتے تو اپنے مرید کے مرید ہوتے۔

❹ میاں شیخ احمد کمال مرادوں اور محبوبوں میں سے ہیں۔

❺ میاں شیخ احمد کی مانند آج زیر فلک کوئی نہیں ہے۔

❻ بعد صحابہ و تابعین میاں شیخ احمد کے مماثل معدودے چند بزرگ گزرے ہیں۔

❼ میاں شیخ احمد جامع قطبیت ارشاد و مدار ہیں۔

❽ الحمدللہ ہماری تین چار سال کی صحبت رائیگاں نہیں گئی۔ شیخ احمد جیسے عزیز الوجود شخص نے تربیت پائی۔

❾ شیخ تاج آپ کے پیر بھائی فرماتے ہیں۔ کہ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے موسومہ بعض مکاتیب میں جو الفاظ عزیز متوقف (بعضے سلوک میں رکا ہوا شخص) تحریر کر کے اس کا چارۂ کار دریافت کیا۔ عزیز اس سے مراد خود ذات بابرکات حضرت پیر و مرشد تھے۔

Marfat.com

آپ کے نام حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے بعض خطوط

ان ارشادات کے علاوہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ کے نام جو مکتوب تحریر کئے ہیں، ان سے آپ کے مدارج عالیہ کے کمال کا اظہار ہوتا ہے۔ صرف دو مکتوبات بمع ترجمہ بطور تبرک اس جگہ نقل کئے جاتے ہیں:

❶

حق سبحانہٗ باعلیٰ مرتبہ کمال برساند

وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاْسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ

تکلفے نیست آنچہ حقیقت آن نوشتہ مے شود، پیر انصار قدس سرہٗ می فرمود من مرید خرقانیم لیکن اگر خرقانی دریں وقت می بود باوجود پیریش مریدی من میکرد۔ ہرگاہ صفت آن بے صفتاں این باشد۔ گرفتارانِ آثار صفات چرا جان فدائے لوازم طلب گاری نکنند واز ہر کجا بوے بمشام ایشاں رسد در پئے آں نردند۔ اکنوں تامّل و اہمال مانہ از استغنائی و بے نیازی است موقوف باشارت است۔

گر طمع خواہد زمن سلطانِ دین

خاک برفرق قناعت بعد ازین

بارے نسخۂ حال و ارادۂ ما این است خدائے عزوجل بر آنچہ می باید مہتدائے گرداناد واز عجب و پنداری مخلصی بخشاد۔ وبقیۃ المقصود جناب سیادت مآب امیر صالح نیشاپوری سلمہ اللہ اظہار طلب نمودند چوں وقت مقتضی ایں نبود تضیع اوقات ایشاں دادن از مسلمانی نہ نمود لاجرم بہ صحبت شما فرستادہ شد انشاء اللہ تعالیٰ بقدر استعداد بہرہ مند میگردد توجہ و لطف کامل یابند والدعاء۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ آپ کو کمال کے اعلیٰ امراتب پہنچائے اور بزرگوں کے پیالہ میں زمین کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ جو حقیقت حال لکھی جاتی ہے۔ پیر انصار قدس سرہٗ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ میں حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کا مرید ہوں۔ لیکن اگر اس وقت وہ موجود ہوتے تو باوجود پیری وہ میرے مرید ہوتے۔ جبکہ ان بے صفتوں کی یہ صفت ہو آثار صفات کے گرفتار کس طرح سے اس جاں فدائی کی طلبگاری نہ کریں، اور جہاں کہیں سے اُن کے دماغ میں خوشبو پہنچے اس کا پیچھا نہ کریں۔ اب دیر و تامل ہمارا بے پروائی اور بے نیازی سے نہیں ہے بلکہ موقوف اشارہ پر ہے۔

گر طمع خواہد زمن سلطانِ دین
خاک بر فرق قناعت بعد از ین

اب تو موقع بھی ایسا ہے اور ارادہ بھی یہی ہے کہ خدا اس کو مہیا کر دے۔ اور غرور اور خود پسندی سے نجات دے۔ جناب سیادت مآب پیر صالح نیشاپوری نے اپنے باقی ماندہ مقصود کی طلب کا ظاہر کیا، جبکہ وقت اس کا مقتضی نہ تھا۔ ان کے اوقات کا ضائع کرنا مسلمانی سے بعید معلوم ہوا۔ لہذا ان کو آپ کی صحبت میں روانہ کیا گیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بموجب اپنی استعداد کے بہرہ یاب ہوں گے، اور کامل توجہ اور مہربانی حاصل کریں گے۔ والسلام۔

حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے اس مکتوب شریف کا نہایت عاجزی اور انکساری سے جواب ادا کیا تھا۔ جو آپ کے مکتوبات شریف کی جلد اول میں موجود ہے۔ دوئم خط کئی ماہ کے بعد حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ کے نام ارقام فرمایا تھا۔ وہ بھی مع ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

2

اللہ تعالیٰ فقراء و مساکین درماندہ را از برکات برگزیدگان بدربانی برساناد!
مدتیست کہ عرض نیاز مندی بدرگاہِ ولایت نکردہ ام۔ آرے ایں یک کلمہ را قاصدان صادق حال مے توانند شد الحمد للہ این قسم خود صورت می بندد دیگر چہ نویسم سخن درویشان بحضرتِ شما نوشتن نہایت بے شرمی است حکایتِ اوضاع صوربہ بسیار

Marfat.com

بیجا الغرض ماراحد خودمی باید دانست واز فضول احتراز باید کرد- والدعاء

(ترجمہ) ''اللہ تعالیٰ فقراء اور مساکین کو اپنے برگزیدوں کی برکت سے دربانی تک پہنچادے- مدت کندی کہ درگاہِ ولایت پناہ میں عرض نیاز مندی نہیں کی، ہاں اس کلمہ کو سچائی اٹھانے والے قاصد اٹھا سکتے ہیں- الحمد للہ کہ یہ قسم خود صورت پیدا کرتی ہے اور اس کے سوا اور کیا لکھوں- درویشوں کی باتیں آپ کی خدمت میں لکھنا نہایت بے شرمی ہے، اور ظاہری وضع کی باتیں لکھنا بہت ہی بے جا ہیں- الغرض ہمیں اپنی ضد جاننی چاہیے اور فضول سے احتراز کرنا چاہیے- اور دعا-''

سرہند شریف کو واپسی اور سفر لاہور

اس کے بعد آپ اپنے وطن مالوف کی طرف مرخص ہوئے- اور بموجب ارشاد پیر بزرگوار چند روز وہاں قیام فرما کے عازم شہر لاہور ہوئے- آپ کے فیضان علم اور کمالاتِ تام کی بڑی شہرت ہوئی- عمائد، علماء حضرت مولانا جمال الدین تلوی اور دیگر فضلاء مثل مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی وغیرہ آپ کے حلقہ بیعت وارادت میں داخل ہوئے- اور اکثر مشائخ وقت نے آپ سے فیض حاصل کیا- مولانا جمال الدین تلوی کو آپ سے بیعت کرنے کے یہ واقعات پیش آئے کہ وہ منکرین مسئلہ وحدۃ الوجود تھے- آپ کی خدمت میں مباحثہ کی غرض سے آئے تھے- آپ نے خلوت میں لے کر ایک آن کی آن میں مقامِ توحید ان کو دکھا دیا- اسی وقت ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور آپ کے مرید ہوئے- ؎

دردروں یک ذرّہ نور عارفی   بہ بود از صد معرّف اے صفی

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی خبر وصال اور آپ کی لاہور سے روانگی

آپ لاہور میں مقیم اور سرگرم حلقہ ذکر وشغل تھے- کہ خبر وحشت ملی کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کا کچھ دنوں کی علالت کے بعد بتاریخ ۲۵ رجمادی الآخر ۱۰۱۲ھ دہلی میں وصال ہوا- آپ

Marfat.com

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط کہتے ہوئے بے اختیار بحالت اضطرار وہاں سے دہلی کو روانہ ہوئے۔ گو راستہ میں شہر سرہند واقع ہوا اور مکان آیا، مگر آپ گھر تک نہ گئے۔ بغیر اپنے اہل وعیال سے ملے شبانہ روز چل کر دہلی پہنچے۔ اور مزار مرشد برحق کی زیارت کی۔ آپ نے مخدوم زادوں اور پیر بھائیوں کو صبر دلاسا دلایا۔ سب نے دہلی میں قیام فرمانے کے لیے آپ سے التماس کی۔ آپ نے چند روز قیام فرما کر ان کے شکستہ دلوں کو مراہم عنایت سے تشفی بخشی۔ تربیت وارشادِ سلوک کو بمقابلہ عہد حضرت پیر مرشد قبلہ بہت زیادہ فروغ ہوا۔ بموجب وصیت حضرت خواجہ علیہ الرحمہ مریدین وخلفاء خواجہ آپ کے حلقہ ذکر میں مثل مریدین کے شریک ہو کر استفادہ کرتے اور آداب عقیدت نیازمندانہ بجالاتے۔

بعض ناتجربہ کار پیر بھائیوں کی ایک حرکت

اس درمیان میں بعض حاسدوں یا ناتجربہ کار مریدوں نے حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے جناب مجدد علیہ الرحمہ سے استفادہ فرمانے پر نکتہ چینی شروع کی۔ جو آپ کے خلاف مزاج ہوئی اور بعض خام کار پیر بھائی آپ سے منحرف ہو گئے۔ ہر چند کہ آپ نے وعظ وپند سے ہدایت فرمائی، لیکن کچھ اثر نہ ہوا۔ آپ نے بعض کی نسبت اور کمالات سلب فرمائے۔ پھر بھی کوئی متنبہ نہ ہوا۔ اس کے بعد آپ راہی وطن شریف ہوئے۔

خطا کاروں کی توبہ اور معذرت

شیخ تاج الدین سنبھلی نے جو حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ اور ان منحرف لوگوں کے سرغنہ تھے۔ اپنی نسبت کو سلب پا کر آپ کے خلاف ختم پڑھنے شروع کیے۔ ان پڑھنے والوں میں سے ایک شخص نے جو صاحب کشف تھا یہ دیکھا کہ ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک چراغ روشن کیا۔ ناگاہ تند ہوا کا جھونکا آیا، بجلی چمکی۔ یک لخت سب چراغ بجھ گئے اور غیب سے ندا آئی کہ:

> ”حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مخالفین کے حسّاد کے یہ چراغ تھے۔ جو آنحضرت ﷺ کی عتابی توجہ سے خاموش اور نیست ونابود کر دیے گئے۔“

Marfat.com

یہ واقعہ پیش آتے ہی سب منکرین حیران و سرگردان رہ گئے- خود شیخ تاج الدین نے خواب میں دیکھا کہ ایک عظیم الشان محفل ہے- اکابر اولیاء اس میں تشریف فرما ہیں- حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز صدیقین ہیں، ان میں سے ایک بزرگ نے شیخ سے خطاب فرمایا کہ:

''تمہاری نسبت کی سلب اور بربادی کا باعث (حضرت مجدد صاحب کی طرف اشارہ کرکے) ان کی مخالفت ہے-''

شیخ تاج کے علاوہ اس قسم کی خوابیں اوروں کو بھی ظاہر ہوئیں- الحاصل شیخ تاج نے خلیفہ خواجہ حسام الدین اور احمد مولانا محمد ملح کو جو حضرت خواجہ کے داماد تھے- نہایت تضرع کے ساتھ اپنی غلطی سے آگاہ اور خواب کی کیفیت سے مطلع کرکے استدعا کی کہ:

''سب کی طرف سے آپ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے معافی کی درخواست کریں-''

خطا کاروں کے قصور کی معافی

خواجہ حسام الدین احمد نے بھی مراقبہ میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ رونق افروز ہیں اور خطبہ فرما رہے ہیں- اس خطبہ میں حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی تعریف و توصیف کرکے آپ کی مجددیت اور قیومیت کی تصدیق فرما رہے ہیں—— آپ نے اس واقعہ کا بھی اپنے ان منکر پیر بھائیوں سے ذکر کیا- سب نے توبہ و استغفار کرکے حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی طرف رجوع کیا —— شیخ تاج نے ایک درخواست اپنی اور دیگر پیر بھائیوں کی خطاء کی معذرت کے متعلق آپ کی خدمت میں تحریر کی، حضرت مجدد علیہ الرحمہ جب حضرت خواجہ قدس سرہٗ العزیز کے عرس کی تقریب میں دہلی تشریف لائے- شیخ تاج الدین مع کل منکرین ننگے سر اپنی اپنی دستاریں اپنے اپنے گلوں میں ڈالے ہوئے آپ کے استقبال کیلئے دہلی سے کئی میل تک حاضر ہوئے- اور اپنے قصور کی صدق دلی سے معافی چاہی- آپ نے براہِ اخوت سلسلہ ترحم فرما کر کے سب کے قصورات کو معاف فرمادیا- ؎

کیا اولیاء ہیں شانِ مجدد بلند ہے　　　قطبوں میں اور غوثوں میں وہ ارجمند ہے

Marfat.com

منکر ہے شیخ احمد سرہندی کا وہی
دروازہ جس پہ فیض الٰہی کا بند ہے

جو اعتقاد رکھتے ہیں انکی جناب میں
ہاں انکا دو جہاں میں رُتبہ بلند ہے

صدیق سے عروج و مجدّ د پہ ہے نزول
کیا مستند یہ سلسلہ نقشبند ہے

آپ کے شیوخ اور سلاسل

آپ نے پانچ مرشدوں سے فیض پایا اور خلافت حاصل کی:

❶ **حضرت شیخ یعقوب صرفی کشمیری** علیہ الرحمہ:

ان سے آپ نے سوائے تحصیل علم ظاہری، طریقہ کبرویہ سہروردیہ میں خلافت بھی پائی۔شجرہ حسب ذیل ہے:

یعقوب صرفی-کمال الدین حسین خوارزمی-حاجی محمد خیوشانی-شاہ بندواری۔رشید الدین-امیر عبداللہ-خواجہ اسحاق جیلانی-سید علی ہمدانی-شیخ محمود مراد قانی-علاؤ الدولہ سمنانی-شیخ عبداللہ مغربی-شیخ احمد جوزقانی-شیخ علی الاعلیٰ-شیخ مجد الدین بغدادی-شیخ نجم الدین کبریٰ، الخ۔

❷ **حضرت حاجی عبدالرحمٰن بدخشی کابلی معروف بہ حاجی رمزی** علیہ الرحمہ:

ان سے آپ نے مصافحہ کیا اور انہوں نے اپنے شیوخ سے۔پس سند مصافحہ حسب ذیل ہے:

حاجی عبدالرحمٰن بدخشی کابلی معرف بہ حاجی رمزی-حافظ سلطان ادھمی معمر ۱۱۰ سال-شیخ محمود شیخ سعید معن حبشی-آنحضرت ﷺ۔

نوٹ:-ان میں سے ایک صاحب جن ؓ ہیں-

❸ **حضرت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ آپ کے والد ماجد:**

ان سے پندرہ طریقوں میں خلافت پائی-شجرات حسب ذیل ہیں:

☆ —— **سلسلہ فاروقیہ** —— یہ آپ کا جدید سلسلہ ہے-اس کا شجرہ بعینہٖ آپ کا نسبی شجرہ مذکورہ جو ہر اول ہے-

Marfat.com

☆ **سلسلہ سری سقطیہ** —— یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے اس میں آپ کی سترہویں پشت کے دادا خواجہ سلمان بن مسعود نے سری سقطی علیہ الرحمہ (خلیفۂ حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ) سے خلافت پائی ہے اور ان کا شجرہ مشہور ہے۔

☆ **سلسلہ سہروردیہ شہابیہ** —— یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے۔ اس میں آپ کے بارہویں پشت کے دادا حضرت شیخ احمد بن یوسف علیہ الرحمہ نے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ سے خلافت پائی ہے اور ان کا شجرہ مشہور ہے۔

☆ **سلسلہ سہروردیہ بہائیہ** —— یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے۔ اس میں آپ کے گیارہویں پشت کے دادا حضرت شعیب بن احمد علیہ الرحمہ نے حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی علیہ الرحمہ سے خلافت پائی ہے۔ اور وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ تھے۔

☆ **سلسلہ سہروردیہ و چشتیہ جلالیہ** —— یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے۔ اس میں آپکے پانچویں پشت کے دادا حضرت امام رفیع الدین علیہ الرحمہ بانی قلعہ سرہند نے حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں علیہ الرحمہ سے خلافت پائی ہے۔ اور وہ خاندان سہروردیہ میں حضرت شیخ رکن الدین علیہ الرحمہ نبیرہ حضرت زکریا ملتانی علیہ الرحمہ کے اور خاندان چشتیہ میں حضرت چراغ دہلوی علیہ الرحمہ خلیفہ حضرت محبوب الٰہی علیہ الرحمہ کے خلیفہ تھے۔

☆ **سلسلہ قادریہ جدید حسینیہ** —— یعنی شیخ عبدالاحد۔ شیخ رکن الدین امیر سید ابراہیم ایرجی قادری۔ سید شاہ احمد جیلی قادری۔ سید شاہ موسیٰ قادری۔ سید شاہ عبدالقادر۔ سید شاہ محمد محسن۔ سید شاہ ابونصر۔ سید شاہ ابوصالح۔ سید شاہ عبدالرزاق۔ تاج الدین۔ حضرت غوث پاک سید ابوصالح۔ سید عبداللہ جیلی۔ سید یحییٰ زاہد سید محمد رشید داؤد۔ سید موسیٰ الثانی۔ سید عبداللہ۔ سید موسیٰ الجون۔

Marfat.com

سید عبداللہ المحض - سید حسن مثنیٰ - حضرت امام حسین علیہ السلام - حضرت امام حسن علیہ السلام - حضرت امام علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ - حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ -

☆ —— **سلسلہ قلندریہ** —— یعنی بعد نام شیخ رکن الدین - شیخ عبدالقدوس - شیخ عبدالسلام جونپوری - شاہ محمد - قطب الدین بنیادی - سید نجم الدین قلندر - سید خضر رومی - عبدالعزیز مکی صحابی حضرت رسولِ خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ -

☆ —— **سلسلہ چشتیہ صابریہ** —— بعد نام شیخ عبدالقدوس کے - شیخ محمد شیخ احمد عارف - شیخ عبدالحق - شیخ جلال الدین پانی پتی - شمس الدین ترک، مخدوم سید احمد علی صابر - بابا فرید گنج شکر - خواجہ قطب الدین - خواجہ خواجگان سید معین الدین - شیخ عثمانی ہارونی و حاجی شریف زندنی - قطب الدین مودود - ناصر الدین - ابویوسف - ابومحمد - ابواحمد ابدال - ابواسحٰق شامی - ممشاد علو دنبوری - امین الدین ہبیر ہ بصری - ید الدین حذیفہ مرعشی - سلطان ابراہیم فضیل بن عیاض - عبدالواحد بن زید - شیخ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ - حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ - حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ -

☆ —— **سلسلہ چشتیہ نظامیہ گیسودرازیہ** —— بعد نام شیخ عبدالقدوس کے - شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی - شیخ ابن حکم اودھی - سید صدر الدین - سید محمد گیسودراز خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی - شیخ نظام الدین محبوب الٰہی - بابا فرید مذکور - الخ

☆ —— **سلسلہ چشتیہ نظامیہ صدریہ** —— بعد نام شیخ درویش محمد شیخ سعد اللہ شیخ فتح اللہ - شیخ صدر الدین طیب چراغ دہلوی مذکور - الخ

☆ —— **سلسلہ قادریہ جلالیہ** —— بعد نام مخدوم جہانیاں کے - عبید غیبی - ابوالقاسم فاضل ابوالکلام محمد فاضل - محمد قطب الدین - شمس الدین علی الافلح - شمس الدین خداد - حضرت غوث پاک شیخ ابوسعید - شیخ ابوالحسن - شیخ ابوالفرح - شیخ ابوالفضل عبدالواحد - شیخ ابوبکر شبلی - شیخ ابوالقاسم - جنید بغدادی، سری سقطی، معروف کرخی - امام رضا - امام کاظم - امام صادق - امام محمد باقر - امام سجاد - امام

Marfat.com

حسین علیہ السلام - امام حسن علیہ السلام - حضرت امام علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ - حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ -

☆ **سلسلہ کبرویہ جلالیہ** ــــ بعد نام مخدوم جہانیاں کے - سید حمید الدین سمرقندی - شیخ شمس الدین - شیخ عطایا خالدی - شیخ احمد بابا کمال جندی - شیخ نجم الدین کبریٰ مذکور - الخ -

☆ **سلسلہ سہروردیہ جلالیہ** ــــ بعد نام مخدوم جہانیاں کے - شیخ رکن الدین - شیخ صدر الدین - شیخ بہاء الدین زکریا - شیخ الشیوخ شہاب الدین - شیخ ابوالنجیب - حضرت غوث پاک - شیخ ابوسعید - مذکور - الخ -

☆ **سلسلہ مداریہ** ــــ بعد نام سید اجمل کے - شاہ بدیع الدین قطب مدار - شیخ طیفور شامی شاہ عین الدین شامی - شاہ یمین الدین شامی - عبداللہ علم بردار - حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ - یا - حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم - حضرت محمد ﷺ -

❹ **حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ علیہ :-**

آپ نے ان سے طریقہ نقشبندیہ میں خلافت پائی - شجرہ یہ ہے کہ حضرت خواجہ باقی باللہ - خواجہ امکنگی - خواجہ درویش محمد - خواجہ محمد زاہد - خواجہ یعقوب چرخی - خواجہ علاؤ الدین عطاء - خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند - خواجہ سید امیر کلال - خواجہ بابا سماس - خواجہ علی عزیزان امتبنی - خواجہ محمود الخیر فغنوی - خواجہ عارف دیوگری - خواجہ عبدالخالق غجدوانی - خواجہ ابویوسف ہمدانی - خواجہ ابوعلی فارمدی - خواجہ ابوالحسن خرقانی - خواجہ بایزید بسطامی - حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ - حضرت قاسم بن محمد - حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ - حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ -

واضح ہو کہ یہ شجرہ اویسیہ ہے کہ اس میں حضرت بایزید کے بعد حضرت ابوالحسن کا نام ہے حالانکہ دونوں میں باہم ملاقات جسمانی نہیں ہوسکی - دوسرا شجرہ متصلہ یہ ہے:

Marfat.com

اس میں بعد نام شیخ ابوعلی فارمدی کے -ابوالقاسم گرگانی -ابوعثمان مغربی-ابوعلی کاتب-ابوعلی رودباری- ابوالقاسم قشیری-ابوعلی دقاق-ابوالقاسم نصیرآبادی-ابوبکرشبلی-شیخ جنید بغدادی-سری سقطی -معروف کرخی ہے-الخ

5 حضرت سید شاہ سکندر قادری علیہ الرحمہ:-

ان سے آپ کے خرقہ خاص حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طریقہ قادریہ جدّیہ میں خلافت پائی-شجرہ حسب ذیل ہے:-

سید شاہ سکندر-سید شاہ کمال-سید شاہ فضیل-سید گرا رحمٰن ثانی- سید شمس الدین عارف- سید ابوالفضل-سید گرارحمٰن اول-سید شمس الدین صحرائی-سید شاہ عقیل-سید شاہ بہاء الدین-سید شاہ عبدالوہاب-سید شاہ شرف الدین -سید شاہ عبدالرزاق-حضرت غوثِ پاک بعدہٗ سلسلہ جدّیہ حسینیہ مذکورہ-الخ-

Marfat.com

باب نمبر٣

تیسرا جوہر

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے مخصوص کمالات
اور اخلاق واعمال

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخصوص کمالات حضرت مجدد علیہ الرحمہ

خدائے پاک نے آپ کو جو جو کمالات عالیہ اور مدارجِ مخصوصہ عطا فرمائے - زبان قلم اس کے بیان سے عاجز اور قلم تحریر سے قاصر ہے - بطورِ مشت نمونہ از خروارے کچھ مختصر خاصے درج ذیل کئے جاتے ہیں :-

- ــــــ آپ کا خمیر بقیہ طینتِ محمدیہ ﷺ سے کیا گیا -
- ــــــ آپ مجدد الف ثانی یعنی دین کو نئے سرے سے تازگی بخشنے والے ہیں -
- ــــــ آپ قیّومِ اول [1] یعنی آپ کی ذات بابرکات باعثِ قلیم عالم و عالمیان ہے -
- ــــــ آپ کو "خزینۃ الرحمۃ" کے خطاب سے سرفرازی بخشی گئی -
- ــــــ آپ کو مرتبۂ فردّیت عطا ہوا -
- ــــــ آپ مجموعہ قطب مدار (باعث بقائے عالمِ جان) و قطب ارشاد (باعثِ بقائے ایمان عالم) ہیں -
- ــــــ قیامت تک قطب مدار و ارشاد آپ ہی کے سلسلہ میں ہوا کریں گے -
- ــــــ حضرت امام مہدی و آخر الزمان آپ ہی کے خلفاء سلسلہ سے ہوں گے -
- ــــــ آپ کو مقامِ محبوبیت ذاتیہ کا خرقہ عطا کیا گیا -
- ــــــ آپ مقام سابقین و اولین پر پہنچے جو اصحاب یمین سے بھی آگے ہے -

---

ا - "قیوم" فقہاء نے من جملہ صفاتِ مختصہ الٰہیہ لکھا ہے - دوسروں کے لیے اس کا استعمال کرنا ناجائز ہے -

(مجمع الانہر شرح ملتقی الذکر ــــ مصنفہ علامہ عبدالرحمٰن شیخ زادہ طبع قسطنطنیہ ص ۶۲۹، ج ۱)

لیکن یہاں مفرد نہیں ہے بلکہ مضاف ہے، اس لیے جائز ہے -

Marfat.com

◆—— آپ کو صباحت و ملاحت ممتزجہ عطا ہوئی۔

◆—— آپ (صلہ) یعنی بندوں کو خدا سے ملانے والے ہیں۔

◆—— آپ کو ضمنیت آں حضرت ﷺ و اصالت کرامت عطا ہوئی۔

◆—— آپ نے اللہ پاک سے بے واسطہ کلام فرمایا

◆—— آپ کو علم لُدنّی عطا کیا گیا۔

◆—— آپ کو اسرار مقطعات قرآنی عطا کئے گئے۔

◆—— آپ کو علم سمٰوات حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے تعلیم فرمایا۔

◆—— آپ سے حضرت خضر و الیاس نے مل کر اس پر موت و حیات کی کیفیت ظاہر کی۔

◆—— آپ پر علم الیقین حق الیقین جو اصحاب کبار کو عطاء ہوا تھا، ظاہر کیا گیا۔[۱]

◆—— آپ پر مقامات تعیّن جزئی وجودی ظاہر کیے گئے۔

◆—— آپ کو مثل اصحاب کبار مدارج اتباع آنحضرت ﷺ سرفراز ہوئے۔

◆—— آپ کی زیارت کے لیے کعبہ شریف آیا۔ اور آپ کی خانقاہ شریف کے کنویں سے آبِ زمزم برآمد ہوا۔ بہت لوگوں کو حج کرادیا۔ اور آبِ زمزم پلایا۔

◆—— آپ کی خانقاہ شریف کی زمین کو بہشتی زمین کا درجہ دیا گیا۔[۲]

◆—— آپ کے طریقہ میں تمام اولیاء کے فیضان ممتزج اور شامل ہیں۔ اس لئے آپ کا طریقہ افضل و سہل ہے۔

◆—— آپ کا طریقہ جامع شریعت و طریقت ہے۔ اور اس میں مقاماتِ ولایت کے علاوہ کمالاتِ نبوت بھی شامل ہیں۔

◆—— آپ کے سلسلہ کے کل مریدین (جو قیامت تک ہوں گے) آپ کو دکھلائے گئے۔

۱۔ دوسرے اولیاء جس کو حق الیقین فرماتے ہیں وہ آپ کی تحقیق کی رو سے علم الیقین ہی کا جزو ہے۔

۲۔ زمین مقدس آپ کی مسجد کے شمال کی جانب ہے۔ طول چالیس گز ہے۔ جو روضہ پاک سے شروع ہو کر قبہ مبارک کے عقب شمال کی طرف چھ گز چلی گئی ہے۔ اور اس زمین کا عرض تیس گز ہے۔ جو دولت سراء کے دیوار سے غرب کی جانب کنوئیں تک واقع ہے۔

Marfat.com

◆ —— آپ پر گذشتہ و آئندہ حالات منکشف ہوئے۔

کرامات حضرت مجدد علیہ الرحمہ

اگر کسی پیغمبر یا نبی سے کوئی بات خلاف عادت ظہور میں آئے تو اس کو معجزہ کہتے ہیں —— اولیاء امت سے ظاہر ہو تو وہ کرامت ہے ورنہ استدراج —— انبیاء علیہم السلام کو معجزات اس لئے عطا کئے گئے کہ کفار پر ہیبت ہو اور وہ ایمان لائیں۔ اور اولیاء کو اس لئے کرامت سرفراز ہوئی کہ فاسق و فاجر توبہ کریں اور راہِ راست پر آئیں۔ مگر کرامت کے ظہور اور عدم ظہور سے مدارج بزرگی میں کمی و بیشی لازم نہیں آتی۔ ظاہر ہے کہ اصحاب کبار کے مرتبہ کو بڑے سے بڑا کوئی ولی نہیں پہنچ سکتا۔ اور ان سے بمقابلہ اولیاء اللہ کے خوارق بہت کم ظاہر ہوئے۔ آپ سے بیشمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ بعض نے سات سو اور بعض نے اس سے زیادہ فراہم کی ہیں۔ لیکن میں صرف بیالیس کے بیان پر اکتفا کرتا ہوں:۔

''زبدۃ المقامات'' میں مذکور ہے کہ آپ کے ایک خادم نے بیان فرمایا کہ آنجناب نے اس حقیر پر ایک مرتبہ ایسی توجہ فرمائی کہ میں اس کے اثرات کو اگر چوب خشک پر ڈالوں تو یقین ہے کہ وہ ہری ہو جائے اور اہل عالم پر ڈالوں تو نور سے معمور ہو جائیں، پر کیا کروں مجبوری ہے کہ زمانہ آخیر ہے۔ شر و فساد کا معدن اور خیر و برکات سے خالی، مرضی الٰہی انوار و اسرار کی عام اشاعت کی اجازت نہیں دیتی۔ میں اس کے اظہار سے معذور ہوں۔ واضح ہو کہ اسی توجہ کی برکات اس وقت تک سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگوں میں باقی ہیں۔ جس کے وہ احیاء قلوب مردہ فرماتے ہیں۔ ؎

ہیں کہ اسرافیل وقتندِ اولیاء ——— مردہ راز یشان حیات ست و نما
اندرون اولیاء کاں نغمہاست ——— طالبان راو حیات بے بہاست
جانہائے مردہ اندر گورتن ——— برجہدز آوازِ شان اندر کفن

Marfat.com

١

آپ کی کراماتِ عالیہ احیاءِ قلوب بِفیضانِ شرح صدر محمدیہ علیٰ صاحبہا السلام والتحیۃ ہیں۔ جو بمقابلہ معجزات باہرہ احیاء اموات وغیرہ اور جو انبیاء علیہم السلام سے ظہور میں آئے۔ ان میں اعلیٰ وارفع ہیں۔ ؎

برتر از احیاء کہ باعیسیٰ برفت | و یدِ بیضا کہ موسیٰ برفت
وزکفِ آہن کہ با داوٗد بود | ہم ازاں ناقہ کہ باصالح نمود
بلکہ از ملکِ سلیمان و زنگین | فیضِ قلبِ رحمۃٌ للعالمین
ہست اعلیٰ ارفع و افضل مدام | دائم و باقی الیٰ یوم القیام
صَلِّ یارَبِّ علیٰ شمس الھدیٰ | اَلنَّبِیِّ الْمُصْطَفٰے بَدْرِ الدُّجیٰ

٢

آپ کا دین اور اتباع شرع متین، احیاء کتاب وسنت، استیصال شرک وبدعت۔ ؎

پس کرامت نیست جز افضال ربّ | زہد وورع وعلم واخلاق وادب

٣

آپ کے مدارج عالیہ اور مقامات مختصہ ولایتِ کبریٰ وکمالاتِ نبوّت رسالت۔ ؎

بود اسرارِ خدا چوں وحیِ ناب | صاعد و نازل بقلب آنجناب
علم وہبی و لدنی بوالعجب | دائماً نازل زساقِ عرش رب

٤

آپ کے صاحبزادہ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ العزیز موسوی المشرب تھے۔ آپ نے تصرف فرما کے ان کو محمدی المشرب کرادیا۔

٥

آپ نے ایک مرید کو بشارت دی کہ تجھ کو ولایت ابراہیمی عطا ہوئی ہے۔ اس کو پورا یقین نہ ہوا۔ آپ نے شب کو خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس کی تصدیق کرادی۔

Marfat.com

جب وہ صبح کو آیا - آپ نے اس کی شب گذشت بیان فرمائی - وہ آپ کے قدموں پر گر پڑا -

٦

آپ کو شیخ طاہر لاہوری کی پیشانی پر لکھا ہوا اُلْکَافِرُ ظاہر ہوا - کئی روز بعد یہ خبر آئی - کہ وہ کافر ہو گیا - اور اس نے زنار پہن لیا - آپ نے لوح محفوظ کی طرف نگاہ کی تو وہاں بھی یہی لکھا ہوا پایا - آپ نے دعا کی - اس کی برکت سے وہ سعید ہو گیا - توبہ کی اور آپ کے مرید ہوئے اور خلافت پائی -

٧

آپ کے قادریہ طریقہ کے ایک مرید کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کا اشتیاق پیدا ہوا - آپ نے ان کو قطب تارہ کی طرف دیکھنے کے لئے ارشاد فرمایا - اس میں سے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوئے - اس نے اچھی طرح سے آپ کی زیارت کر لی - اور آپ پھر وہیں مخفی ہو گئے -

٨

آپ کے مرید مولانا یوسف کو جان کنی کا وقت پیش آیا - ان کا سلوک کچھ باقی تھا - آپ ان کے پاس تشریف لائے اور بقیہ سلوک فوراً طے کرا دیا -

٩

ایک شخص نے آپ کی خدمت میں اس مضمون کا خط تحریر کیا کہ:

"دربار پیغمبری میں اصحاب کبار ایک نظر میں کامل ہو جاتے تھے اب محنت سے بھی کچھ نہیں ہوتا -"

آپ نے اس کے جواب میں یہ تحریر فرمایا کہ:

"اس کا جواب صحبت پر موقوف ہے -" جب وہ شخص حاضر خدمت ہوا - آپ کی پہلی ہی ملاقات میں نعمت باطنی سے مالا مال ہو گیا -"

١٠

آپ کے فیض سے بہت سے اہل قبور بھی مستفید ہو کر ولی ہو گئے - ایک شخص نے دم

Marfat.com

اخیر یہ وصیت کی کہ میرا جنازہ آپ کی خدمت میں لے جا کر پیش کرنا- جب جنازہ لایا گیا- آپ نے توجہ دی- مردہ کا دل جاری ہوگیا- اسی شب اس کے اقربا نے اس کی کیفیت کو خواب میں دیکھا-

(۱۱)

مولانا محمد ہاشم کشمی نے آپ کی غائبانہ شہرت سن کر ملک دکن سے آپ کی خدمت میں ایک خط لکھا- آپ نے اس کو ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا: ''اس سے نور ولایت ظاہر ہوتا ہے-'' چند روز میں مولانا حاضر خدمت ہو کر مرید ہوئے اور خلافت پائی-

(۱۲)

جہانگیر بادشاہ اور شاہجہان شاہزادہ کی باہم نزاع واقع ہوئی- اور نوبت مقابلہ کی پہنچی، فقراء وقت نے بالاتفاق شہزادہ کو فتح یابی کی مبارک باد دی- مگر آپ نے فرمایا: ''معاملہ برعکس نظر آتا ہے-'' بالآخر وہی نتیجہ ہوا، جو آپ نے فرمایا تھا-

(۱۳)

عبدالرحیم خان خاناں صوبہ دار دکن پر شاہی عتاب ہوا- اس نے آپ سے استمداد چاہی- آپ نے اس کو دلجمعی کا خط لکھا- تین چار روز میں بادشاہ نے بجائے عتاب کے خلعت و خطاب سے اس کو سرفراز کر دیا-

(۱۴)

بادشاہ کا ایک امیر پر سخت عتاب ہوا، اور وہ لاہور سے دہلی اس لئے طلب کیا گیا کہ ہاتھی کے پاؤں سے بندھوا کر مروا ڈالا جائے- اثنائے راہ میں جب وہ سرہند شریف پہنچا آپ سے خواہانِ امداد ہوا- آپ نے دعا فرمائی- جب وہ دربار شاہی میں حاضر ہوا- بادشاہ نے بجائے عتاب کے خلعت سے سرفراز فرمایا-

(۱۵)

آپ اخیر عمر اجمیر شریف میں مقیم اور حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ العزیز کے مورد عنایات تھے- رمضان شریف میں نمازیوں کو بسبب تنگی مسجد و موسم بارش نماز تراویح میں سخت

Marfat.com

تکلیف ہونے لگی- آپ نے دعا فرمائی پس جب تک کلام اللہ ختم نہ ہو گیا، بارش نہیں ہوئی-

(۱۶)

اسی مسجد کی ایک دیوار نہایت خمیدہ تھی- لوگ اندیشہ ناک ہوئے- آپ نے فرمایا: ''مطمئن رہو، ابھی نہیں گرے گی-'' جب آپ اجمیر شریف سے واپس ہوئے- شہر سے باہر ہوتے ہی دیوار گر گئی-

(۱۷)

مولانا محمد امین سالہا سال سے بیمار تھے- ان پر نہ کوئی دعا اثر کرتی تھی نہ دوا- انہوں نے آپ کا نام نامی سن کر آپ کی خدمت میں ایک عرضداشت لکھی- اس کے جواب میں آپ نے ایک خط تسلی آمیز لکھ کر اور اپنا پیراہن مبارک ان کے ارسال فرمایا- مولانا امین صاحب نے آپ کا پیراہن مبارک پہنا فوراً ہی تندرست ہو گئے- ؎

اولیاء راہست قدرت از الٰہ — تیر جستہ باز گرداند ز راہ
اکمہ و ابرص چہ باشد مردہ نیز — زندہ گردد از فسونِ آن عزیز

(۱۸)

شب برأت کو آپ پر ظاہر کر دیا گیا کہ آپ کا وصال اسی سال ہو گا- چنانچہ ویسا ہی ہوا-

(۱۹)

آپ نے اپنے وصال سے پہلے اپنی حیات کے ایام باقیہ ظاہر فرمائے تھے- جس کی بعد وفات کے تصدیق ہو گئی-

(۲۰)

آپ نے اپنے وصال سے ایک روز قبل وفات کے متعلق کل حال حتیٰ کہ وقت تک معین کر دیا تھا- ویسا ہی ہوا-

Marfat.com

۲۱

آپ کا ایک عقیدت مند کسی شہر میں کافروں کے مقابلہ میں مغلوب ہوا اور آپ کو یاد کیا۔ یاد کرتے ہی آپ فوراً پہنچ گئے۔ اس کی مدد کی، وہ فوراً غالب ہو گیا۔

۲۲

آپ کے دست مبارک پر ہزاروں کافر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۲۳

حضرت شیخ آدم بنوی قدس سرہٗ العزیز کو صرف تین روز میں کامل سلوک طے کرا کے خلافت عطا فرمائی۔

۲۴

ایک بنگالی درویش نے آپ سے طریقہ حاصل کیا۔ جب اس پر جذبہ تو یہ وارد ہوا۔ سر برہنہ جنگل کو چلا گیا۔

۲۵

ایک سوداگر پر آپ نے توجہ فرمائی۔ پہلے ہی مرتبہ میں وہ مدہوش اور مجذوب ہو کر گھر بار سے دستبردار ہو گیا۔ دوسری مرتبہ جب آپ نے توجہ دی تو ہوش میں آ کر سالک ہو گیا۔

۲۶

ایک جذامی آپ کی خدمت میں دعاءِ صحت کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے ایک ہی مرتبہ اس کی طرف توجہ فرمائی۔ فی الفور اچھا ہو گیا۔

۲۷

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ کے حلقہ میں جو حافظ صاحب قرآن شریف پڑھتے تھے، علیل ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ ”ہم نے ان پر ذمہ لے لیا“ وہ فوراً اچھے ہو گئے۔

۲۸

ایک مرتبہ آپ نے موسم گرما میں سفر فرمایا۔ راہ میں نہایت گرم ہوا چلی۔ خادموں نے دعاءِ بارش کے لئے عرض کیا۔ آپ نے دعا کی۔ فوراً ابر محیط ہو گیا اور برسنے لگا۔

Marfat.com

(۲۹)

آپ کے ایک مرید کو جنگل میں شیر نے گھیر لیا۔ اس نے آپ کو یاد کیا۔ آپ فوراً عصا ہاتھ میں لئے نمودار ہوئے، شیر کو مار بھگا دیا اور غائب ہو گئے۔ ہمراہیوں نے دیکھ کر اس سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ تھے۔ اس نے کہا میرے پیر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

(۳۰)

آپ کے ایک مرید پر کوئی شخص معترض ہوا۔ غیب سے اس شخص کے اعضاء کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں اس کی طرف سے معذرت کی۔ آپ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کی توجہ سے وہ اچھا ہو گیا۔

(۳۱)

آپ کسی امیر کے مکان پر تشریف لے گئے۔ آپ کے ایک معتقد کو وہاں جانے کے باعث بدگمانی ہوئی۔ ہاتف غیبی نے نہایت سختی کے ساتھ اس کو متنبہ کیا۔

''اولیاء اللہ پر اعتراض کا نتیجہ برا ہوتا ہے، استغفار کر۔''

(۳۲)

ایک طالب علم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسبب منازعت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے کدورت رکھتا تھا۔ اس نے آپ کے مکتوبات شریف میں لکھا دیکھا کہ:

''امام مالک کے نزدیک اصحاب کبار کے منکر کی ایک ہی سزا ہے۔ خواہ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انکار کرے یا امیر معاویہ کا۔''

اس پر وہ طالب علم معترض ہوا۔ اس نے رات کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے اس کو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پیش کیا، انہوں نے فرمایا:

''خبردار! ان مکتوبات پر اعتراض نہ کرنا اور جنگ باہمی کے اسرار کسی دوسرے کو معلوم نہیں ہو سکتے۔''

Marfat.com

۳۳

ایک روز آپ کا مرتضیٰ خان کی قبر پر گذر ہوا- ان کو محاسبہ میں گرفتار پایا- بارگاہِ ایزدی میں دعا کی- اللہ پاک نے آپ کی دعا سے اس کی مغفرت فرمائی- اسی روز اس کے ایک دوست نے اس کو خواب میں دیکھا تو مرتضیٰ خان نے آپ کی شفاعت سے اپنی مغفرت کی کیفیت بیان کی-

۳۴

آپ کے مریدوں یا معتقدوں میں سے اگر کوئی شخص کبھی بیمار ہوتا- تو وہ آپ کی توجہ فرماتے ہی اچھا ہو جاتا- اتفاقاً ایک شخص کو اپنے گھر میں درد قولنج ہوا- آپ نے بوقتِ سحر اس کے حال پر توجہ فرمائی- اسی وقت سے اس کو آرام آنا شروع ہوا- اور صبح تک بالکل اچھا ہو گیا-

۳۵

آپ کی خدمت میں ایک شخص نے کچھ تحفہ پیش کیا اور کسی مریض کی دعاء صحت کیلئے استدعا کی- آپ نے اس کو قبول نہیں فرمایا- اور تھوڑی دیر تک مراقبہ کر کے فرمایا: ''ہم اس کی مغفرت کیلئے دعا کرتے ہیں-'' بعدہٗ معلوم ہوا کہ اس وقت اس کا انتقال ہو چکا تھا-

۳۶

ایک بزرگ خواجہ جمال الدین حسین آپ کی خدمت میں استفادہ کی غرض سے حاضر ہوئے آپ نے فرمایا:

''تیرا دل عورت میں منہمک ہے- جب تک تو اس سے پاک نہ ہو جائے- کچھ حاصل نہیں ہو سکتا-''

اس نے اس کی تصدیق کر کے توبہ کی- فوراً برکات ظاہر ہونے لگیں-

۳۷

آپ کے بھائی شیخ محمود قافلہ کے ساتھ قندھار گئے ہوئے تھے- ایک روز بیٹھے بیٹھے آپ نے فرمایا:

''آج میں نے شیخ محمود کو ہر جگہ تلاش کیا مگر اس کا کچھ پتہ نہیں چلا- بلکہ اس کی قبر

Marfat.com

قندھار میں دیکھ رہی ہے۔“

جب سفر سے قافلہ واپس آیا، اس ارشاد کی حرف بحرف تصدیق ہوئی۔

(۳۸)

آپ کی خدمت میں ایک درویش نے عرض کیا کہ ”امسال میرا حج بیت اللہ کا عزم مصمّم ہے“ آپ نے غور فرما کے کہا ”تو عرفات میں نظر نہیں آتا۔“ اس کے بعد اس نے ہر چند کوشش کی، مگر وہ نہ جا سکا۔ اس کے بعد کئی سال تک وہ ارادہ کرتا رہا۔ مگر ناکام رہا۔

(۳۹)

حضرت خواجہ حسام الدین نے آپ کو خط لکھا کہ ”میرا حج کو جانے کا عزم ہے۔“ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا: ”ہم کو آپ کا جانا معلوم نہیں ہوتا۔“ انہوں نے کل انتظام کر لیا مگر جانا نہ ہو سکا۔

(۴۰)

ایک درویش نے آپ سے خدا کی راہ دریافت کی۔ آپ نے ایک روٹی کا ٹکڑا اس کو کھلا دیا۔ فوراً فیض باطنی کا دروازہ اس پر کھل گیا۔

(۴۱)

ایک شخص نے آپ کی خدمت میں لڑکا تولد ہونے کے لیے استدعا کی۔ آپ نے غور کر کے فرمایا: ”تیری عورت بانجھ ہے، اگر تو دوسری شادی کرے گا تو لڑکا پیدا ہوگا۔“ جب اس نے دوسری شادی کی، لڑکا تولد ہوا۔

(۴۲)

جب آپ کا وصال ہوا، تو آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ محمد صادق علیہ الرحمہ کے مقبرہ میں دوسری قبر کی گنجائش نہ تھی۔ آپ کے واسطے صاحبزادہ کی قبر بسمت مشرق سوا گز ہٹ گئی، اور وہیں مدفون ہوئے۔

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے متفرق حالات

چند ہی عرصہ میں آپ کے کمالات کا عالمگیر شہرہ ہو گیا۔ مور و ملخ کی طرح خلقت کا

Marfat.com

ہجوم ہوا —— ہر ملک میں آپ کے خلفاء پہنچ گئے —— رات دن بازار ہدایت گرم ہوا —— فرمانروایانِ ایران، توران، بدخشان نے ان کے ہاتھوں پر بیعت کی —— بادشاہ ہند کے لشکر میں بھی شیخ بدیع الدین آپ کے نامور خلیفہ مشغول حلقہ توجہ تھے —— ہزار ہا آدمی اُن کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے —— اکثر ارکان دولت نے بیعت کی، شرک و بدعت سے نفرت بڑھی۔

شدہ شدہ یہ خبر آصف خان وزیر اعظم کو جو شیعی المذہب تھا، پہنچی۔ وہ پہلے سے حضرت کے حالات سنے ہوئے تھا کہ آپ کو مذاہب باطلہ کی تردید سے خاص دلچسپی ہے۔ آپ نے ایک رسالہ ''رَدِّ روافض'' بھی تحریر فرمایا ہے۔ اس کو شیخ بدیع الدین کا لشکر میں قیام اور کسب کے طریقہ کی اشاعت بہت ناگوار ہوئی۔ وہ شب و روز موقع کی جستجو میں تھا۔ ایک روز بادشاہ کو تنہا پا کر عرض کیا:

''حضور! سرہند کے ایک مشائخ زادہ نے جو علوم غریبہ میں ماہر ہے۔ اس نے مختلف درویشوں سے خلافت پائی ہے، دعوائے مجدّدیت کیا ہے۔ صدہا آدمی اس نے خلیفہ کر کے ملک در ملک بھیج دیئے ہیں۔ ہزار ہا بلکہ لکھوکھا آدمی اس کے خلفاء کے بھی مرید ہو گئے ہیں۔ کئی بادشاہ غیر ممالک حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ ہمارے لشکر میں بھی اس کا ایک خلیفہ مقیم ہے۔ اکثر امراء سلطانی، خان خاناں، سید صدر جہاں، خان جہاں، خان اعظم، مہابت خاں، تربیت خاں، اسلام خاں، سکندر خاں، دریا خاں، مرتضیٰ خاں، وغیرہ اس کے مرید حلقہ بگوش ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اس نے ایک لاکھ سوار مسلح اور بے شمار پیادہ تیار کئے ہیں۔ خوف ہے کہ غفلت میں کوئی اور مشکل ظہور پذیر نہ ہو جائے۔ جس قدر اس کے معتقدین ہیں۔ اوّل ان کا دور دراز فاصلہ پر تبادلہ کر دیا جائے تو ہر ایک انتظام آئندہ ہو سکے گا۔''

بادشاہ کو وزیر کی رائے پسند آئی۔ اور دوسرے ہی روز علی الصبح دربار خاص منعقد کر کے

◆ —— خانِ خاناں کو —— ملک دکن کی صوبہ داری پر،

Marfat.com

◆ —— اور سید صدر جہاں کو —— ملک کی بنگال کی صوبہ داری پر،

◆ —— خان جہاں کو —— ملک الودہ کی صوبہ داری پر،

◆ —— مہابت خان کو —— کابل کی صوبہ داری پر،

اور اسی طرح سے چار سو حکام کو جو آپ کے معتقد خاص تھے، دور دراز ملکوں کا حاکم بنا کر بھیج دیا- جب ان کے مقاماتِ مبتدلہ پر پہنچنے کی اطلاع وصول ہوگئی- تو بادشاہ نے ایک فرمان حضرت کے نام جس میں آپ کی ملاقات کا اشتیاق ظاہر کر کے آپ کو مع جملہ مریدین ومعتقدین دعوت دی گئی تھی- ذریعہ حاکم سرہند روانہ کیا- حاکم موصوف کو تاکید کی کہ خود حاضر ہو کر پیش کش کرے-

وہاں وہ انتظام ہو رہا تھا- اور یہاں روزانہ حضرت اقدس تمام واقعات بادشاہی اپنے خدام کے روبرو بیان فرماتے رہتے تھے- حتیٰ کہ ایک روز ارشاد فرمایا کہ:

"وَمَامِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اُوْذِی - یعنی کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس کو راہ خدا میں تکلیف نہ ہوئی ہو- وَمَا مِنْ وَلِيٍّ اِلَّا وَابْتُلِيَ - یعنی کوئی ولی ایسا نہیں ہے جس کو بلاؤں میں نہ رکھا گیا ہو- وَالْبَلَاءَ بِقَدْرِ الْوَلَاءِ یعنی بلا بقدر محبت آتی ہے-"

پھر فرمایا کہ "ہمارے حالات اور اعمال کو اولیاء اللہ کے حالات اور اعمال سے کچھ بھی نسبت نہیں ہے- مگر کسی نبی کو خواہ وہ یوسف علیہ السلام ہوں یا ایوب علیہ السلام یا کوئی اور ہوں، بغیر جلال کی سیر کے سلوک پورا نہیں ہوسکتا- اور اب مرضی الٰہی ایسی ہی معلوم ہوتی ہے کہ ہم کو ایسی سیر کرائی جائے-"

حاکم سرہند حکم شاہی لے کر حاضر ہوا- آپ نے صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہما کو کوہستان کی طرف رخصت کیا اور اہل وعیال کو دلاسا دے کر مع حاضر الوقت مریدین لشکر سلطانی کی طرف راہی ہوئے-

جب آپ لشکر میں پہنچے تو اعزاز واحترام کے ساتھ آپ کا استقبال کیا گیا- اور آپ ان خیموں میں جو پہلے سے آپ کے لیے ایستادہ تھے، مقیم ہوئے-

Marfat.com

جب آپ کو بادشاہ کے دربار میں جانے کا اتفاق ہوا تو آئین دربار کے بموجب آپ نے سلام کیا اور نہ ہی سجدہ- بادشاہ کے ساتھیوں نے آپ کو اشارہ سے سمجھایا- آپ نے بآواز بلند فرمایا کہ:

"اس وقت تک یہ پیشانی غیر اللہ کے لئے نہیں جھکی اور نہ آئندہ امید ہے-"

دین است حسین و دین پناہ است حسین　　شاہ ست حسین و بادشاہ ست حسین
سرداد نہ داد وست در دست یزید　　واللہ کہ بنائے لا الہ است حسین

بادشاہ پر اس گفتگو کا بڑا اثر ہوا- اور خوف زدہ ہو کر وزیر سے مشورہ کیا- کہ:

"واقعی بڑا بے باک شخص ہے اس کو دربار سے اس طرح جانے نہ دیا جائے ورنہ خوف فساد و فتنہ ہے-"

وزیر نے رائے دی کہ ان کو اگر بالفعل قلعہ گوالیار میں نظر بند رکھا جائے تو مناسب ہے- آپ کو مع ہمراہین قلعہ میں بھیج دیا گیا-

آپ نے وہاں پہنچتے ہی اپنے کل خلفاء کے نام ایک ایک خط بدین مضمون ارسال فرمایا کہ:

"میری یہ کیفیت ہے اور سب میری رضا مندی سے ہے- خبردار آپ لوگ کسی قسم کی جنبش اور حرکت نہ کرنا-"

ہر چند کہ آپ کے مریدین ہزار ہا آدمی ایک ہفتہ میں آمادہ مقابلہ ہو گئے تھے اور مہابت خان معہ افواج ماتحت کابل سے روانہ ہو کر کئی منزل تک آ گیا تھا- مگر یہ نامہ نامی اور صحیفہ گرامی پہنچتے ہی باز رہا-

ایک روز آپ نے بیٹھے بیٹھے فرمایا کہ:

"اب ہماری سیر جلال الٰہی پوری ہو گئی اور بہت جلد یہاں سے روانگی ہو گی-"

قلعہ کے تمام عمال آپ کے گرویدہ اور معتقد حلقہ بگوش ہو گئے تھے- سب [illegible] حال معلوم کر کے آپ کی مفارقت کا اثر ہوا- یہاں یہ کیفیت تھی اور وہاں بادشاہ [illegible] ایک روز کسی نے عالم

Marfat.com

بیداری میں تخت سے زمین پر پھینک دیا- وہ ہیبت زدہ ہو کر بیمار ہو گیا- ہر چند معالجے ہوتے تھے مگر کوئی فائدہ نہ تھا- ایک روز خواب میں دیکھا کہ کوئی بزرگ فرماتے ہیں کہ:

''تو نے مجدّدِ امام وقت کی بے عزتی کی ہے۔ تو جس عذاب الٰہی میں گرفتار ہے، بغیر اس کی دعا کے رفع نہ ہو گا۔ اگر تجھ کو اپنی اور بادشاہت کی خیر مدنظر ہے تو ان کی طرف رجوع کر''

بادشاہ نے خواب سے بیدار ہوتے ہی آپ کی رہائی کا حکم جاری کیا- آپ کی وجہ سے کل ہندوستان کے قیدیوں کو رہا کیا۔ اپنے دوستوں کے ہاتھوں سے ایک عرضداشت حضرت کی خدمت میں متضمن استدعا کی بہ معافی خطا روانہ کر کے قدوم میمنت لزوم سے مشرف ہونے کی استدعا کی- ؎

جب ہوا دبدبہ شان مجدّد کا ظہور　　　تہلکہ مچ گیا ایوانِ جہانگیری میں
ہو کے شرمندہ شہ ہند خطا سے اپنے　　　مدتوں غرق رہا ورطۂ دلگیری میں

آپ نے اس کے جواب میں کچھ شرائط پیش کیں- بادشاہ نے سب منظور کر لیں- آپ وہاں سے واپسی میں تین روز سرہند شریف ٹھہرے- ہزاروں مخلوق آرزوئے قدمبوسی میں چلی آ رہی تھی- سب آپ کے جمال باکمال سے مشرف ہوئے- پھر آپ عازم لشکر بادشاہی ہوئے- بادشاہ مریض تھا- ولی عہد شاہجہان اور وزیر اعظم آپ کے استقبال کے لیے حاضر ہوئے- آپ شاہی محل میں تشریف لے گئے۔ آپ نے دعا شروع فرمائی - اور بادشاہ کو حکم دیا کہ اپنی خطا کو یاد کر کے روتا رہے۔ بہت جلد بادشاہ کو صحت ہو گئی آپ کے قدموں پر گر گیا- سلسلہ طریقت میں داخل ہوا، اور احکام شرعی جاری کیے چنانچہ:-

- ◆—— سجدہ دربار بالکل موقوف کر دیا گیا-
- ◆—— گاؤکشی میں آزادی دی گئی- گوشت برسرِ بازار بکنا شروع ہوا-
- ◆—— بادشاہ اور ارکان دولت نے ایک ایک گائے دربار عام کے دروازہ پر اپنے اپنے ہاتھ سے ذبح کی، کباب تیار ہوئے جو سب نے کھائے-

Marfat.com

◆ ــــــ ملک میں جہاں جہاں مسجدیں شہید کی گئی تھیں، دوبارہ تعمیر کی گئیں۔

◆ ــــــ دربار عام کے قریب ایک خوشنما مسجد تعمیر ہوئی۔ بادشاہ معہ امراء اس میں آپ کے پیچھے پنج وقتہ باجماعت نماز پڑھتے تھے۔

◆ ــــــ شہر بہ شہر محتسب شرعی مفتی و قاضی مقرر ہوئے۔

◆ ــــــ کفار پر جزیہ مقرر ہوا۔

◆ ــــــ خلاف شرع شریف جس قدر قانون جاری تھے، یک قلم سب منسوخ کیے گئے۔

◆ ــــــ جملہ بدعات اور رسوم جاہلیت مسدود کئے گئے۔

اسلام کو نئے سرے سے رونق اور دین میں تازگی آئی۔ مسلمانوں کے دل باغ باغ اور کفار کے سینے داغ داغ ہوئے۔ ؎

ہر طرف ہے سنّت نبوی کی دھوم ہیں مروّج چار سو دینی علوم
از فروغ علم تفسیر و حدیث ہو گیا محبوس شیطان خبیث
ہے بہارِ سنّت نبوی کو جوش ہے جہاں میں نغمۂ دین کا خروش
جھومتی ہیں ڈالیاں کس شوق میں مست گل ہیں اور غنچے ذوق میں
پرفضا ہے نگہت باغ نبی ﷺ پتی پتی سے عیاں ہے تازگی
ہے زباں پر بلبلوں کی مرحبا اور گلوں کا قہقہہ ہے صلِ علیٰ

اس کے بعد وزیر اور اور طرح سے بد دینی کے فتنے رواج دینے کیلئے بہت سی تدابیر کیں:

◆ ــــــ کبھی علامہ سید انور اللہ شوستری مجتہد شیعی کو ایران سے بلا بھیجا کہ بادشاہ کو گمراہ کرے۔ وہ اس میں بھی ناکام رہا۔ بالآخر بادشاہ نے مجتہد کو قتل کرا دیا۔

◆ ــــــ کچھ عرصہ کے بعد پادریوں کو بلا بھیجا۔ وہ بھی حضرت کی کرامتوں کی برکت سے مقابلہ سے عاجز رہے اور قتل کر دیئے گئے۔

اس کے بعد عام طور پر دین کا رواج ہوا۔ اسی طرح سے عالمگیر بادشاہ کے عہد تک جو

Marfat.com

آپ کو صاحبزادہ حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کا مرید تھا، دین اسلام کو برابر رونق اور تازگی رہی۔ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک خلفاء اور مریدین سے احیاءِ دین و ترویج شرع متین ہوتی رہے گی۔

یا الٰہی تا قیامت یہ چمن　　　　پھولتا پھلتا رہے بہر حسن

حلیہ شریف

آپ کا قد موزوں اور کامل تھا —— آپ نازک اندام اور آپ کا رنگ گندم گوں مائل بہ سفیدی تھا- آپ کے ناعیہ اور رخسار مبارک سے ایسا نور ہویدا تھا کہ آنکھ کام نہ کرسکتی تھی —— آپکے بدن مبارک پر کبھی میل نہ جمتا تھا —— آپ کے پسینے میں گرمی ہو یا برسات، کسی موسم میں بو نہ آتی تھی —— آپ کی پیشانی کشادہ تھی- اس پر سجدہ کا نشان اور پیشانی سے بینی تک ایک سرخ خط کشیدہ تھا، جو ہمیشہ چمکتا رہتا تھا —— آپ کے ابرو سیاہ باریک —— کشادہ آنکھیں بڑی بڑی سرخی مائل، سفیدی و سیاہی نہایت گہری —— آپ کی بینی بلند، لب سرخ، دہن متوسط، دندان متصل اور درخشاں تھے —— آپ کی ریش مبارک بہ انبوہ وشکوہ مربع اور رخسار مبارک پر بال تجاوز نہ تھے —— آپ کے موئے مبارک پر سفیدی غالب تھی —— ہاتھ کھلے، انگلیاں باریک، پاؤں نہایت لطیف پاشنے بہت صاف —— سینہ فیض گنجینہ پر بالوں کا صرف ایک باریک خط تھا —— آپ کی کمر بہت پتلی اور نازک تھی-

اخلاق و عادات اور وضع

آپ کا خلق سراپا محمدی تھا- صبر و شکر، حلم و تواضع، زہد و ورع و قناعت و تسلیم و رضا و توکل آپ کی عادت میں داخل تھے —— جنازہ کے ساتھ مشایعت کرتے- بخشائش موتیٰ کے لیے اپنی ہمت صرف فرماتے —— مریضوں کی عیادت فرماتے، مسنون دعائیں ان پر دم کرتے، دفع مرض کیلئے توجہ مبذول فرماتے- صدہا ہزارہا آدمی شفا پاتے —— ایام مسنون پنجشنبہ اور شنبہ کو سفر فرمانے کے وقت ادعیہ ماثورہ پڑھتے، دوسرے دنوں کو سفر کیلئے نحس نہ جانتے تھے —— خلاف شرع جلسوں اور عام دعوتوں میں شرکت نہ فرماتے- خاص دعوتوں میں شریک

Marfat.com

ہوتے ـــــ اگر کسی موقع پر ذرا بھی آداب شرع آپ سے ترک ہو جاتے آپ بہت استغفار پڑھتے ـــــ نعمتوں پر شکر اور تکالیف پر صبر کرتے تھے، جیسا کہ اخص خواص کو کرنا چاہیے ـــــ ہر امر میں آداب سنت ملحوظ اور بدعت مدّ نظر رکھتے تھے ـــــ آپ کا لباس بھی بموجب شرع شریعت تھا، سر پر صافہ اس کے دونوں سرے شانوں پر چھوٹے ہوتے ـــــ ایک میں مسواک آویزاں ـــــ کرتے کی آستین چاک یعنی سلی ہوئی نہ ہوتی تھیں ـــــ پاجامہ ٹخنوں سے اونچا، کبھی نصف ساق تک جوتا معمولی - ہاتھ میں عصا، کاندھے پر جانماز ـــــ جمعہ اور عیدین میں لباس فاخرہ مسنون زیب تن فرماتے تھے -

عقائد حضرت مجدّد علیہ الرحمہ

آپ متکلمین میں سے علماء ماتریدین کے عقائد کی تقلید کرتے اور فرماتے تھے کہ کشف صحیح سے اس کی حقانیت ظاہر ہوتی ہے - اس میں بمقابلہ عقائد اشریہ فلسفہ کا دخل نہیں ہے - یہ طریقہ انوار نبوت سے مقبس ہے - بعض شیوخ کو جو اس کے خلاف مکاشفات ہونے میں بے اصل دبے بنیاد ہیں ـــــ آپ تعلیم دین کو بمقابلہ تلقین سلوک مقدم رکھتے تھے - نبوت کو ولایت سے افضل فرماتے - خاص خاص انسانوں کو خاص ملائک پر فضیلت دیتے - اصحاب کبار کو تمامی اولیاء سے بہتر جانتے ـــــ اولیاء عشرت کو اولیاء عزلت سے اعلیٰ اور مذہب حنفی کو دیگر مذاہب پر ترجیح اور طریقہ نقشبندیہ کو اور طریق پر فوقیت دیتے - آپ فرماتے تھے کہ یہ طریقہ بسبب اتباع شرع شریف بعینہٖ طریقہ اصحاب کبار ہے - اس کی نسبت دیگر نسبتوں سے بلند اور ارفع ہے - مشائخ متاخرین حضرت خواجہ بزرگ خواجہ نقشبند اور خواجہ محمد پارسا اور خواجہ علاء الدین عطار و خواجہ عبید اللہ احرار علیہم الرضوان نے جو بعض امورات کو روا رکھا ہے، وہ بظاہر خلاف شرع مفہوم ہوتے ہیں فرماتے تھے، کہ وہ امور لازم الاتباع نہیں ہیں -

آپ اکثر اوقات حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے محامد بیان فرماتے مگر ان کے بعض خلاف شرع مکاشفات کی تردید کرتے تھے - کلمات توحید وجودی کا اظہار ملا خلو حال ناپسند اور

Marfat.com

ایسے قال کی تقلید کرنا جائز فرماتے تھے- حافظ- ؎

رموز سرِ انا الحق چہ داند آں غافل | کہ منجب نہ شداز جذبہائے میگالی

معارف توحید شہودی کو توحید وجودی، صحو کو سکر پر ترجیح دیتے تھے ـــــ ذکر جہر کو خلاف ادب جانتے اور چلہ کشی کو بے ضرورت اور خلافِ سُنت ـــــ سجدۂ قبور کو اور سماع اور رقص اور صندل و چراغاں عرس کو ناجائز فرماتے اور سختی سے منع کرتے تھے ـــــ نفس میلاد شریف کو جائز اور طریقہ مروجہ کو ناجائز فرماتے تھے ـــــ مگر زیارت قبور کو مستحسن اور اولیائے اللہ سے مدد چاہنے کو درست اور ایصالِ ثواب عبادات مالی بدنی کو جائز اور عام امر مسنون کو خواہ کوئی بہ تعین ادا کرے داخل سنت قرار دیتے تھے ـــــ طواف و بوسہ دہی قبور کو مکروہ جانتے تھے- مزارات والد بزرگوار پر شروع شروع آپ ہاتھ پھیر کر چہرہ انور سے ملتے تھے- بالآخر اس کو بھی ترک فرما دیا تھا ـــــ حتی الامکان مذاہب فقہا میں جمع کر کے متفق علیہ مسئلہ پر آپ عمل فرماتے تھے- چنانچہ اس غرض سے آپ خود امامت کرتے تھے- کہ نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھ سکیں، اور قرۃ خلف الامام بھی نہ ہو- چونکہ امام اعظم کے نزدیک قبرستان میں قرآن شریف پڑھنا مکروہ اور ان کے شاگرد امام محمد اور امام ابو یوسف کے نزدیک روا ہے- گاہے آپ پڑھتے تھے اور گاہے ترک فرما کر ادعیہ مسنونہ پر اکتفا کرتے تھے-

حضرت مجدّد علیہ الرحمہ کے شبانہ روز اعمال

آپ ہمیشہ سفر ہو یا حضر، موسم گرم ہو یا سرما، بعد نصف شب بیدار ہوتے اور یہ دعا پڑھتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ الْبَعْثُ وَالنُّشُوْرُ o اور یہ آیت بھی پڑھتے تھے:-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ o ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ o هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰٓی اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ

Marfat.com

ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ○ وَهُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَجَھْرَکُمْ وَیَعْلَمُ مَاتَکْسِبُوْنَ ○ ط

آپ کے آداب بیت الخلاء

بعد ازاں بیت الخلا کو تشریف لے جاتے۔ پہلے بایاں پاؤں رکھتے، اس کے بعد دایاں پاؤں اور یہ دعا پڑھتے:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ○ جب رفع حاجت کے لیے بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر زور رکھتے۔ بعد فراغت بکلوخ طاق استنجا کرتے۔ اس کے بعد پانی سے استنجا کرتے۔ اور بیت الخلاء سے باہر نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں نکالتے۔

آپ کے آدابِ وضو

آپ وضو کرنے کو رو بقبلہ بیٹھتے اور بلا کسی کی مدد کے وضو کرتے۔ اور آفتابہ بدعت چپ رکھتے۔ اور ابتداء ہاتھ دھونے میں یہ دعا پڑھتے:۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْکُفْرُ بَاطِلٌ ○ پہلے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے، بعد ازاں بائیں ہاتھ پر۔ بعد ازاں دونوں ہاتھ جمع کر کے دھوتے اور انگلیوں میں کف دست کی طرف سے خلال کرتے۔ بوقت مضمضہ مسواک استعمال فرماتے۔ اور تین مرتبہ دائیں طرف بعدہٗ تین مرتبہ بائیں طرف کرتے۔ پھر زبان پر کرتے، اور اگر زیادہ کرتے تو رعایت وتر ملحوظ رکھتے۔ پہلے دائیں طرف کے اوپر کے دانتوں پھر نیچے کے دانتوں میں۔ بعد ازاں بائیں طرف اوپر کے دانتوں میں، پھر نیچے کے دانتوں میں۔ ہر وضو میں التزام مسواک رکھتے تھے۔ بعد فراغ مسواک کو اکثر خادم کے سپرد کرتے۔ وہ اس کو اپنی پگڑی کے پیچ میں رکھ لیتا اور آپ کلی کے پانی کو دور ڈالتے تھے اور رعایت تثلیث رکھتے تھے۔ بوقتِ مضمضہ یہ دعا پڑھتے تھے:۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَعَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَعَلٰی صَلٰوۃِ حَبِیْبِکَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔ اور

Marfat.com

تین دفعہ استنشاق بھی تازہ پانی سے جدا جدا کرتے۔ بوقت استنشاق یہ دعا پڑھتے:۔ اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَاَنْتَ مِنِّیْ رَاضٍ ۔اس کے بعد منہ مبارک پر کمال آہستگی و سہولت سے بالائے پیشانی سے پانی ڈالتے اور دایاں ہاتھ دائیں رخسار پر اور بایاں ہاتھ بائیں رخسار پر گذارتے اور دائیں کو بائیں پر مقدم کرتے تاکہ ابتداء دائیں سے ہو۔ اور منہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے:۔ اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ بِنُوْرِکَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَوْلِیَائِکَ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَعْدَائِکَ اَشْھَدُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ O بعد ازاں دائیں ہاتھ کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھوتے اور ہر مرتبہ اس پر ہاتھ پھیرتے تاکہ قطرہ نہ رہ جائے اور اسی طرح سے بایاں ہاتھ دھوتے اور انگلیوں کی جانب سے پانی ڈالتے اور دایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے:۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَاباً یَسِیْراً وَاَشْھَدُ اَنْ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗO

بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ تُعْطِیَنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ اَوْ مِنْ وَرَاءِ ظَھْرِیْ وَلَاتُحَاسِبْنِیْ حِسَابًا عَسِیْرًاوَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ بعد ازاں دائیں چلو میں پانی لے کر بائیں کف دست اور انگلیوں پر ڈال کر اس طرح زمین پر ڈالتے کہ چھینٹیں نہ اڑیں اور تمام سر کا مسح کرتے اور اطراف سر پر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں پیچھے سے آگے تک پھیر لاتے اور یہ دعا پڑھتے:۔ اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ وَاَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ ۔بعد ازاں اسی پانی سے مسح گوش باطن سبابہ اور پشت گوش تر انگشت سے کرتے اور یہ دعا پڑھتے:۔ اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَرِقَابَ اٰبَائِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اس کے بعد دایاں پیر تین

Marfat.com

مرتبہ ٹخنوں سے اوپر تک دھوتے اور ہر مرتبہ اس پر اس طرح ہاتھ پھیرتے کہ قریب خشک کے ہو جاتا۔ پھر اسی طرح سے بایاں پیر دھوتے۔ اور یہ دعا پڑھتے:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ اَنْ تَذِلَّ قَدَمِیْ وَقَدَمِ وَالِدِیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ یَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ وَالْکَافِرِیْنَ فِی النَّارِ بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ۔ اور بعد فراغت وضو یہ دعا پڑھتے:۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ وَاجْعَلْنِیْ عَبْدًا شَکُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ اَنْ اَذْکُرَکَ کَثِیْرًا وَاُسَبِّحَکَ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اِنَّـآ اَنْزَلْنَاہُ تا آخر یہ دعا پڑھتے:۔ اَللّٰھُمَّ اَشْفِنِیْ بِشِفَائِکَ وَدَاوِنِیْ بِدَوَائِکَ وَعَافِنِیْ مِنَ الْبَلَاءِ وَاعْصِمْنِیْ مِنَ الْاَھْوَالِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ۔ آپ اعضائے وضو کپڑے سے نہ پونچھتے۔

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی نماز تہجد، وتر اور مراقبہ

بعد ازاں پوشاک لطیف ونفیس پہنتے۔ بہ تجمل و وقار تمام متوجہ نماز ہوتے اور دو رکعت خفیف گزارتے اور ان دو رکعت میں بعد فاتحہ یہ آیت پڑھتے:۔ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَافَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ مَّغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھَارُ خَالِدِیْنَ فِیْھَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ دوسری رکعت میں بعد فاتحہ یہ آیت پڑھتے:۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَآؤُکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ

Marfat.com

غَفُوْرٌ رَّحِيْمًا ٥ باقی نماز تہجد کو بطول قرأت ادا کرتے - غالباً دو تین سیپارہ قرآن کو پڑھتے تھے - گاہ گاہ حالتِ غلبہ حضور میں نصف شب سے صبح تک ایک ہی رکعت میں گزر جاتی - جب خادم پکارتا کہ صبح ہوئی جاتی ہے، تب دوسری رکعت بہ تخفیف ادا فرما کر سلام پھیرتے -

پس ازاں دوسری دو رکعتیں بقرأت طویلہ لیکن اول سے کم ادا کرتے اور علیٰ ہذا القیاس بعد کی رکعتیں ایک دوسرے سے کم ادا فرماتے - اس کے بعد اگر اول شب میں وتر نہ پڑھے ہوتے تو تین وتر پڑھتے، اور بعد فاتحہ پہلی رکعت میں سورہ سبّح اسم اور دوسری میں قل یا اور تیسری میں قل ھو اللّٰہ پڑھتے - سوم رکعت میں بعد قل ھو اللّٰہ قنوت حنفی کو قنوت شافعی سے ضم کرتے جیسے کہ حنفیوں کی کتاب میں موجود ہے - اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا فِيْ مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْ مَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَنْ اَعْطَيْتَ ط وَقِنَا رَبَّنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ ط اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ ط اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ ٥ اگر وتر اول شب میں پڑھ لیا کرتے - تو تہجد بارہ رکعت پڑھتے اور کبھی آٹھ اور کبھی دس پر اکتفا فرماتے - آپ اکثر نماز تہجد میں سورہ یٰسین پڑھتے اور فرماتے کہ اس کی قرأت میں نفع بسیار اور نتائج بیشمار پائے گئے - اور سورہ الم سجدہ اور سورہ ملک اور سورہ مزمل اور واقعہ اور چہار قل بھی پڑھتے تھے - اور بعد نماز آخر سورۂ آل عمران سے یہ پڑھتے تھے:- اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ - ستر دفعہ استغفر اللّٰہ پڑھتے اور کبھی آیت کریمہ:- رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَغَفَرَلَهٗ - ستر مرتبہ پڑھتے - بعدہٗ صبح تک مراقبہ کرتے یا کلمہ طیبہ پڑھتے یا قبل از صبح موافق سنت سنیہ علیٰ مصدرہ الصلوٰۃ والتحیۃ سو جاتے تا کہ تہجد بین النومین واقع ہو -

آپ کی نماز فجر

اور قبل صبح کے بیدار ہوتے اور وجد یہ فرما کر سنت گھر پڑھتے - بعد ازاں بجانب قبلہ

Marfat.com

دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتے، پھر اٹھ کر متوجہ مسجد ہوتے۔ لیکن آخر میں یہ اضطجاع ترک کر دیا تھا۔ اس کے بعد فجر با جماعت کثیر اول وقت ادا کرتے۔ خود امامت فرماتے اور طوال مفصل پڑھتے۔ بعد ادائے فرض اسی جلسہ میں دس مرتبہ: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور سات دفعہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ بعد ازاں یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے: وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ و حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ کو اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ تک اور آیۃ الکرسی اور آیہ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ کو تُخْرَجُوْنَ ○ تک، پھر یمین و یسار قوم کی طرف رجوع ہو کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے۔ بعد دعا دونوں ہاتھ چہرہ مبارک پر پھیرتے۔

آپ کا حلقہ ذکر و توجہ

بعد ازاں آپ مع اصحاب حلقہ ذکر و مراقبہ فرماتے۔ اور شغل باطنی میں تا بلندی آفتاب بقدر یک نیزہ مشغول رہتے۔ حلقہ میں کبھی کبھی حافظ صاحب سے قرآن شریف بھی سنتے۔

آپ کی نماز اشراق و استخارہ و نماز اوّابین

بعدہٗ دو رکعت نماز اشراق پڑھتے۔ اول رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی اور سورہ یٰسین کو تا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ۔ اور دوسری رکعت میں ختم یٰسین تک اور سورہ و الشمس پھر دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھتے ـــــ کبھی اول رکعت میں قُلْ یٰا اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور ـــــ کبھی پہلی میں سبح اسم اور الم نشرح و قل یٰا اور دوسری میں قل هو اللّٰه تین مرتبہ اور معوذتین ایک ایک بار پڑھتے۔ اور بعد تشہد درود و استغفار اس طرح پڑھتے:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ

Marfat.com

بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۝ بعدہٗ دعا استخارہ پڑھتے:- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ مَااُرِیْدُ مِنْ اَیِّ عَمَلٍ خَیْرٌلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَلْیَوْمَ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّ مَااُرِیْدُ مِنْ اَیِّ عَمَلٍ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِاَمْرِیْ اَلْیَوْمَ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ بوقت شام بعد اتمام اوابین یہی دعا استخارہ پڑھتے اور بجائے اَلْیَوْمَ کے اللَّیْل) پڑھتے۔ اور جب بعد نماز صبح سکوت فرماتے۔ تو بعض دعوات یومی بعد اشراق پڑھتے۔ وہ دعائیں یہ ہیں:-

اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَافِیْ هٰذَاالْیَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَکَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَافِیْ هٰذَاالْیَوْمِ وَشَرِّ مَابَعْدَهٗ ۝ اَللّٰھُمَّ مَااَصْبَحَ لِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ ۝ شام کے وقت بجائے اَلْیَوْمَ کے اللَّیْل وَاَصْبَحَ کے امسٰی پڑھتے۔ اور تین مرتبہ اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ

☆ تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور

☆ سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ نَبِّئْنِیْ قَبْلَ اَنْ یُنَبِّئَنِیَ الْمَوْتُ

☆ سات دفعہ اَللّٰھُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

Marfat.com

☆ سات دفعہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ط اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ o

☆ سات مرتبہ يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ o

☆ سات دفعہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ o

☆ سات دفعہ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاغْفِرْلِيْ o

☆ سو دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ o

☆ تینتیس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تینتیس دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ o

☆ ایک دفعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o

بعد ادعیہ نماز کو بعد نماز اوابین پڑھتے - اور ان چار کلمات کو ہر فرض کے بعد موافق اعداد مذکورہ بالا پڑھتے -

آپ کی خلوت وصحبت

بعد ازاں خلوت میں تشریف لے جاتے اور بمقتضائے حال کبھی قرآن شریف پڑھتے ، اور کبھی کبھی کلمہ طیبہ کا تکرار کرتے ۔ گاہ گاہ طالبانِ خدا کو جدا جدا طلب کر کے احوال پرسی فرماتے ، اور ہر ایک کے حال کے موافق ارشاد فرماتے اور مقامات اور کیفیات سے آگاہ فرماتے کبھی خاص خاص اصحاب کو طلب فرما کر اسرار خاصہ و معارف مکشوفہ بیان فرماتے ، انہیں پوشیدہ رکھنے میں کوشش کرتے ۔ موارف بیان کرتے وقت محسوس ہوتا کہ گویا القاء و اعطاء رحمانی کرتے ہیں - بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ جس وقت طالب کوئی معرفت حضرت کی زبان سے سنتے - بمجرد سننے کے اس معرفت سے بتوجہ حضرت محقق ہو جاتے اور ہر ایک کو اس کے حال اور استعداد کے موافق ذکر وفکر فرماتے اور

☆ تمام کو علوِ ہمت واتباع سنت ودوام ذکر وحضور مراقبت واخفاء حال کی تاکید فرماتے - اور

Marfat.com

☆ تکرار کلمہ طیبہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُـحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی نہایت ترغیب دلاتے۔ اور فرماتے کہ:

◆ —— تمام عالم بمقابلہ اس کلمہ معظم کے مثل قطرہ کے ہے بمقابلہ دریائے محیط کے

◆ —— یہ کلمہ طیبہ جامع کمالات ولایت و نبوت ہے۔ فقیر کو معلوم ہوا ہے کہ اگر تمام جہان کو ایک مرتبہ کلمہ پر بخش دیں اور بہشت میں بھیج دیں تو بھی گنجائش رکھتا ہے۔

◆ —— اس کے برابر کوئی آرزو دل میں نہیں ہے کہ ایک گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر اس کلمہ کے تکرار سے متلذذ و محفوظ ہوں۔ مگر کیا کیا جائے کہ یہ آرزو میسر نہیں۔

◆ —— اور مریدوں کو کتب فقہ کے مطالعہ کی تاکید فرماتے۔ تاکہ معلوم ہو کہ کونسا مسئلہ مفتی بہ ہے اور کون مسنون و معمول بہ اور کون بدعت و مردود۔

حضرت کے اصحابوں سے خاموشی کی صحبت ہوتی۔ اور اصحاب پر اس قدر دہشت و ہیبت غالب تھی کہ مجال انبساط و دم زدن نہ تھی۔ حضرت کی تمکین اس درجہ کی تھی کہ باوجود تواتر و تکاثر واردات متنوعہ و متلونہ ہرگز کبھی اثر تلوین ظاہر نہیں ہوا۔ البتہ بسبیل مدت چشم پُر آشوب ہو جاتی اور گاہ گاہ اثنائے بیان حقائق میں تلون رنگ رخسارہ و دیدہ ہو جاتا۔

آپ کی نماز چاشت

بعدہٗ نماز ضحیٰ یعنی نماز چاشت کی آٹھ رکعت ادا کرتے۔ ہر چند کہ چار رکعت جو اول پڑھتے تھے داخل ضحیٰ تھیں۔ حاصل یہ کہ نماز ضحیٰ بارہ رکعت پڑھتے تھے۔ اور کبھی بسبب قلب انہیں چار رکعت پر جو کہ اول بنام اشراق پڑھتے اکتفاء فرماتے۔ اور کبھی دو ہی اول پر اور قرأت نماز چاشت بعد فاتحہ سبح السم اور والشمس اور واللیل اور والضحی اور چہار قل پڑھتے تھے۔ اوائل حال میں نماز تہجد و الضحیٰ و فی الزوال میں اکثر تکرار قرأت سورہ یٰسین فرماتے حتی کہ گاہ گاہ اسی اسی مرتبہ اس سورہ کا دن رات میں پڑھنے کا اتفاق ہو جاتا۔ اور آپ نماز ضحیٰ خلوت میں ادا فرماتے تھے۔

Marfat.com

آپ کا طعام وقیلولہ

بعدۂ محل سرا میں تشریف لے جاتے اور کھانا تناول فرماتے۔ کھاتے وقت فرزندان اور درویشوں کو طعام تقسیم فرماتے- خداموں میں سے اگر کوئی شخص موجود نہ ہوتا تو اس کے حصہ کا کھانا رکھ چھوڑنے کے لئے ارشاد فرماتے- حضرت کے گھر کا کھانا بہت لذیذ ہوتا تھا-

روایت ہے کہ جب حضرت لشکر سلطانی کے ہمراہ تھے- بادشاہ کا گزر سرہند شریف میں ہوا- حضرت نے بادشاہ کی دعوت کی- بادشاہ کھانا کھا کر بہت خوش ہوا- اور کہا کہ ''ایسا لذیذ کھانا کبھی نہیں کھایا کیونکہ یہاں کی سی سرایتِ انوار ونسبتِ طہارت اس کے کھانے میں کہاں''۔

راقم الحروف کا تجربہ ہے کہ جو خادم حضرت والدی مرشدی ومولائی حضرت حافظ عباس علی خان صاحب قادری ونقشبندی مجددی قدس سرہٗ کے گھر کے کھانے میں خواہ وہ کیسا ہی خشک ہوتا، لذت پاتے- کسی امیر وکبیر کے کھانے میں خواہ وہ کیسا ہی عمدہ ہوتا نہیں پاتے وہی سرایتِ انوار ونسبت کی وجہ ہے۔ کھانا کھاتے وقت حضرت دایاں زانو کھڑا کر لیتے، اور بایاں لٹا دیتے- اور کبھی دایاں زانو لٹا دیتے، اور گاہ گاہ وہ زانو کھڑا کر لیتے- کھانا بسم اللہ پڑھ کر شروع کرتے اور بعض اوقات یہ دعا پڑھتے: **بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ** -اور سورۃ قریش پڑھتے۔

کھانا کھاچکنے کے بعد اگر طعام نمکین ہوتا تو یہ دعا پڑھتے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ اللَّطِیْفَ الْمَلِیْحَ بِغَیْرِ حَوْلٍ وَّلَا قُوَّةٍ ○**

اگر طعام شیریں ہوتا تو: **هٰذَا الطَّعَامُ الْحُلْوًا** فرماتے۔

اور کبھی یہ دعا پڑھتے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَاَسْقَانَا وَاَشْبَعْنَا وَلَوَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○**

اگر کسی کی دعوت نوش فرماتے تو یہ بھی پڑھتے- **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاٰکِلِهٖ وَلِبَاذِلِهٖ وَلِمَنْ کَانَ لَهٗ**

Marfat.com

شَیۡئًا فِیۡهِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔

اگر صاحب طعام موجود ہوتا تو فرماتے: جَزَاکُمُ اللّٰهُ خَیۡرًا۔

اور اگر صاحب طعام غائب ہوتا تو: جَزَاهُمُ اللّٰهُ خَیۡرًا۔

اور کبھی یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ ارۡزُقۡنِیۡ مَا تُحِبُّ وَتَرۡضٰی اَجۡعَلۡهَا عَوۡنًا عَلٰی مَا تُحِبُّ ۔مگر کھانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر فاتحہ نہ پڑھتے تھے۔ جیسا کہ عام ملا کرتے ہیں۔ آپ تین انگلیوں سے لقمہ لیتے تھے۔ جب خواہش نہ ہوتی حلق تک لیجا کر مزہ لیتے۔ گویا کہ کھانے کی رغبت نہیں ہے محض اس نیت سے کہ کھانا سنت ہے تناول فرماتے۔

آپ کی غذا نہایت قلیل گیہوں کی دو چپاتی ہوتی تھیں۔ بکری کا گوشت اور مغز (بھیجا) بہت مرغوب تھا۔ کباب بھی دستر خوان پر ہوتے تھے۔ مع ذلک فرمایا کرتے۔ کہ بحکم اقتضائے آخر زمانہ بھوک میں کمل اتباع آں سرور دین و دنیا ﷺ میسر نہیں ہوتا۔ کھانا نہایت خشوع و خضوع سے تناول فرماتے، اس امر کی مریدوں کو بھی نہایت تاکید فرماتے۔ آپ کے ارشادات میں سے ہے کہ عارف کو کوئی چیز ملکیت سے بشریت کی طرف لانے والی، کھانے سے زیادہ نہیں ہے۔ بعدہٗ تھوڑی دیر بحکم سنت قیلولہ فرماتے تھے۔ جیسے کہ ہی اذان ہوتی بمجر واستماع اللہ اکبر بے اختیار بعجلت اٹھ بیٹھتے، اور تخت سے زمین پر اتر آتے۔

آپ کی نماز فی الزوال

جس وقت آپ اذان سنتے اس کا جواب دیتے۔ بوقتِ شہادت ثانیہ تقبیل ابہامین فرما کے۔ قُرَّةُ عَیۡنِیۡ بِکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ اور بوقت حیعلتین لَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ فرماتے۔ اور فی الفور وضو کر کے مسجد میں تشریف لاتے۔ پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے۔ بعد ازاں چار رکعت سنت فی الزوال بطولِ قرأت ادا کرتے اور فرماتے:

"رسولِ خدا ﷺ نے زمانِ بعثت سے تا زمانِ رحلت سنت زوال ترک نہیں کیں"

اور اس میں طوال مفصل پڑھتے، اور کبھی بمقتضائے گنجائش اختصار فرماتے۔

Marfat.com

آپ کی نماز ظہر

بعد ازاں چار رکعت سنت موکدہ ظہر کی پڑھتے اور بعد تکبیر اقامت خود امامت فرماتے اور ظہر کے فرض ادا کرتے - قرأت طویل پڑھتے اور بعد فراغ نماز فرض کے یہ دعاء: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامِ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پڑھ کر کھڑے ہو جاتے - بعد ازاں دو رکعت سنت موکدہ پڑھتے - اور پھر چار رکعت سنت زائد پڑھتے - بعد ازاں ظہر کے بعد کی ماثورہ دعائیں پڑھتے -

آپ کا حلقۂ ذکر و توجہ، تعلیم دین ـــــ نماز عصر و ختم خواجگان

اس کے بعد قوم کی جانب متوجہ ہو بیٹھتے - اور اصحاب کے ساتھ حلقہ کرتے۔ حافظ صاحب قرآن شریف پڑھتے اور حضرات مریدوں کو مراقبہ کراتے - بعد فراغ کے دو ایک سبق دینی کتب کے درس فرماتے - جب بعد مثلین وقت عصر ہو جاتا تو تجدید وضو کے لیے اٹھتے اور چار رکعت سنت عصر ادا کرتے - بعد ازان خود امامت کرتے اور با جماعت کثیر فرض ادا کرتے - بعد ازاں ادعیہ ماثورہ وقت عصر کو پڑھ کر قوم کی طرف پھر بیٹھتے۔ اصحاب ختم خواجگان پڑھتے اور حلقہ کرتے اور حافظ صاحب قرآن پڑھتے - حضرت مجدد علیہ الرحمہ اور اصحاب مراقب بیٹھتے اور کبھی احوال پرسی کا شغل کرتے - متوجہ حال طالبان ہوتے اور ان کی ترقی کے لیے ہمت فرماتے اور کبھی کچھ اور عمل صالح کرتے -

آپ کی نماز مغرب اور صلوٰۃ اوابین

بعد ازاں اول وقت نماز مغرب پڑھتے اور بعد ادائے فرض دس مرتبہ: - لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِي وَیُمِیْتُ بِیَدِهٖ

Marfat.com

اَلْخَیْرِ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھتے اور سات دفعہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ پڑھتے - بعد ازاں چھ یا چار رکعت نماز اوابین پڑھتے - اور اکثر اوقات اس میں سورہ واقعہ و سورہ اخلاص اور گاہے چھ رکعت پڑھتے -

آپ کی نماز عشاء و وتر

بعد زوالِ بیاض افق کہ نزدیک امام اعظم صاحب شفق اسی سے مراد ہے، وہ وقت عشاء متفق علیہ ہے۔ مسجد میں تشریف لاتے اول دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے - بعد ازاں چار رکعت یا دو رکعت سنت گزارتے اور پھر فرض ادا کرتے - اور بغیر اس کے کہ ادعیہ پڑھیں صرف اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ دعا مذکور پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوتے - اور دو رکعت سنت موکدہ پڑھتے - بعد ازاں چار رکعت اور مستحب پڑھتے - بعد ازاں وتر پڑھتے - بعدہٗ الم سجدہ پڑھتے اور کبھی بعد فرض چار رکعت میں سورہ سجدہ و تبارک و قل یاایھاالکافرون و قل ھو اللہ پڑھتے - اور دعاء قنوت حنفی و شافعی کہ حنفیوں نے جمع کیا ہے اور اول بیان ہو چکی ہے جمع کرتے - بعد ازاں دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے - اول رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری رکعت میں قُلْ یَاۤاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ پڑھتے۔ آخر میں ان دو رکعت کو ترک کر دیا تھا اور ارشاد فرماتے تھے کہ اس میں اختلاف ہے -

آپ کے اوراد

آپ بلاناغہ رسالہ ''**صلوٰۃ تا سورہ**'' جو ایک جزو سے زیادہ ہے اور ''**دلائل قادریہ**'' جو حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مصنفہ درود ہے -کبھی بعد ظہر اور کبھی بعد عشاء پڑھا کرتے تھے -

عام مسائل نماز

بروقتِ نماز حضرت ہر دو ابہام کان کی لوتک لے جاتے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو بغیر

Marfat.com

اس کے کہ کھلی یا چوڑی رکھیں- بلکہ متوجہ قبلہ رکھتے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو نیچے لاتے اور زیر ناف دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر اس طرح سے رکھتے - کہ دائیں ہاتھ کی خنصر اور ابہام سے حلقہ ہو جاتا اور تین انگلیاں کلائی پر لمبی لمبی رکھی جاتیں- دونوں پیروں کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ ہوتا اور دونوں پیروں پر برابر زور رکھتے - ایک پیر پر زور دے کر دوسرے کو آرام نہ دیتے- قیام میں سجدہ کی جگہ نگاہ رکھتے - نہایت تجوید و تعمق معانی و اسرار قرآنی سے قرأت پڑھتے- بعد ازاں تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے اور قدموں پر نظر رکھتے ،اور سر پشت کے ساتھ برابر کرتے - رانوں کو انگلیاں کھول کر بقوت پکڑتے اور زانو ٹیڑھا نہ ہونے دیتے - بعد ازاں قومہ بمقدار تسبیح جلسہ کرتے اور بحال انفراد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ۔ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتے ۔ دونوں سجدوں کے درمیان بقدر تسبیح جلسہ کرتے اور سجدہ میں ناک کی نرمہ پر نگاہ رکھتے - پیٹ کو زانو سے اور زانو کو بازو سے جدا رکھتے - اور بوقت سجدہ تمام اعضاء پر برابر زور دیتے - تشہد میں دونوں پیروں کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب متوجہ رکھتے اور کنار پر نظر رکھتے ۔ حضرت کے تمام اصحاب نماز میں حضرت کی تقلید کرتے - بہت سے آدمی حضرت کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فریفتہ ہوتے -

سونے سے پہلے کی دعائیں

بعد نماز عشاء اور سونے سے پہلے حضرت سورۃ فاتحہ و آیۃ الکرسی و من الرسول ...... تا آخر اور آیۃ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تا مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ اور آیہ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ...... اور چہار قل پڑھتے - جس وقت لیٹتے پہلوے راست پر تکیہ کرتے اور دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے : اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلَنَا وَاِنْ اَرْسَلْتَنَا فَاحْفَظْنَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ

Marfat.com

وَالْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَرَهْبَۃً اِلَیْکَ لَامَلْجَاءَ وَلَامَنْجَاءَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ -اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِهٖ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحْمُدُکَ بِکُلِّ لِسَانٍ وَاسْتَعِیْذُبِکَ مِنَ الْبَلَاءِ یَاوَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ- تین مرتبہ اس کلمہ اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ کُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ کی تکرار کرتے - پھر تینتیس مرتبہ سُبحان اللّٰه اور تینتیس مرتبہ الحمد للّٰه اور تینتیس مرتبہ اللّٰه اکبر اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ حَیٌّ لَایَمُوْتُ اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ -

آپ تشہد میں انگشتِ شہادت کبھی نہ اٹھاتے تھے اور کبھی نماز نفل باجماعت سوائے تراویح اور کسوف نہ پڑھتے تھے۔ نماز خسوف منفرد ادا کرتے تھے-

آپ کی نماز جمعہ وعیدین وتراویح وغیرہ

نماز جمعہ کو جس طرح کہ علماء حنفیہ نے فرمایا ہے اسی طرح ادا کرتے۔ بعد فرض جمعہ سات دفعہ سورہ اخلاص اور سات دفعہ معوذ تین مع بسم اللّٰه اور احتیاطاً بعد ادائے جمعہ صلوٰۃ ظہر کو ادا فرماتے - کہ کل شرائط جمعہ بقول بعض فقہاء اس وقت پائی نہیں جاتیں اور اس طرح نیت کرتے :-نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکْعَۃِ اٰخِرَ فَرْضِ الظُّهْرِ اَدْرَکْتُ وَقْتَهٗ وَلَمْ اُدِّهٖ

(ترجمہ) میں نے چار رکعت آخر فرض ظہر کی نیت کی- پایا وقت اس کا اور نہ ادا کیا تھا اس وقت تک اگر کبھی کچھ بیماری وغیرہ ہوتی -

اور نماز جمعہ کو نہ پہنچتے تو منفرد ادا کرتے -اور اسی طرح سے سفر میں بھی طریقہ جاری رکھتے-

آخر عشرہ رمضان میں مسجد میں اعتکاف کرتے اور عشرہِ ذوالحج میں عزلت اختیار کرتے -ان عشرات میں طاعات واذکار وصیام کی طرف بہت راغب ہوتے ،اور درود پڑھتے - شب ہائے جمعہ مع اصحاب حلقہ کرکے درود شریف پڑھتے -

Marfat.com

عیدالاضحیٰ کو راہ میں با آواز بلند تکبیریں کہتے۔عشرہ ذی الحج کو حاجیوں کی مشابہت کر کے سر اور ناخن نہ ترشواتے۔صرف بعض ادعیہ ماثورہ پڑھا کرتے تھے۔عشرہ ذی الحج میں ہر روز نماز عشاء اور نماز فجر کی دوسری رکعت میں سورہ والفجر پڑھتے۔تعریف بغیر عرفہ کو یعنی ان احکام کی یہاں بجا آوری جن کو حاجی لوگ عرفات میں کرتے ہیں، مکروہ جانتے تھے۔

نماز تراویح کی بیس رکعت ادا کرتے اور سفر وحضر میں بجمعیت تمام ادا کرتے۔تین قرآن شریف سے کم ماہ صیام میں ختم نہ کرتے۔ہر چہار رکعت تراویح کے بعد تین دفعہ:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَایَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبَّنَا وَرَبُّ الْمَلَآئِکَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ط

اور ہر دو رکعت کے بعد یہ دعاء پڑھتے:- یَاکَرِیْمَ الْمَعْرُوْفِ یَاقَدِیْمَ الْاِحْسَانِ اَحْسِنْ عَلَیْنَا بِاِحْسَانِکَ الْقَدِیْمِ یَااَللّٰهُ -

اور ختم کل تراویح پر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّانَسْئَلُکَ الرِّضْوَانَ وَالْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ یَاخَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَاعَزِیْزُ یَاغَفَّارُ یَاکَرِیْمُ یَاسَتَّارُ یَارَحِیْمُ یَاجَبَّارُ اَجِرْنَا یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ بِعِزَّتِکَ وَفَضْلِکَ رَبِّیْ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا یَاغَفُوْرُ یَاغَفُوْرُ یَاغَفُوْرُ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّانَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاتِ الدَّائِمَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ط

چونکہ خود حافظ قرآن تھے دیگر ایام میں بعد ظہر ہمیشہ تلاوت فرماتے تھے اور حلقات میں استماع قرآن شریف ہمیشہ جاری تھا۔نماز وغیرہ میں اس طرح قرات پڑھتے تھے کہ گویا ادائے معنی ضمن الفاظ میں فرماتے جاتے ہیں۔سامعین کو بدیہی طور سے معلوم ہوتا تھا کہ اسرار قرآنی اس مقرب

Marfat.com

سبحانی پروارد ہو رہے ہیں- بہت سے آدمی جو کہ مرید بھی نہ ہوتے تھے کہتے:

''حضرت قرآن اس طور سے پڑھتے ہیں گویا الفاظ ان کے دل سے نکلتے ہیں-''

آواز بنا بنا کر ہرگز نہ پڑھتے تھے-نماز تراویح میں اکثر سامعین کو غنودگی ہو جاتی تھی- لیکن حضرت کو کبھی کچھ نہ ہوتی تھی-آپ اسی طرح کھڑے کھڑے قرآن سنتے-

مُلّا بدرالدین سرہندی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ ایک روز میں نے حضرت سے عرض کیا:

''کیا باعث ہے کہ آپ کو کبھی غنودگی نہیں ہوتی-''

فرمایا:

''شناوری دریا اسرار قرآنی فرصت نہیں دیتی کہ پلک بھی جھپکاؤں-''

سفر میں منزل پہنچنے تک تلاوت قرآن فرماتے- جس وقت آیت سجدہ آتی فی الفور سواری سے اتر کے زمین پر سجدہ کرتے تھے- حالت انفراد میں تسبیحات رکوع وسجود پانچ وسات بلکہ نوتا گیارہ بار پڑھتے ،اور کبھی تین مرتبہ پر اختصار فرماتے-حسب موقع ادا فرماتے کہ شرم آتی ہے کہ باوجود قوت و استطاعت حالت انفراد میں اقل تسبیحات پر اختصار کیا جائے - حالت امامت میں اس قدر کہتے کہ مقتدی آسانی کے ساتھ تین مرتبہ کہہ سکیں-

Marfat.com

باب نمبر ۴

چوتھا جوہر

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی تصانیف، تعلیم وطریقہ
وصال، صاحبزادگان اور خلفاء کبار

Marfat.com

تصانیف حضرت مجدّد علیہ الرحمہ

علوم شریعت اور معارف طریقت میں آپ کی بے شمار تصانیف ہیں-ان میں سے صرف وہ تصانیف جن کے مسودات باقی رہ گئے تھے اور وہ مرتبہ شہرت کو پہنچیں (۶۴۵) ہیں-

❶ اثبات النبوۃ:

اس میں آپ نے ابوالفضل وغیرہ دہریہ اور اکثر ملحدین کے اقوال کا رد کر کے حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت کا بدلائل عقلیہ ونقلیہ نہایت شرح وبسط سے ثبوت دیا ہے-

❷ رسالہ ردّ روافض:

اس میں آپ نے شیعہ شنیعہ کے اس رسالہ کا دندان شکن جواب دیا ہے جوانہوں نے بوقتِ محاصرہ مشہد مقدس علماءِ ماوراء النہر کو قتل کرنے اور ان کا مال لوٹنے کے جواز میں لکھا تھا-

❸ شرح رباعیات، حضرت خواجہ باقی باللہ الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ-

❹ تعلیقات عوارف-

آپ نے عوارف پر ایک اعلیٰ حاشیہ تحریر کیا ہے-

❺ رسالہ علم حدیث

❻ رسالہ حالاتِ خواجگانِ نقشبند

❼ رسالہ تہلیلیہ

❽ رسالہ مکاشفات غیبیہ

❾ رسالہ آداب المریدین

❿ رسالہ مبداء ومعاد

۱۱- رسالہ معارف لدنیہ

Marfat.com

رسالہ نمبر ۱۰، ۱۱ میں آپ نے اپنے مکاشفات اور مقاماتِ خاصہ بیان فرمائے ہیں۔ ان رسالوں کے علاوہ آپ کے (۶۳۴) مکتوب ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک بمنزلہ ایک مستقل رسالہ ہے۔

مکتوبات شریف

آپ کے کل مکاتیب (۶۳۴) ہیں جو تین جلدوں میں منقسم ہیں:

جلد اول

موسوم باسم تاریخی **دُرُّ الْمَعْرِفت** ـــــ اس میں بموجب تعداد پیغمبران مرسل یا بعد اصحاب بدر (۳۱۳) مکتوب ہیں۔ اس جلد کو آپ کے خلیفہ حضرت مولانا یار محمد الجدید البدخشی الطالقانی نے ۱۰۲۵ھ میں جمع کیا۔[۱]

جلد ثانی

موسوم باسم تاریخی **نور الخلائق** ـــــ اس میں صرف (۹۹) مکتوب ہیں۔ اس جلد کو آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبدالحی حصاری نے ۱۰۲۸ھ میں جمع کیا۔

جلد ثالث

موسوم بہ اسم تاریخی **مَعْرِفَةُ الحَقَائِق** ـــــ اس جلد میں (۱۲۲) مکتوب ہیں۔ اس جلد کو آپ کے خلیفہ حضرت مولانا خواجہ محمد ہاشم برہان پوری نے ۱۰۳۱ھ میں جمع کیا۔

آپ کے مکتوبات قدسی آیات میں اعلیٰ اعلیٰ معارف اور عمدہ عمدہ حقائق بیان ہوئے ہیں۔ عرب و عجم کے علماء اور سر آمد مشائخ نے ان کو ملاحظہ کر کے آپ کی مجددیت کی تصدیق کی۔ اور آپ کی تصانیف کی توصیف میں تقاریظ اور رسالے تحریر کیے ـــــ

---

[۱] بدخش بدخشان کا مخفف اور طالقان ملک فارس میں ایک شہر کا نام ہے۔

Marfat.com

واضح ہو کہ مکتوبات شریف کے مضامین کی رفعت منزلت دو اعتبار سے ہے:

۱

یہ کہ بسبب مرور ایام و دوری زمانہ مسعود آن حضرت ﷺ دین میں بڑے بڑے نقائص اور خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔

- درباراکبری کے ہم رنگ مسلمانوں میں ایک ملحد گروہ قائم ہو گیا تھا۔ جو توحید کو بغیر رسالت اسلام کے لیے کافی سمجھتا تھا۔
- فلسفیوں نے ابطالِ نبوت پر کتابیں لکھ دی تھیں۔
- جاہل صوفیوں نے طریقت کو شریعت سے علیحدہ اور آزاد ٹھہرایا تھا۔
- احکام قرآن وحدیث کی پابندی کو بالائے طاق رکھ دیا تھا۔
- نہ الہام اور ابہام میں تمیز رہی تھی، نہ کشف اور وساوس شیطانی میں فرق باقی تھا۔
- صوفیائے متقدّمین کے شطحیات کی غلط غلط توجیہات قائم کر کے ان کو قابل عمل درآمد قرار دیا جارہا تھا۔

جب آپ کا ظہور ہوا۔ آپ نے اپنی تصنیفات میں نہایت خیریت سے ان سب بے دینوں کا مقابلہ کیا اور کتاب وسنت سے ہر امر کا فیصلہ فرمادیا۔ اور جو خلافِ شرع کلام صوفیاء متقدمین کا کشف حقیقی کے درجہ میں شمار ہوتا تھا، اس کو بھی صاف کر دیا۔ مثلاً ارشاد حضرت شیخ اکبر **اَلْوَلَایَۃُ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّۃِ** وغیرہ مقاماتِ سلوک کے بیان میں اگر کسی سے کچھ چوک یا غلطی ہوئی تھی۔ اس کو بھی آپ نے صحت کر کے وضاحت کر دی۔ مثلاً جناب شیخ نے **فصوص الحکم** میں مرتبہ جمع تشبہ وتنزیہہ کو اعلیٰ ترین قیام مقعد صدق تحریر فرمایا ہے:

وَشَبِّهْهُ وَ نَزِّهْهُ وَقُمْ فِیْ مَقْعَدِ الصِّدْقِ

(ترجمہ) تشبیہ اور تنزیہہ کے مقام کو جمع کر کے پہنچے تو مقام مقعد صدق کو

آپ نے اس کی تصحیح میں مکتوب نمبر ۹۷ دوسری جلد میں تحریر فرمایا ہے:

ثمرۂ کفر طریقت تشبیہ است ونتیجہ اسلام طریقت، تنزیہہ ہر قدر فرق کہ درمیان تشبیہ وتنزیہہ است ہماں قدر فرق درمیانِ کفر واسلام طریقت است، طائفہ کہ جمع تشبیہ

Marfat.com

وتنزیہہ کردہ اند و آنرا کمال دانستہ اند آں تنزیہہ نیز از جملہ تشبیہ است کہ در قطرِ شان تنزیہہ در آمدہ ست والا تشبیہ را چہ یارا کہ با تنزیہہ حقیقی جمع شود و در شعشعان انوار آں مضمحل و ناچیز نگردد۔

بلے ہر جا شود مہر آشکارا

سُہارا جز نہاں بودن چہ یارا

(ترجمہ) کفر طریقت کا ثمرہ تشبیہ ہے اور اسلامِ طریقت کا نتیجہ تنزیہہ —— جس قدر فرق کہ تشبیہ و تنزیہہ کے درمیان ہے۔ اسی قدر فرق درمیان کفر و اسلام طریقت کے ہے۔ وہ گروہ مشائخ جنہوں نے کہ تشبیہ اور تنزیہہ کو جمع کیا ہے اور اس کو کمال خیال کیا ہے درحقیقت وہ تنزیہہ کو نہیں پا سکے —— جس کو انہوں نے تنزیہہ سمجھا ہے، واقع میں وہ بھی تشبیہہ ہی ہے ورنہ تشبیہ کو کیا قدرت ہے جو تنزیہہ حقیقی کے ساتھ جمع ہو سکے ، اوراس کے انوار کی چمک میں مضمحل اور ناچیز نہ ہو جائے۔ چنانچہ ضرب المثل ہے کہ آفتاب کے روبرو ستارے نہیں چمکتے۔

(۲)

دوسرے یہ کہ آپ کے بعض مکتوبات میں وہ معارف و مقامات عالیہ بیان ہوئے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخصوص طور پر بلاشرکت دیگر اولیاء اللہ عطا فرمائے ہیں۔ جیسے: امامت۔ سابقیت۔ خالصیت۔ تحلیصیت۔ اصالت اور قیومیّت۔ مجدّدیت الف ثانی۔ دیگر کمالاتِ نبوت ورسالت وغیرہ۔

مکتوبات شریف کی تردیدات

مکتوبات شریف کی تردید کرنا تو دوسری بات ہے۔ لیاقت کاملہ اور عنایت الٰہیہ کے بغیر ان کا سمجھنا ہر ذی علم کو دشوار ہے —— پھر تردید کرنا خواہ وہ غلط ہو یا صحیح اور مشکل ہے —— تاہم بعض بعض مکتوب کی تردید ضروری لکھی گئی۔ اور اس کے دو باعث ہوئے:۔

Marfat.com

۱

ایک یہ کہ آپ کا ایک مرید حسن خان افغانی آپ سے منحرف ہوکر کچھ مسودات مکتوبات شریف چرا کر لے بھاگا تھا- اس نے اس میں ترمیم اور تحریف کر کے متعدد نقول کر کے بغرضِ اغوا عمائد وقت کے پاس بھیج دیں- جس نے دیکھا آپ سے غیر معتقد ہوگیا- بعض بعض نے تردید بھی لکھی مگر رفتہ رفتہ حسن خان کے واقعہ کا اور تحریف کا بھی لوگوں کو علم ہوتا گیا- جس جس نے تردید لکھی تھی، معذرت چاہی-

چنانچہ شیخ فتح محمد فتحپوری چشتی اپنی کتاب ''**مناقب العارفین**''میں لکھتے ہیں:-

حضرت شیخ عبدالحق (محدث دہلوی) کے صاحبزادہ مولانا نورالحق سے معلوم ہوا- کہ آپ کے مکتوبات شریف کے رد میں شیخ نے ایک رسالہ لکھا تھا- جب ان کو حسن خان کی تحریف کا واقعہ معلوم ہوا تو انہوں نے معذرت کا مکتوب لکھا- حالانکہ جناب مجدد رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ پیر بھائی اور حضرت خواجہ کے مرید ہیں-[۱]

۲

دوسرا باعث یہ ہوا کہ جب آپ کی ذات بابرکات سے کرامات ظاہرہ اور کمالاتِ باہرہ کا اظہار ہوا- اور ہر طرف نورِ سنّت پھیلا- ظلمت، شرک و بدعت دور ہوئی- آپ کا عالمگیر شہرہ ہوا- بعض بے دینوں میں آتش حسد بھڑکی- اور آپ کی کلام معجز نظام کی تردید میں کوشاں ہوئے- محمد صالح گجراتی نے ایک رسالہ بنامِ ''**اشتباہ**'' لکھا- اور محمد عارف اور عبداللہ سورتی کو اغوا کر کے ان سے کچھ روپیہ فراہم کر کے سید محمد برزنجی مدنی کے پاس پہنچ کر اس سے بھی آپ کے مکتوب کا رد لکھوایا- اور اس کا ''**ایراد البرزنجی**'' نام رکھا گیا- اور قشاشی نے بعداوت آپ کے خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوری علیہ الرحمہ کے مکتوبات کے رد میں ایک رسالہ لکھا اور اس کا نام ''**اسرار المناسک**'' رکھا-

۱- یہ مکتوب گرامی خواجہ حسام الدین علیہ الرحمہ خلیفۂ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے نام لکھا گیا، جو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے شیخ نورالحق دہلوی علیہ الرحمہ نے ''اخبار الاخیار'' میں بطور تتمہ شامل کیا تھا- ہم اس تتمہ کا ترجمہ کتاب کے آخر میں پیش کر رہے ہیں- ناشر

Marfat.com

تردیدات کے شافی جوابات

ان تردیدات کے جواب بھی نہایت بسط وشرح سے لکھے گئے- اگرچہ شیخ کے معذرت کر لینے کے بعد ان کے رسالہ کی تردید کی ضرورت باقی نہ تھی- لیکن مولانا وکیل احمد سکندر پوری نے اس کا جواب شافی ''**ہدیہ مجددیہ**'' اور اشتباہِ محمد صالح کا دندان شکن جواب ''**انوار احمدیہ**'' تحریر کیا- اور اس میں ضمناً قشاشی کے رسالہ ''**اسرار المناسک**'' کا بھی جواب دے دیا-

''**ایراد البرزنجی**'' اگرچہ ایک نہایت ہی غیر معتبر اور بالکل ہی بے حقیقت رسالہ تھا- حرمین شریفین کے تمامی علماء نے اس کی صحت کی تصدیق پر مہریں کرنے سے کلیۃً انکار فرما دیا- تاہم حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی نے اس کا مفصل جواب دیا- اس کا نام ''**الکلام المنجی فی ایراد البرزنجی**'' رکھا- اور علامہ وقت شیخ نور الدین محمد بیگ نے رد برزنجی میں ایک مفصل رسالہ لکھا- اس رسالہ کی صحت پر علماء حرمین الشریفین مثلاً

عبداللہ الافندی- شیخ احمد الہشیشی - سید اسعد المفتی المدنی الحنفی -امام العلی الطبری المفتی الشافعی- عبدالرحمٰن بن محمد الصالح الامام المالکی- محمد بن القاضی الحنفی -شیخ حسن الحنفی - مرشد الدین بن احمد المرشدی نے مہریں اور دستخط کئے-

شیخ معظم عالم محترم سید محمد آفندی اور شیخ الاسلام مکہ معظمہ مذہب حنفیہ شیخ عبداللہ آفندی عناقی زادہ نے تقاریظ لکھیں- ان کے مضمون کا عشر عشیر حاصل یہ ہے کہ شیخ صالح نے جو گجراتی ہے یا اورنگ آبادی اور اس کے اتباع میں محمد عارف اور عبداللہ سورتی نے مکتوبات قدس آیات سے عالم زمانی عارف حقانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی میں سب کچھ تحریف اور کمی بیشی کر کے عربی ترجمہ کرا کے بہمراہی زر کثیر سید محمد برزنجی مدنی کے پاس رَد لکھنے کی غرض سے بھیجے —— برزنجی نے بطمع نفسانی رَدّ لکھ دیا- فوراً ہی فاضل اجل عالم باعمل شیخ نور الدین محمد بیگ نے آپ کے اصل مکتوبات ہندوستان سے منگوا کر مقابلہ کیا- تو ثابت ہوا کہ وہ دراصل تحریف شدہ مکتوب تھے- اور درحقیقت ان کا کلام معجز نظام معارف اور حقائق کا گنجینہ اور شرائع اور احکام

Marfat.com

کا خزینہ ہے ـــــ ایسے کلام کی تردید ضلالت بین اور گمراہی ظاہر ہے۔ان کے مکتوبات کو دستورالعمل قرار دیں۔

طریقہ مجددیہ کی تعلیم اور دیگر طریقوں سے فرق

اولیاء سلف کے سلوک سیر حسب ذیل ہیں:۔

(۱)

سیر الی اللہ:

اس میں عالم خلق۔عالم امر۔واحدیت اور وحدیت کی سیر ہوتی ہے۔

(۲)

سیر فی اللہ:

اس میں احدیت کی سیر ہوتی ہے جس کو آپ اپنی تحقیق میں فرماتے ہیں: ''یہ سیر حقیقتاً ظلالِ اسماء وصفات کی ہے۔''

(۱)

سیر عن اللہ باللہ:

اس میں احدیت سے کثرت خلق کی طرف نزول کی سیر ہوتی ہے۔

(نوٹ)

☆ ـــــ عالم خلق سے مراد مخلوق تحت العرش۔

☆ ـــــ عالم امر سے مخلوق فوق العرش ملائک وغیرہ

☆ ـــــ واحدیت سے مفصل صفاتِ الٰہی

☆ ـــــ وحدت سے مجمل صفاتِ الٰہی۔

☆ ـــــ احدیت سے ذات بحت جو ہر قسم کے اعتبار سے منزہ ہے۔

یہی پانچ مرتبے ایک مرتبہ انسان جامع۔مراتب ستہ کہلاتے ہین اور یہ مراتب محض اعتباری ہیں۔ورنہ وہ ایک ہی ذات ہے، جو قدم سے امکان تک موجود ہے۔

Marfat.com

حضرت مجدّد کے سلوک کی سیر

حسب ذیل ہے:-

❷ ولایت صغریٰ یا ولایت اولیاء:

اس میں سیر الی اللہ ہوتی ہے- نیز وہ سیر جس کو دیگر اولیاء نے ''سیر فی اللہ'' سمجھا ہے- اور حقیقت میں وہ سیر ظلال ہے-

❸ ولایت کبریٰ یا ولایت انبیاء:

اس میں اصل اسماء وصفات کی سیر ہوتی ہے- جو اور طریقوں میں نہیں ہے-

اس کے علاوہ اور ۱۶ یا ۱۷ مقام مفصلہ ذیل ہیں- جو قبل ذات بحت اس سلوک میں طے ہوتے ہیں:

۱- ولایت علیا یا ولایت ملائک
۲- کمالاتِ نبوّت
۳- کمالاتِ رسالت
۴- کمالاتِ اوالعزمی اس کے بعد- یا
۵- قیومیت اشیاء یا
۶- حقیقت کعبہ
۷- حقیقت قرآن
۸- حقیقت صلوٰۃ
۹- بعض لوگوں کو حقیقت صوم
۱۰- معبودیت صرفہ
۱۱- عبدیت یا
۱۲- خلت حقیقت ابراہیمیہ
۱۳- محبیت حقیقت موسویہ
۱۴- محبوبیت ممتزجہ حقیقت محمدیہ
۱۵- محبوبیت ساذجہ حقیقت احمدیہ
۱۶- تعیّن حُبّی
۱۷- تعیّن وجودی

اس کے بعد دائرہ لاتعیّن یعنی ذات بحت مع الصفات الثمانیۃ الحقیقیہ -

مرض الموت

شب برأت ۱۰۳۳ھ کو آپ نے اپنی وفات کے متعلق ظاہر فرمادیا کہ اسی سال میں ہوگی- حتیٰ کہ

Marfat.com

آپ عید الاضحیٰ کی نماز سے فراغت پا کر دولت سرا کو تشریف لائے - اپنے خلفاء اور مریدین سے فرمایا کہ:

''بموجب عدد عمر آنحضرت ﷺ میری عمر بھی ۶۳ سال ہو گی - اور اس کا وقت قریب آ گیا ہے - آپ سب کو لازم ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرتے رہیں -''

پانچ چار روز کے اندر ہی آپ کو مرض ضیق النفس کا دورہ شروع ہو گیا - حتیٰ کہ ۱۲ تاریخ محرم ۱۰۳۴ھ ہوئی - آپ نے تعداد ایام باقیہ ظاہری فرمادی - ایک روز اپنے والد ماجد کے مزار شریف کی آخری زیارت کو تشریف لے گئے اور دیر تک مراتب رہے - اس قبرستان کے اہل قبور کے لیے بہت کچھ دعاء و مغفرت فرمائی - وہاں سے جدّ اعلیٰ حضرت امام رفیع الدین کے مزار تشریف لے گئے، اور اسی طرح سے مراقبہ فرمایا - وہاں کے اہل قبور کیلئے دعاء مغفرت فرما کر رخصت ہوئے اور دولت خانہ کو تشریف لائے - حتی کہ ۲۲ صفر کو آپ نے اپنے مریدین اور صاحبزادگان سے فرمایا کہ:

''اللہ پاک مجھ کو وہ سب کچھ عطاء فرما چکا جو بشر کو عطا کیا جا سکتا ہے -''

یہ سن کر سب پر بہت بڑا اثر آپ کی جدائی کے پیدا ہونے کا ہوا - ۲۳ صفر کو آپ نے تمام لباس فقراء کو خیرات کر دیا - اور مرض مذکور کا غلبہ شروع ہوا - وہ سب جس کے بعد آپ کا وصال ہوا - باصرار تمام آپ اٹھ کر بیٹھے اور جو حقائق کہ منکشف ہوئے تھے - بیان فرمائے کہ:

''میری ہمت کا مرغ آستان قدس تک پہنچا اور آواز آئی کہ یہ حقیقت کعبہ ہے ——— اس کے بعد اور عروج ہوا اور مقامِ صفات حقیقیہ تک پہنچا ——— جو بوجود ذات موجود ہیں - پھر میں شیونات ذاتیہ تک پہنچا ——— وہاں سے ذات بحت تک پہنچا - جو ہر قسم کے اعتبارات اور نسبتوں سے معرّا ہے - اور گرد ظلیّت نے وہاں تک راہ نہیں پائی ہے -''

اس کے بعد ضعف کا غلبہ ہوا - تہجد کی نماز وضو کر کے کھڑے ہو کر ادا فرمائی - صبح کی نماز بھی باجماعت پڑھ لی - اور ہندی کا یہ مصرعہ وردِ زبان ہوا - ؎

Marfat.com

آج ملاوا کے پیا سب جگ دیواں وار

ترجمہ) ''آج وہ دوست ملا جس پر سب دنیا کو قربان کروں۔''

پھر اشراق کی نماز جمعیت کے ساتھ ادا کی۔ تمام ادعیہ ماثورہ پڑھتے رہے۔ اور مراقبہ میں مصروف ہو ہو جاتے تھے۔ بستر پر اس طرح سے لیٹے کہ سر شمالی طرف منہ قبلہ کی طرف دائیں ہاتھ ٹھوڑی مبارک کے نیچے اور ذکر میں مشغول ہوئے۔ سانس کی تیزی کو صاحبزادہ نے دیکھ کر عرض کیا کہ مزاج کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا:

''اچھا ہے۔ جو دو رکعت نماز پڑھ چکے ہیں کافی ہے۔''

یہ حکم آپ کا آخری کلام تھا۔ اس کے بعد اللہ اللہ جاری تھا۔

وصال اور عمر شریف

۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ روز دوشنبہ یا سہ شنبہ کو بوقت اشراق داعی اجل کو آپ نے لبیک فرمائی، اور اس جہانِ فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت فرمائی۔ آپ کی عمر شریف ۶۳ سال ہوئی۔

روایت ہے کہ اس روز زمین و آسمان روتے ہیں۔ آسمان کا رونا اس کا چاروں طرف سے سرخ ہونا ہے —— اسی طرح کتاب شرح صدر میں آپ کو غسل دیتے وقت یہ واقعہ پیش آیا کہ دونوں ہاتھ مثل نماز کے قیام کے بستہ تھے۔ کئی مرتبہ غسل دیتے وقت کھول دئے گئے۔ پھر ویسے ہی ہو گئے اور آپکا چہرہ مبارک متبسم تھا۔ پس بموجب عد سنت آپ کو کفن دیا گیا۔

مدفن اور اس زمین کی فضیلت

آپ کا مدفن شریف وہی گنبد ہے جس میں آپ کے بڑے صاحبزادہ اکابر اولیاء حضرت خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ مدفون ہیں۔ اور یہ گنبد شریف ارض مبشرہ میں واقع ہے۔ جس کی تفصیل تیسرے جوہر میں مذکور ہوئی ہے۔ یہ گنبد شریف کچھ بڑی عمارت نہیں ہے۔ بلکہ وہ گنبد کہ جس میں آپ کے صاحبزادہ قیوم ثانی یا ان کے صاحبزادگان مدفون ہیں، کہیں وسیع اور رفیع ہیں

Marfat.com

—— جس وقت کہ آپ کا جنازہ روضہ مبارک (گنبد شریف) پر لایا گیا، فوراً صاحبزادہ صاحب کی قبر مبارک جانب مشرق تقریباً ایک ہاتھ ہٹ گئی اور جگہ وسیع ہوگئی- بجانب غرب آپ کی قبر اطہر کھودی گئی اس میں آپ مدفون ہوئے وہی زیارت گاہ خاص و عام ہے-

اولاد امجاد

آپ کے سات صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں:-

(۱)

اکابر اولیاء حضرت خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ۱۰۰۰ھ میں پیدا ہوئے- تھوڑی ہی عمر میں علوم ظاہر و باطن میں کمال حاصل کیا- آپ کی ذات بابرکات میں انواع و اقسام کے فضائل جمع تھے- بتاریخ ۹ ربیع الاول روز دوشنبہ بعمر ۱۸ سال بعلالت وبائی وصال فرمایا- متعلق وفات واقعات عجیبہ پیش آئے- ان کی تفصیل دیگر کتب میں مندرج ہے- اس وقت تک آپ کا نام وبائی بیماریوں ہیضہ و طاعون کیلئے نقش مجرب ہے- آپ اسی گنبد مبارک میں مدفون ہیں- جس کی تفصیل اوپر مندرج ہے —— آپ کی اولاد میں صرف ایک صاحبزادہ شیخ محمد علیہ الرحمہ تھے-

(۲)

خزینۃ الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ۱۰۰۵ھ میں پیدا ہوئے- آپ بھی علوم ظاہری و باطنی میں مثل برادر معظم کے کامل و مکمل تھے- تاریخ ۲۷ رجمادی الثانی ۱۰۷۰ھ آپ کا وصال ہوا- اس مقبرہ میں بجانب مشرق آپ مدفون ہوئے اور آپ کے لیے بھی جگہ مثل حضرت والد بزرگوار روضہ شریف میں وسیع ہوگئی تھی —— آپ کے آٹھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں:-

❶ شاہ عبداللہ ❷ شاہ لطف اللہ ❸ مولوی فرخ شاہ ❹ شیخ سعد الدین
❺ شیخ عبدالاحد ❻ شیخ خلیل اللہ ❼ شیخ محمد یعقوب ❽ شیخ محمد تقی-

Marfat.com

(۱) بی بی صالحہ (۲) بی بی فاطمہ (۳) بی بی شاکرہ (۴) بی بی اشرف النساء (۵) بی بی فخر النساء-

۳

عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم قیوم ثانی رضی اللہ عنہ-

آپ ۱۰۰۷ھ میں بمقام بسی پیدا ہوئے- آپ بھی ظاہری علوم و باطن میں فرید دہر اور وحید عصر تھے- والد بزرگوار کے بعد آپ ہی کو منصب قیومیت سے سرفرازی بخشی گئی- بتاریخ ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ آپ کا وصال ہوا- ایک عظیم الشان گنبد میں آپ کا مزار شریف ہے- اور اس کے قریب ایک رفیع البیان مسجد بھی ہے- جو آپ ہی کے نام نامی سے موسوم ہے- آپ کے چھ صاحبزادے تھے:-

❶ حضرت شیخ محمد صبغۃ اللہ:

ولادت ۱۰۳۲ھ وفات ۸ ربیع الثانی ۱۱۲۰ھ مزار شریف روضہ مبارک حضرت قیوم ثانی میں ہے-

❷ حضرت شیخ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قیوم ثالث:

ولادت ماہ ذیقعدہ ۱۰۳۴ھ وفات ۹ محرم ۱۱۱۵ھ مزار شریف ایک گنبد بزرگ بجانب شمال واقع ہے-

واضح ہو کہ حضرت خواجہ محمد زبیر قیوم رابع آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ ابوالعلی کی اولاد میں ہوئے ہیں- گویا آپ کے نبیرہ ہیں-

❸ حضرت خواجہ محمد عبید اللہ معروف بہ مروج الشریعۃ:

ولادت یکم شعبان ۱۰۳۷ھ وفات بتاریخ ۱۹ ربیع الاول ۱۰۸۳ھ مزار شریف روضہ مبارک حضرت قیوم ثانی ہے-

❹ حضرت خواجہ محمد اشرف:

ولادت ۱۰۴۸ھ وفات ۱۱۱۷ھ میں ہے-

❺ حضرت خواجہ شیخ سیف الدین معروف بہ محی السنۃ:

ولادت ۱۰۴۹ھ وفات بتاریخ ۲۶ جمادی الاول ۱۰۹۴ھ مزار شریف ایک گنبد کلاں میں

Marfat.com

بجانب جنوب واقع ہے۔

❻ حضرت شیخ محمد صدیق معروف بہ مقبول اللہ رحمۃ اللہ علیہ:

ولادت ۱۰۵۹ھ وفات ۱۱۳۰ھ میں مزار شریف علیحدہ مقبرہ میں روبروئے مسجد حضرت قیوم ثانی واقع ہے۔

(۴)

حضرت خواجہ محمد فرخ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے بعمر ۱۵ سال بحالت طالب علمی وصال فرمایا۔

(۵)

حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے بعمر ۸ سال وصال فرمایا۔

(۶)

حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے بعمر ۲ سال وصال فرمایا۔

(۷)

حضرت خواجہ شیخ محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی ولادت ۱۰۲۴ھ اور بتاریخ ۲۷/جمادی الثانی ۱۰۹۶ھ وصال فرمایا۔ مزار شریف روضہ مبارک حضرت قیوم اول کے بجانب غرب ایک گنبد میں ہے۔ آپ کے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھی:۔

(۱) شیخ ضیاء الدین یوسف (۲) شیخ زین العابدین (۳) شیخ محمد امام

(۴) صاحبزادی بی بی زیب النساء۔

حضرت قیوم اول کی صاحبزادیوں کی تفصیل یہ ہے۔

Marfat.com

(۱) بی بی رقیہ (۲) بی بی خدیجہ بانو

(۳) بی بی ام کلثوم ــــــ سب نے طفولیت میں وفات پائی۔

حضرت مجدد کے خلفاء

آپ کے خلفاء بے شمار تھے۔ بموجب عدد سنین عمر شریف آں حضرت ﷺ صرف ۶۳ خلفاء کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پس باستثنائے حضرت خواجہ محمد عیسیٰ اور خواجہ محمد اشرف علیہما الرحمۃ آپ کے پانچوں صاحبزادگان ممدوح خلیفہ ہیں:

(۶) مولانا میر محمد نعمان اکبر آبادی (۷) شیخ حمید بنگالی

(۸) شیخ عبدالحی صاری (۹) شیخ نور محمد فقنی

(۱۰) شیخ مزمل پوربی (۱۱) شیخ نور محمد بہاری

(۱۲) شیخ حامد بہاری (۱۳) مولانا فرخ حسین۔

(۱۴) سید باقر سارنگ پوری (۱۵) سید محب اللہ مانک پوری

(۱۶) سید حسین مانک پوری (۱۷) مولانا شیخ عبدالوادی بدایونی

(۱۸) مولانا شیخ طاہر لاہوری (۱۹) مولانا امان اللہ لاہوری

(۲۰) شیخ طاہر اللہ بدخشی (۲۱) حاجی سفر افغان

(۲۲) مولانا صادق کابلی (۲۳) مولانا محمد ہاشم خادم

(۲۴) خواجہ محمد ہاشم برہان پوری (۲۵) شیخ فضل اللہ برہان پوری

(۲۶) مولانا حمید الدین احمد آبادی (۲۷) حاجی حسین

(۲۸) شیخ داؤد سانکی (۲۹) مولانا غازی گجراتی

(۳۰) خواجہ محمد صدیق الکشمی الدہلوی (۳۱) شیخ بدیع الدین سہارن پوری

(۳۲) شیخ احمد دیوبندی (۳۳) شیخ عبدالقادر انبالوی

Marfat.com

(۳۴) شیخ محمد حری	(۳۵) شیخ سلیم البنوری
(۳۶) شیخ آدم البنوری	(۳۷) مولانا بدرالدین السرہندی
(۳۸) شیخ خضر البہلول پوری	(۳۹) مولانا محمد یوسف سمرقندی
(۴۰) مولانا عبدالغفور سمرقندی	(۴۱) مولانا محمد صالح الکولابی
(۴۲) شیخ کریم الدین بابا حسن ابدالی	(۴۳) حاجی محمد فرکتی
(۴۴) مولانا یار محمد قدیم طالقانی	(۴۵) مولانا یار محمد جدید طالقانی
(۴۶) صوفی قربان القدیم	(۴۷) صوفی قربان الجدید ارکنجی
(۴۸) مولانا قاسم علی	(۴۹) شیخ حسن البرکی
(۵۰) شیخ یوسف البرکی	(۵۱) شیخ عبدالرحیم البرکی
(۵۲) مولانا صغیر احمد الرومی	(۵۳) شیخ عبدالعزیز النحوی المغربی
(۵۴) شیخ علی المحقق المالکی	(۵۵) شیخ زین العابدین
(۵۶) شیخ علی الطبری الشافعی المکی	(۵۷) شیخ احمد استنبولی
(۵۸) فقیہ عثمان الیمنی الشافعی	(۵۹) سید مبارک شاہ بخاری
(۶۰) مولانا حسن بخاری	(۶۱) قاضی تولک بخاری
(۶۲) شیخ المحدث عیسی المغربی	(۶۳) شیخ محمد مدنی

قصائد حضرت مجدد الف ثانی

پلادے ساقیا ساغر مجدد الف ثانی کا — کہ ہوں مشتاق میں یکسر مجدد الف ثانی کا

پلادے وہ مئے عرفاں کہ زائل ہو خودی جس سے — رہوں مخمور تا محشر مجدد الف ثانی کا

رہے نام ونشاں میرا نہ کچھ ذلت وصفت باقی — رہے باقی رخِ انور مجدد الف ثانی کا

ہیں درجِ گوہر معنی وہ برجِ مہر عرفانی — جہاں میں نور ہے گھر گھر مجدد الف ثانی کا

Marfat.com

عوام ان کے اشارہ سے بنے خاصانِ حق یکدم — یہ ہے مخصوص اک جوہر مجدد الف ثانی کا
کرامات اُن کی ہیں لاکھوں عیاں ہے جملہ عالم پر — بنانا قطب و غوث اکثر مجدد الف ثانی کا
جناب غوث اعظم نے خبر دی ان کی آمد کی — نہ ہوگا کوئی بھی ہمسر مجدد الف ثانی کا
مٹادی شرک کی ظلمت کیا اسلام کو روشن — طریقہ سب میں ہے بہتر مجدد الف ثانی کا
مریداُن کے مرادیں پوری کر دیتے ہیں اکدم میں — رقم ہو مرتبہ کیونکر مجدد الف ثانی کا
مہینوں برسوں کا رستہ کرادیتے ہیں طے پل میں — ہے وجہُ اللہ رخِ انور مجدد الف ثانی کا
سراسر سنت بیضا ہے ان کا راستہ احمد — طریقہ دیکھئے چل کر مجدد الف ثانی کا

(۲)

دکھادے اے خدا روضہ مجدد الف ثانی کا — کہ ہوں مدت سے میں شیدا مجدد الف ثانی کا
امام علم ربانی علیم سرّ پنہانی — بیاں کس منہ سے ہو رتبہ مجدد الف ثانی کا
جناب غوث اعظم نے کہا ایک دن بجے ڈنکا — مجدد الف ثانی کا مجدد الف ثانی کا
نہیں ممکن کہ ہم کچھ لکھ سکیں توصیف میں انکی — حدیثوں میں بیاں آیا مجدد الف ثانی کا
خدا کے دوست ہیں وہ اور رسول اللہ کے نائب ہیں — اُنہی نے خود لقب بخشا مجدد الف ثانی کا
شہنشاہوں کو کیا نسبت ہے اس در کے گداؤں سے — کہ ان کے سر پہ ہے سایہ مجدد الف ثانی کا
خودی کے نشہ کو کھو کر خدا کا پالیا اس نے — کہ جس نے پی لیا پیالہ مجدد الف ثانی کا
شریعت ان میں کامل ہے طریقت اس میں حاصل ہے — طریقہ ہے دُرِ بیضا مجدد الف ثانی کا
انا الحق کہہ اٹھے بعضے مشائخ جوش وحدت میں — کسی نے ظرف کب پایا مجدد الف ثانی کا
پلائے خُم کے خُم اس نے کیا مست والست آخر — نہ بہکا کوئی متوالا مجدد الف ثانی کا
ندیم حق نے دی ہے جو رکھے اسرار سربستہ — یہی ہے راستہ سیدھا مجدد الف ثانی کا
طریق احمدی ہے احمد مرسل نے بخشا ہے — اویس ہند ہے رتبہ مجدد الف ثانی کا

Marfat.com

ہوئے وہ مسند آرائے ولایت ظاہر و باطن
الم نشرح بنا سینہ مجدد الف ثانی کا

ملا شجر طریقت کا ہم صدیق و حیدر کا
نسب فاروق اعظم کا مجدد الف ثانی کا

حیا و حلم عثمانی کیا حق نے عطا ان کو
بنا احمد مسمیٰ کیا مجدد الف ثانی کا

طریقِ صابری میں ہیں وہ سجادہ اب وجد کے
لکھوں کیا رتبہٗ اعلیٰ مجدد الف ثانی کا

طریقِ قادری کا فیض پایا شہ سکندر سے
ہے جامع مشرب والا مجدد الف ثانی کا

طریقِ نقشبندی میں فیض خواجہ باقی ہے
بنا ہے سینہ گنجینہ مجدد الف ثانی کا

خلیفہ اور بھی ہیں خواجہ باقی باللہ کے
مگر سب سے فزوں پایہٗ مجدد الف ثانی کا

دقائق سے ہوئے واقف حقائق کے ہوئے کاشف
تمیز عبد و رب حصہ مجدد الف ثانی کا

جھلک سے اک تجلی کی ہوئی موسیٰ زخود رفتہ
ہے ذاتِ بحت نظارہ مجدد الف ثانی کا

نگاہِ فیض سے دیتے ہیں وہ جذب وسلوک اکدم
ہے سکر و صحو سہ یکجا مجدد الف ثانی کا

کہا احمد نے انوارِ ولایت دیکھ کر ان کے
کہ ہے جلوہ الٰہی کا مجدد الف ثانی کا

۳

تعالیٰ اللہ کسے یارا ہے آں حضرت کی مدحت کا
ہے نام پاک شیخ احمد گل باغ ولایت کا

کہ ہے وہ گوہر یکتا خدا کی بحر قدرت کا
لطیفہ ہے رسول اللہ کی نور بشارت کا

وہ ہے قطب زماں بل قطبِ اقطاب زمانہ ہے
ستارہ ہے درخشاں وہ سمائے نورِ وحدت کا

شہ غوث الوریٰ نے نور حضرت پر نظر کر کے
عطا فرما دیا پہلے ہی سے خرقہ خلافت کا

پس انکا دوست مومن ہے عدو ان کا منافق ہے
ہے یہ قول ولی اللہ ولی رب عزت کا

جہاں پائے مبارک ہیں شہنشاہِ دو عالم کے
وہاں صدیقِ اکبر کا سرِ شاہِ صداقت کا

قدم صدیق اکبر پر نہایت لطف و خوبی سے
جھکا سر ہے مجدد آفتاب ذی جلالت کا

نسب ملتا ہے ان کا حضرت فاروق اعظم سے
جہاں کے پادشاہوں پر اثر ہے جن کی دہشت کا

Marfat.com

کرنے ظاہر میں شرع پاک کی تحقیق اور تصحیح
طریق باطنی سے بھی مٹایا رُخ ظلالت کا

ہے نسب آپ کا اقدم سبھی پیروں کی نسبت ہے
یہ درجہ خاص ہے صدیق اکبر ذی وجاہت کا

گیا وہ شاہ ہے شمع حریم کبریائی تک
کہ تھا وہ مقتدا اقطاب اور اہلِ ولایت کا

طریقہ آپ کا نور نبوت اور ولایت ہے
صحابہ تابعین کا اور سرکار رسالت کا

کیا الحاد و بدعت اور ضلالت کو جدا دیں سے
معاون شرع نبوی کا طریقت اور حقیقت کا

تھا جب دین نبی گرداب بحر علم عقلی میں
کیا در بند ملحد کبر و کافر کی شرارت کا

رہے تابان اخیر الف ثانی تک طریقہ یہ
ہے کیونکہ دورِ حق گو اس زماں تک انکی صولت کا

تمت بالخیر

حروف ساز: سید سعید حسن زیدی شرفی قادری عفی عنہ

Marfat.com

ضمیمہ نمبر ۱

جواہر مجدّدیہ

(طبع ثانی)

تتمہ ''اخبار الاخیار''

مؤلفہ

شیخ نور الحق نقشبندی مجددی دہلوی

قدس سرہٗ العزیز

ترجمۂ اُردو

تتمہ ''اخبار الاخیار''

مؤلفہ

شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ

ص ۳۱۳، مطبوعہ مطبع مجتبائی، دہلی ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۱ء

نوٹ:۔ ''جواہر مجدّدیہ'' (طبع اول) آپ کے سامنے ہے، جو دین محمدی پریس، لاہور سے شائع ہوئی ——— یہ ضمیمہ ''جواہر مجدّدیہ'' (طبع ثانی) سے لیا گیا ہے۔ جو علامہ مفتی محمد جان مجددی نعیمی (مہتمم دار العلوم مجددیہ نعیمیہ، کراچی) کی عنایت سے ملا۔ یہ ایڈیشن نول کشور گیس پرنٹنگ ورکس، لاہور سے شائع ہوا ——— ناشر

Marfat.com

تتمہ کتاب اخبار الاخیار میں حضرت مولانا شیخ نور الحق ۱ قدس سرہ العزیز صاحبزادہ حضرت شاہ عبدالحق ۲ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ اگرچہ کتاب ''اخبار الاخیار'' ختم ہوئی۔ لیکن حقیقت میں اُس وقت مکمل ہوگی کہ اس میں تھوڑا ذکر خیر پیشوائے سالکین، رہنمائے مقربین، قطب الاقطاب، مرجع عالم، تجلیات الٰہی کے مظہر، برکات بے انتہا کے مصدر، امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل ہو۔ چونکہ (والدی حضرت) شیخ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اُن خیالات سے جو آپ کی نسبت پیدا ہوگئے تھے، آخر عمر میں توبہ کی اس لیے آپ جیسے پیشوائے کاملین، رہنمائے واصلین کا ذکر خیر کتاب کے آخر میں لانا مناسب ہوا۔ کیونکہ انجام کار اول اور آخر ایک ہی ہے۔

شیخ کا رجوع کرنا امرِ مشہور اور زبان زدِ بزرگان معتبر ہونے کے علاوہ شیخ کے ایک مکتوب سے بھی ظاہر ہوتا ہے (جو انہوں نے خواجہ حسام الدین کے نام تحریر فرمایا تھا) جس کو انشاء اللہ تعالیٰ لفظ بہ لفظ آخر میں درج کیا جائے گا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا نسب شریف ۲۷ واسطوں ۳ سے امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ ۹۷۱ھ میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ نے تھوڑی ہی مدت میں علوم ظاہری کی تحصیل سے

۱۔ مصنف ''ضمیمہ جواہر مجددیہ'' حضرت مولانا شیخ نور الحق دہلوی صاحبزادہ حضرت خواجہ معصوم، علیہ الرحمۃ کے مرید تھے۔

۲۔ ''اخبار الاخیار'' کے علاوہ حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی تصانیف سے اور بھی کتب مثل شرح سفر السعادت، شرح مشکوٰۃ شریف، مدارج النبوۃ، جذب القلوب، و ترجمہ فارسی فتوح الغیب ہیں۔ آپ ابتداء طریقہ قادریہ میں حضرت شاہ ابو المعالی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے تھے۔ بعدہٗ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے۔ آپ کا انتقال ۱۰۵۲ھ میں ہوا۔

۳۔ حضرت زید ابو الحسن فاروقی مجددی دہلوی کی تحقیق کے مطابق ۳۰ واسطوں سے متصل ہے۔

Marfat.com

فارغ ہوکر اپنے والد ماجد سے سلسلۂ چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ اور کبرویہ کی اجازت حاصل فرمائی اور حج کی تمنا میں مشتاق وارد دہلی پہنچے۔ یہاں آپ نے حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہٗ العزیز سے شرفِ ملاقات اور اعزازِ صحبت حاصل کیا، طریقہ نقشبندیہ میں ان کے مرید ہوئے۔ دو مہینہ کچھ دن اُن کی خدمت میں رہ کر نسبتِ حضور نقشبندیہ حاصل کی۔ حضرت خواجہ نے اُس زمانہ میں اپنے کسی دوست کے نام آپ کے متعلق ایک خط لکھا (جو لفظ بہ لفظ جو ہراوّل کتاب ہذا میں شامل ہے) شیخ احمد نام نام مرد یست الخ

حضرت خواجہ نے آپ کے متعلق فرمایا:

''میاں شیخ احمد ایک آفتاب ہیں کہ ہم جیسے بہت ستارے اُن کی روشنی میں گم ہیں''

اور اس کے سوا حضرت خواجہ صاحب کے آپ کے متعلق اور بہت سے ارشادات ہیں۔ اختصار کے سبب سے یہاں صرف ایک ارشاد پر اکتفا کیا گیا ہے۔

بہت جلد آپ کا شہرہ بلند ہوا۔ اور آپ کا آستانہ فیض کاشانہ وردگاہِ کاملین ہوا۔ دور اور نزدیک کے علماء حاضرِ (خدمت) ہوئے۔ معزز امراء بھی مستفید ہوئے۔ مشائخ وقت معتقد اور بزرگانِ زمانہ متواضع ہوئے۔ بہت سے مسِ وجود آپ کے فیضان سے سونا اور ذرّے آفتاب بن گئے۔ آپ کی ذاتِ بابرکات آیت تھی، من جملہ آیاتِ خداوندی کے اور ایک نعمت تھی اللہ کی نعمتوں میں سے — علماءِ کرام اور صوفیائے عظام میں جو ایک ہزار سال سے ظاہر و باطن کا اختلاف چلا آتا تھا، آپ نے اُس کو رفع فرمایا۔ اور حدیثِ ''صلہ'' کے مورد ہوئے۔ جیسا کہ کتاب ''حضرات القدس'' میں مذکور ہے، کہ علامہ سیوطی نے ''جمع الجوامع'' میں روایت کی ہے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اُمت میں ایک شخص ہوگا۔ جس کو صلہ کہا جائے گا۔ اُس کی شفاعت سے اس قدر آدمی جنت میں داخل ہوں گے۔''

Marfat.com

اس حدیث سے آپ ہی کی ذاتِ بابرکات کی طرف اشارہ ہے کہ علماء اور صوفیاء کے درمیان میں آپ صلہ ہیں۔ آپ نے اختلافِ مسئلہ وحدت الوجود کو رفع فرمایا۔

اس کے بعد آپ نے (اپنے ایک مکتوب میں) ارشاد فرمایا:

''اللہ کا شکر ہے اُس نے مجھ کو بحرین کے درمیان صلہ بنایا۔''

آپ کی صفاتِ جمیلہ اور اوصافِ جلیلہ میں سے ادنیٰ یہ ہیں:

☆——امورِ غیبی کی واقفیت

☆——خطراتِ قلوب سے آگاہی

☆——موجودات پر تصرّف

آپ کی کرامات اور خرقِ عادات جو کتبِ مقامات میں مسطور ہیں، سات سو (۷۰۰) سے متجاوز ہیں۔ اُن میں سے دو تین کا یہاں بھی ذکر کیا جاتا ہے:

❶

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ سفر میں تھے، ہوا گرم چل رہی تھی، خدام نے بارش کے لئے استدعا کی، آپ متوجہ (الی اللہ) ہوئے، فوراً ابر آیا، اور پانی برسنے لگا۔

❷

ایک صاحب نے ذکر کیا کہ میرا ارادہ امسال حج بیت اللہ کا ہے، آپ نے فرمایا کہ مقامِ عرفات میں آپ نظر نہیں آتے ہیں۔ منقول ہے کہ کئی سال تک وہ حج کا ارادہ کرتے رہے مگر اُن کا جانا نہ ہوسکا۔

❸

آپ کے مریدوں میں سے جان محمد نامی ایک سوداگر تھا، اُس نے بیان کیا ہے کہ آپ نے اس کو ایک روز شام کے وقت کچھ اخروٹ دیئے اور فرمایا:

Marfat.com

''حافظ باغ'' میں دیکھو وہاں کچھ فقرا اُترے ہیں۔ اُن میں چیچک رو ایک درویش ہیں۔ اخروٹ اُن کو دو۔ اور ہمارے پاس بلا لاؤ''۔

میں اُس باغ میں گیا، دیکھا تو کچھ فقراء اُترے ہوئے ہیں، وہ چیچک رو درویش بھی اُن کے روبرو کسی قدر فاصلہ سے بیٹھا ہوا ہے۔ مجھ کو دیکھتے ہی بولا کہ ——

''حضرت نے آپ کو میرے پاس بھیجا ہے''۔

میں نے کہا —— ''جی ہاں'' اور وہ اخروٹ اس کو دیدیئے، اور حضرت کا ارشاد پہنچا دیا۔ وہ سُن کر بولا کہ ——

''حضرت خود تشریف نہیں لائے، مجھے بلایا ہے''

—— اور بالآخر وہ میرے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے قہوہ لانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ میں فوراً لے آیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ——

''اس درویش کو دو''

—— جونہی میں درویش کی طرف متوجہ ہوا، تو حضرت ہی تھے۔

ع اُن کو نظر غور سے دیکھا تو ہم ہی تھے

پھر اُن صاحب نے کہا کہ —— ''حضرت کو دو''۔ پھر —— حضرت کی طرف متوجہ ہوا تو آپ ہی تھے۔ اس کے بعد درویش نے آپ سے مجھ کو دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا:

''فلاں جالندھری کا فرزند ہے''

درویش نے کہا —— ''میری اُن سے واقفیت ہے''۔ پھر درویش نے میری بیعت کی کیفیت دریافت کی۔ آپ نے فرمایا:

''سلسلہ قادریہ میں مُرید ہے ——''

Marfat.com

درویش نے میرے لئے آپ سے سفارش کی کہ ان کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچا دیجئے۔ آپ اٹھے اور قطب ستارہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ـــــ "اس کو پہچانتے ہو؟" ـــــ میں نے عرض کیا: "جی ہاں فلاں ستارہ ہے"ـــــ ارشاد فرمایا ـــــ "ذرا غور سے دیکھو" ـــــ میں نے غور کیا تو دیکھتے ہی ایک وجیہہ شخص سیاہ لباس والے اس میں سے ظاہر ہو کر نہایت تیزی سے مثل تیر کے میرے پاس پہنچے، آپ نے فرمایا:

"حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، زیارت کر"

جوں ہی میں قدم بوس ہوا، آپ اسی ستارہ میں مخفی ہو گئے۔ اس کے بعد میں مسجد میں گیا۔ وہ درویش تشریف فرما تھے۔ انہوں نے فرمایا:

"مبارک ہو۔ آپ نے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قدم بوسی کی"

میں اُن کا شکریہ بجالایا۔[۱]

آپ کے الہامات اور بشارات بکثرت ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ:

"ـــــ میں نے بخش دیا آپ کو اور آپ کے متوسلین کو بے واسطہ ہوں یا بواسطہ ہوں قیامت تک۔"

جس کسی کو آپ کے کشف و کرامات اور الہامات اور مبشرات کے مطالعہ کا شوق ہو اُس کو چاہیے کہ کتب "مقامات حضرات القدس" اور "برکات احمدیہ" وغیرہ کی طرف رجوع کرے۔ جدید معارف اور نادر حقائق جو آپ کے قلم نورانی رقم سے ظاہر ہوئے ہیں مثل آفتاب کے ہیں کہ منکروں کی آنکھیں اُن سے خیرہ اور حاسدوں کے دل تیرہ ہیں۔

۱۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مکتوب نمبر ۱۲۳ جلد ۳ میں فرمایا ہے کہ قرب ولایت میں وہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نائب ہیں۔ اس کرامت نے آپ کی یہ شان دکھادی کہ آپ جب چاہیں اور جس کو چاہیں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شرف دیدار سے مشرف فرمادیتے ہیں ـــــ ناشر

Marfat.com

آپ کی ہدایات اور ارشادات باآواز بلند ندا کررہے ہیں کہ آپ مجدّد ہیں، نہ ایک صدی کے مجدد بلکہ ۱۰۰۱ھ سے ۲۰۰۰ھ تک ــــــــ اگر لوگ غور کریں تو یہ کچھ معمولی فرق آپ میں اور اور مجدّدوں میں نہیں ہے۔ آپ کی خوبیاں بیان میں نہیں آسکتی ہیں۔ آپ کے عادات میں صبر اور شکیب، رضا اور تسلیم، ہر شخص کی حیثیت کے بموجب تعظیم، مخلوق پر شفقت، صلہ رحمی، اربابِ حقوق کی رعایت، سب سے پہلے سلام کرنا، نرمی سے گفتگو کرنا داخل تھے۔

آپ کا طریقہ کتاب وسنّت سے ماخوذ ہے۔ یہی ایک فضیلت ہزار سے بہتر ہے۔

آپ نے اخیر عمر میں کلام کرنا کم کردیا تھا اور ہدایت اور ارشاد کا کارخانہ اپنے بزرگ صاحبزادوں کے حوالہ فرما کر خلوتِ قدس میں کہ بزم اُنس ہے، آپ تشریف رکھتے اور باہر کم آتے۔ ع

مامحرمان خلوت انسیم غم مخور

اور اکثر اپنی قربِ وفات کی طرف اشارہ فرماتے تھے حتی کہ ۱۲ محرم ۱۰۳۴ھ کو بصراحت فرمادیا کہ مجھے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ۴۰۔۵۰ روز کے اندر آپ کی وفات ہے۔ چنانچہ بتاریخ ۲۸ صفر بروز سہ شنبہ ایک پہر دن چڑھے ۶۳ سال کی عمر میں (کہ موافق عمر شریف آنحضرت ﷺ) آپ نے اس جہانِ فانی سے بہشتِ جاودانی کی طرف رحلت فرمائی۔ بعد رحلت بوقت غسل اور بعد غسل جو جو عجائبات اور غرائبات آپ سے مشاہدہ ہوئے اُن سے آگاہی کتب ''مقامات حضرات القدس'' کے مطالعہ پر موقوف ہے۔ وہ مکتوب کہ حضرت (والدی) شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ حسام الدین خلیفہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ اسرارہما کے نام لکھا ہے۔ اور اس تتمہ کے آغاز میں اُس کے آخر میں لانے

Marfat.com

کا ہم نے وعدہ کیا تھا یہ ہے:

''اِن دنوں میاں شیخ احمد سلّمہٗ اللہ تعالیٰ کی فقیر کی خدمت میں بیحد صفائی ہے۔ بشریت و جبلّت کا پردہ جو درمیان میں حائل تھا، اُٹھ گیا۔

کھلی ہے کس کی چشم نیم خواب آہستہ آہستہ
کہ اُٹھا دیدۂ دل سے حجاب آہستہ آہستہ

قطع نظر ہم طریقگی کی رعایت کے انصاف اور عقل کی رُو سے ہی ایسے مخدوموں اور بزرگوں کی جناب میں بے اعتقادی نہ رکھنی چاہیئے۔ اب میرے باطن میں ایک ذوق اور شوق اور محبت اِلٰہی کا غلبہ پیدا ہوا ہے۔ جس کی (کیفیت کے) بیان سے زبان عاجز ہے۔ اللہ پاک ہی دلوں کا لوٹانے والا اور حالات کو بدلنے والا ہے۔ شاید میری یہ تحریر ظاہر بین لوگوں کی سمجھ میں نہ آوے۔ میں اپنے حال کو (جو آپ کی عنایات سے پیدا ہوا ہے) شناخت نہیں کرسکتا کہ کیا ہے اور کس قسم کا ہے۔''

(الفاظ مکتوب ختم ہوئے)۔

Marfat.com

ضمیمہ نمبر۲

جواہر مجدّدیہ

(طبع ثانی)

از

نواب صدیق حسن خاں

ترجمۂ اُردو

''ابجد العلوم'' جلد ثالث، ص ۸۹۸

مطبوعہ بھوپال، ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۸ء

ا۔ شاید عوام و خواص کے علم میں یہ بات نہیں کہ نواب صدیق حسن خاں صاحب محدث کبیر، سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کے پیشوا حضرت شاہ فضل رحمٰن علیہ الرحمہ گنج مرادآبادی کے دست حق پرست پر تائب ہو کر اُن سے بیعت ہوئے۔
(''تذکرہ رحمانی'' از شاہ بھولے میاں، سجادہ نشین درگاہ فضل رحمانی، مطبوعہ کراچی، ص: ۱۵۲)۔۔۔ ناشر

Marfat.com

حضرت شیخ احمد بن عبدالاحد بن زین العابدین الفاروقی السرہندی معروف بہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ـــــ آپ عالمِ عامل عارف کامل تھے، آپ نے قرآن شریف حفظ کیا اور اوّلاً اپنے والد ماجد سے بہت سے علوم حاصل کیے۔ بعدہٗ سیالکوٹ کا سفر فرمایا۔ اور علم معقول کو علامہ کمال الدین محقق کشمیری سے نہایت تحقیق کے ساتھ پڑھا اور علمِ حدیث شیخ یعقوب محدث کشمیری سے حاصل کیا، جنہوں نے اُس کو حرمین شریفین میں بڑے بڑے محدثین کے ہمراہ رہ کر حاصل کیا تھا، اور حدیث مسلسل بالرحمہ اور مسلسل بالاوّلیہ بواسطۂ قاضی بہلول بدخشانی شیخ عبدالرحمٰن ابن فہد سے حاصل کی، جو محدثین میں اپنے زمانہ کے بڑے شخص تھے، اور اُنہی سے کتبِ تفسیر اور صحاحِ ستہ اور تمام اُن کے درس کی اجازت پائی۔

تمام درسیات سے آپ سترہویں سال فارغ ہوگئے اور پڑھانے میں مشغول ہوئے۔ آپ کی تصانیف سے عربی، فارسی میں نادر نادر رسالے ہیں۔ (یہاں سے کچھ عبارت کم کردی گئی ہے)۔

آپ ۱۰۰۸ھ میں دہلی آئے اور حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سے طریقہ نقشبندیہ حاصل کیا اور دوسرے طریقوں کو اور مشائخِ کبار سے لیا ـــــ ملکِ ہند سے آپ کا سلسلہ ملکِ ماوراء النہر، روم، شام، عرب اور آخر ملک مغرب، فارس وغیرہ تک پہنچ گیا۔ آپ کے مکتوبات شریف تین جلدوں میں ہیں، جو آپ کے عالمِ متبحر ہونے کی دلیلِ قطعی ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ بعض مُلحدوں نے اُن میں تحریف کرنی چاہی تھی مگر نہ کرسکے۔ جہانگیر بادشاہ نے بسبب نہ کرنے سجدۂ تعظیم اُن کو قید کردیا تھا، بعدہٗ جب آپ کی کرامات کا معتقد ہوا تو رہا کیا اور معذرت چاہی۔ آپ کے افادات میں سے یہ ہے کہ

Marfat.com

آپ نے وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود میں فرق ظاہر کر دیا اور اس امر کو بیان کیا کہ مقامِ وحدت الوجود ابتداءِ سلوک میں سالک کو پیش آتا ہے۔ جو شخص کہ اُس سے بالا مقام پر عروج کرتا ہے اُس پر مقامِ وحدت الشہود منکشف ہوتا ہے۔ پس حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تحقیق کے ذریعے سے اُن لوگوں کے الحاد کا طریقہ بند کر دیا جو صرف صوفیانہ لباس کے سبب سے صوفی مشہور تھے۔ پھر آپ نے اپنے زمانہ کے ملحدوں، بے دینوں سے مباحثے کئے اور اُن سے تحریری اور تقریری مناظرے کئے، رافضیوں کا رد لکھا اور بدعت اور سنّت اور قیاساتِ مجتہدین اور استحسانات متاخرین کے درمیان فرق ثابت کر دکھایا اور اُس زمانہ کی بابت جو حقیقت میں بہتر اور خیر القرون تھا، امتیاز ظاہر کیا۔

آپ طریقۂ ماتریدیہ کے فقیہ تھے۔ آپ سنّت (مقدسہ) پر عمل کرنے پر بہت حریص تھے اور شانِ اجتہاد رکھتے تھے۔ آپ سے حدیث کے معنی سمجھنے اور اجتہاد کرنے میں خطا نہ ہوتی تھی۔ (اس کے بعد کی کچھ عبارت چھوڑ دی گئی ہے)

آپ کے سلسلہ میں آخر کے لوگوں میں ایک جلیل القدر عالم شیخ شمس الدین علوی اولاد محمد بن الحنفیہ ہوئے ہیں، جن کا عرف میرزا جانِ جاناں ہے۔ اُن کی ذاتِ بابرکات مستجمع فضائلِ کثیرہ تھی۔ اُنہوں نے علمِ حدیث حاج سیالکوٹی سے پڑھا تھا اور طریقۂ مجددیہ اکابر سلسلہ سے حاصل کیا تھا۔ آپ اتباع سنّت اور کشفِ اسرار میں شانِ عظیم رکھتے تھے، آپ کے اشعار نادر ہیں اور آپ کے رقعات نافعہ ہیں۔ تشہد میں آپ انگشت شہادت سے اشارہ درست فرماتے تھے۔ آپ کی تاریخ شہادت

''عاش حَمِیْدًا ۱۱۹۹ء و مات شهیداً'' ہے۔

آپ کے جلیل القدر مریدوں میں قاضی ثناء اللہ عثمانی اموی پانی پتی فقیہ اصولی اور مردِ متقی، مجتہدِ وقت تھے۔ اُن کے بعض مسلک خاص بھی ہیں۔ ان کی علمِ فقہ اور تفسیر

Marfat.com

میں تصنیفات ہیں، اُن کے پیر کو اُن پر فخر تھا۔ حنفی طریقہ کی اُن کی تالیفات عربی فارسی، میں نے دیکھی ہیں اور بعض میرے پاس موجود بھی ہیں، اللہ کی اُن پر رحمت ہو۔

مختصر شجرۂ مؤلف عفی عنہ طریقہ نقشبندیہ مجدّدیہ عروجیہ

قربتِ خود کن عطا یارب پئے پیران پاک
حافظ عباس و فخر الدین و عاشق رہنماء

بوالحسن شاہ مراد اللہ ، نعیم اللہ شاہ
شمسِ دیں، نور محمد، سیف دین مبتدا

خواجہ معصوم و احمد باقی و شہ امکنک
خواجہ درویش و زاہد شہ عبید اللہ ما

خواجہ یعقوب و خواجہ نقشبند و شہ کلال
خواجہ سماسی ، علی ، رامیتنی ، محمودِ ما

خواجہ عارف، عبدِ خالق، یوسف و شہ بوعلی
خواجہ گورگان، بوالحسن شہ بایزیدِ باوفا

جعفر و قاسم و سلماں حضرتِ صدیق ہم
بہرختم الانبیاء یارب مرا را ہم نما

از خیالِ غیرِ خود قلبِ مرا کن پاکباز
سازِ نورِ پاکِ خود اندر دلم جلوہ نما

تمت بالخیر

Marfat.com

مولٰنا عبد الرحمٰن جامیؒ

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند
کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را

تا قصے گر کند ایں سلسلہ را طعن قصور
حاش للہ کہ برآرم بزبان ایں گلہ را

ہمہ شیران جہاں بستہ ایں سلسلہ اند
رُوبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

(روض الازھار فی ذکر الاخیار، مطبوعہ دھلی، ۱۳۴۴ھ)

(۲)

شیخ عبد اللہ قطبؒ

صاحب مائۃ عاشر ظہور او در سنہ الف خواہد بود و شان او، شانِ غریب عجیب۔

(مکتوبات شیخ عبد اللہ قطبؒ، (قلمی) مکتوبہ ۸۸۷ھ)

(۳)

خواجہ عبد اللہ

(ابن خواجہ باقی باللہ)

امامِ زماں قطبِ اقطابِ عالم
کہ چوں او ندانم کہ بگذشت یک تن

زبس ہمت و وسعت فیضِ باطن
بہ تجدید الف دوم شد معین

چو بہر شفاعت بہ محشر در آید
جہانے نہاں گردوش زیر دامن

(شیخ بدر الدین سرہندی، حضرات القدس، مطبوعہ لاہور، ۱۳۴۳ھ، ص ۲۶۵)

Marfat.com

حضرت خواجہ عبدالاحدؒ

وحدتؒ

بگو داستان زا احمد نقشبند   کہ داری دل از داغ مہرش سپند

گزشتہ بیک گام زین نہ طبق   زقدسیان بردہ گوئے سبق

ہندوستان گرچہ دارد مقام   ببالائے ہفتم فلک ماندہ گام

مربع نشین و مسدس سرا   براہش جبیں سودہ ہفتم سما

نگیں گشتہ در حلقۂ اولیاء   چو در انبیاء خاتم الانبیاء

(از کتاب چار چمن مصنفہ حضرت وحدتؒ
قلمی کتب خانہ حافظ مجددی، کراچی)

⑤

شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ

وقد بلغ امرہ الی ان لا یحبہ الا مومن تقی ولا یبغضہ الا فاجر شقی۔

(ترجمہ) ان کی جلالت شان یہاں تک پہنچی ہے کہ ان کے متعلق بے خطر کہا جا سکتا ہے کہ ان سے نہیں محبت کرتا مگر مومن تقی اور نہیں بغض رکھتا مگر فاجر شقی۔

(شیخ محمد صالح الزواوی نقشبندی المجددی المظہری المکی: نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات، مطبوعہ مکہ مکرمہ، سن ۱۳۰۰ھ، ص ۳۰)

Marfat.com

ڈاکٹر محمد اقبال، حضرت مجدد کے دربار میں

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار

گردن نہ جھکی جس کی جہاں گیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمیٔ احرار

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

(اقبال: بال جبریل، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۷، ص ۲۱۱۔۲۱۲)

Marfat.com

Marfat.com

IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI

SINCE 1992

اور سبھوں کے ساتھ ہو جاؤ

Islamic Republic of Pakistan

IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI ادارۂ مسعودیہ، کراچی

Marfat.com

IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI

ادارہ مسعودیہ، کراچی

IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI

SINCE 1992

وکونو مع الصادقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Islamic Republic of Pakistan

Marfat.com